دیباچہ از مترجم

الله کا شکر ہے جسنے اپنے تابعدارون کے واسطے وہ بہشت بنائے جو
نہ کسی آنکھہ نے دیکھے اور نہ کسی کان نے سنے اور نہ فکر و خیال مین آئے
اور نافرمان بندون کے واسطے وہ دوزخ پیدا کئے جسکے ایک دم گرم سے
چھہ مہینے تک روئے زمین پر تپش رہے اور ایک نفس سرد سے چھہ مہینے ساری
زمین ٹھنڈی رہے الله بچا دے اوس سے ہم سب مسلمانون کو اور درود
سلام اوس سردار عالم پر بار بار جو اس دوزخ کی آگ سے ہمکو بچانے کی
ایسی مثل فرما گئے جیسے پروانہ شمع پر گرتا ہوا اور کوئی بچا لے مراد اس سے
یہہ ہے کہ ہم سب دنیا کے ناز و نعم دیکھکر قعر ہلاکت مین اپنے آپکو ایسی گراتے
ہین اور وہ ہمکو اوس سے بچاتے ہین جیسے کوئی شمع سے پروانے کو بچائے
اور اوسکے آل اور اصحاب اور سب نائبون پر جنکی پیروی مین بہی اسی
رسول نے وعدہ بہشت کا کیا اور عذاب آخرت سی نجات دینے کو فرمایا

شروع ترجمہ اصل کتاب مؤلفہ صاحب قاموس

یہہ ہے تعریف اور وصف پروردگار کے اور درود وہ بشیار کے نبیون کے سردار
اور اوسکی اولاد اور یار و نیز جو متقی ہین اور اون بزرگون کی جان پاک
پر جو امام ولیون کے پیشوا کی پیروی کرنے والے ہین معلوم ہو سب
دوستون اور یارون کو اور عقلمندون کو کہ راہ خدا پرستی کی وہ سیدھی
راہ ہے اس سبب سے کہ پہونچا دیتی ہے وہ راہ خدا کی پاس سب راہون
سے بہتر ہے بہت ستھری صاف اور چلنا اس راہ پر بے پیروی
اصل راہ بتانے والے اور اچھی دلیل کے ممکن نہین اور خیال مین
ہرگز نہین آتا مقرر جو اس نصیحت کو مانے گا جلے گا کہ سردار راہ

دکھانے والون اور بڑون کے تئیں حضرت محمد مصطفے کی سنت پر عمل کرنا وسیلہ نجات ابدی کا ہے اور سبب ملنے کا اللہ سے جسکا بڑا مرتبہ ہے اور عام ہے بخشش وسکی اور کوئی وسیلہ اس سے بڑا اور کوئی راہ اوس سے بہت نزدیک نہ پاویگا اور آیہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ہماری اسکی دلیل ہے اس بات پر اور مضمون کلمہ جامع نبی کا کہ اَلدِّیْنُ اَلنَّصِیْحَۃُ مجھکو اس بات پر لایا کہ کہنا مانون اور بات سنون ایک بزرگ کی کہ وہ اولاد سے ہے حضرت پیغمبر خدا صلعم کی اسطرح سے کہ صحیح حدیثون سے ثابت کرکے طریقہ محمدیہ اور سنت نبویہ لکھون تاکہ جو کوئی نیک بختی چاہے اس کتاب کو پڑھے اور بندگی کرنے مین اسپر اعتماد وتکیہ کرے اور زید اور عمرو کے خلاف سے نہ ڈرے کیونکہ یہہ مسئلے جسطرح حضرت رسالت پناہ صلعم سے سند صحیح سے ثابت ہوئے ہین لکھے گئے ہین اور جو بندہ عبادت کرنیوالا دل لگاکے اس سیدھی راہ پر چلیگا تھوڑے دنون مین اپنے مطلب کو پہونچیگا اور اخلاق نبی کا سایہ اکریگا اگر چاہے اللہ کریم اور اس کتاب سفر السعادۃ مین ایک فاتحہ اور خاتمہ اور کئی باب ہین جو شامل ہین کئی فصلون پر امید رکھتا ہون کہ اس کتاب کے بھیدون کی روشنی سب کو گھیر لیگی اگر چاہے خدا بہی برکت سے اللہ

فاتحۃ الکتاب یعنی شروع کتاب ذکر مین حال حضرت پیغمبر صلعم کے پہلے وحی نازل ہونے سے اور بیان حضرت کی عبادت کا

اون دنون مین جبکہ حضرت رسالت پناہ سات برس کے ہوئے (اور ایک روایت ہے آٹھ کے) آپکے دادا عبد المطلب نے وفات کی اور آپکے چچا ابو طالب بسبب پرورش و تربیت حضرت کے فخر کرنے لگے اللہ تعالی نے حضرت

اسرافیل کو حکم کیا کہ آپکے پاس حاضر رہین پس حضرت اسرافیل رہے حضرت کے
پاس گیارہ برس تک پہر حضرت جبرائیل کو حکم ہوا کہ آپکی خدمت مین حاضر
ہوا وہ تین برس تک حضرت جبرائیل انکے رفیق طریق اور یار غار رہے مگر دکہائی نہ دیتے
اور سامنے نہ آتے لیکن بعض روایات صحیحہ مین آیا ہے کہ اسرافیل اپنے
رفاقت کی زمانے مین کئی بار آپکے سامنے آئے اور کئی بار آپسے ایک دو
باتین کین اور وحی اترنے سے پہلے پندرہ برس داہنے اور بائین اور
اوپر سے آواز سنتے تہے اور کسیکو نہ دیکہتے تہے اور سات برس روشنی
دیکہتے اور اس سے خوش رہتے اور کچہ دوسری چیز نہ دیکہتے اور جب وحی کا زمانہ
نزدیک پہونچا خلوت اور تنہائی کا شوق ہوا اور پہاڑ حرا مین جو کعبہ سے
تین کوس ہے گوشہ نشینی کرتے اس پہاڑ مین ایک غار ہے چہوٹا سا جسکی لنبائی
چار گز اور چوڑائی اسکی ایک گز اور بعض جگہ دو تہائی گز کی اور باقی جا اس سے
بہی کم اس غار مین خلوت اختیار کرتے عالمونکو اس مسئلہ مین دو قول ہین
کہ عبادت آپکی اس خلوت مین کسطرح تہی بعضون نے کہا ہے کہ عبادت آپکی
فکر تہی اور بعضی کہتے ہین کہ عبادت ذکر تہی اور یہہ قول صحیح زیادہ ہے
اور پہلے قول پر چندان تصحیح اور اعتبار نہین اور خلوت طالبان راہ خدا
کی کئی طور پر ہوتی ہے **پہلی قسم** یہہ ہے کہ اونکی خلوت طلب یادِ حق کے
واسطے ہوتی ہے خدا سے نہ فکر اور نظر سے اور یہہ پورا مقصد اہل حق کا
ہے پس جو کوئی خلوت مین کسی موجود کے ساتہہ موجودات مین سے بات کرے
یا اسمین تفکر کرے خلوت مین نہو گا اور ایک طالب نے ایک بزرگ سے کہا
اُذکُرنِی عِندَ رَبِّکَ فِی خَلوَتِکَ مجہکو یاد کر نزدیک اپنے خدا کی جب
حق کے ساتہہ خلوت مین ہو جواب مین اوسنے کہا اذا ذکرتُکَ فلستُ

مَعَہٗ فِیْ خَلْوَۃٍ یعنے جب تجھکو یاد کرونگا تو حق کے ساتھہ خلوت مین ہو
اور بیان تر اس حدیث قدسی کا معلوم ہوتا ہے اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ
اور شرط اس خلوت کی یہہ ہے کہ اسکا ذکر نفسی و رحانی ہو نہ لفظی و زبانی
دوسری قسم کہ خلوت صفائی فکر کے واسطے ہو تاکہ اسکی بصیرت کی نظر
طلب مین معلومات کے صحیح پڑے اور یہہ خلوت اونکی ہے جو علم کو ترازوے
عقل کے تولتے ہین یہہ ترازو نہایت نازک ہے تھوڑی سی ہوا مین اعتدال
سے باہر ہو جاتی ہے اور حق کے ڈھونڈھنے والی اس خلوت مین نہین جاتے
بلکہ اونکی خلوت ذکر کے ساتھہ ہوتی ہے فکر کو اونپر کچھہ غلبہ و قدرت نہین
اور جب فکر گوشہ نشین کو حق کے ساتھہ پیدا ہو تو جانے کہ وہ خلوت مین
نہین ہے اور خلوت سے باہر ہوا اور جانے کہ اسکے صحیح علم کے لایق نہین ہے اور
اگر لایق اس علم کے ہوتا تو عنایت ربانی اسکے اور اسکے فکر کے درمیان حائل
ہوتی تیسری قسم وہ ہے کہ خلوت دفع وحشت کی واسطے جو آدمیونکی کثرت
صحبت سے پیدا ہوتی ہے اختیار کرتے ہین اور خلق کے دیکھنے سے پریشان دل
ہوتے ہین تو گوشہ پکڑتے ہین چوتھی قسم خلوت کی وہ ہے کہ خلوت مین زیادہ
لذات کی پاتے ہین اسواسطے اختیار کرتے ہین اور حضرت کی خلوت پہلی قسم
کی تھی اور ان سب اشیا سے خدا کے ساتھہ اوٹھتے بیٹھتے لیٹتے مین رہا تک
کہ اہل العزال و رہا تہ کی خبیر وان سے دوری پوری حاصل کی اور دریای ذکر
قلبی مین ڈوب گئی اور اضداد و اغیار سے یکبارگی الگ ہو گئی اور اسکی یاد سے
الفت پیدا کی جسکے واسطے خلوت تھی اور ہمیشہ اسی انس مین رہتے اور دل
جو مقام وحی کا ہے خوب صاف ہوا اور اس بات مین نہایت کمال درجے
کو پہونچے تب روشنی صبح وحی کی چمکنے لگی چنانچہ جس درخت اور پتھر کے پاس

ع‍ یعنی غار حرا کی پہاڑ پر جسکا ذکر ۵ سطر ۹ مین ہوا ۱۲

جاتے زبان فصیح سے کہتا السلام علیک یا رسول اللہ اور ہر طرف
دیکھتے کہنے والے کو نہ پاتے یہانتک کہ ایکدن اُس ع‍ پہاڑ پر کہڑے تہے ناگہان
ایک شخص نے ظاہر ہوکر کہا البشر یا محمد خوشخبری ہو ای محمد تجھکو کہ مین جبرئیل
ہون اور تیرے پاس بہیجا آیا ہون اور تو رسول خدا کا ہے اس امت پر تب
نامہ ریشمی کپڑے پر لکھا ہوا مرصع جواہر سے نکالا اور ہاتہہ مین آپکے دیا اور
کہا کہ اسکو پڑہ کہا واللہ کہ مین پڑہنے والا نہین ہون اور مین ہی کچہہ پڑہا نہین
اور اس نامہ مین ہی کچہہ لکہا نہین پاتا جبرئیل نے پیغمبر خدا کو گلے سے لگا کر
ایسا دبایا کہ وہ ع‍ بے طاقت ہوگئی اور چہوڑ دیا پہر کہا پڑہو پہر کہا مین پڑہنا
نہین جانتا پہر دبایا تین بار تک یا تے تہے اور چہوڑ دیتے تہے اور کہتے تہے
کہ پڑہو تیسری بار کہا اِقْرَءْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ
مِنْ عَلَقٍ اِقْرَءْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ
الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ ع‍ بعد اسکے کہا اس پہاڑ سے اترو آنحضرت ص
جبرئیل ع کے ساتہہ پہاڑ (حرا) سے نیچے اترے اور انکو دامن کوہ مین ہموار زمین
پر کہڑا کیا اور حضرت کے واسطے جگہ درست کی جبرئیل دو کپڑے سبز پہنے تہی
ایک کپڑے کو پاون کے نیچے انکے بچہا دیا اور انکو اس کپڑے پر بیٹہنے کو
فرمایا اور پاون کو زمین پر مارا اور پانی کا چشمہ پیدا ہوا جبرئیل نے اس
پانی سے وضو کیا ساتہہ کلی اور ناک مین پانی دینے کی اور ہر بدن کو
تین بار دہویا اسکے بعد پیغمبر کو کہا کہ اسیطرح وضو کرو جب حضرت
وضو سے فارغ ہوئے جبرئیل نے ایک چلو پانی اوٹہا لیا اور روے مبارک
پر پیغمبر خدا کے چہڑکا اسکے بعد اوٹہے اور دو رکعت نماز پڑہی اور پیغمبر خدا
نے اونکی اقتدا کی اور اسیطرح پڑہی اسکے بعد جبرئیل نے کہا نماز پڑہنا

اور پیغمبر خدا کے گھر مین آئے اور یہہ حال خدیجہ سے کہا اور اونکو تعلیم وضو اور نماز کی کی۔ انہین باتون کے واسطے مناسب یہہ ہے کہ بعد تمہید اس خاتمہ کے شروع کرون بابون عبادت نبی کو ساتھ بیان وضو اور نماز کے اور سب قسم کی عبادتون کو مانند روزہ اور دعائین وغیرہ کی اسکے پیچھے لکھون اگر چاہے خدای کریم

باب طہارت مین حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ٭ فصل وضو مین

آنحضرت صلعم اکثر وقت ہر نماز فرض کے واسطے وضو کرتے بعضی وقت کئی فرض ایک وضو سے بھی پڑھتے اور پانی جو وضو مین صرف کرتے کم دو سیر اور زیادہ چار سیر سے ہوتا اور بعض وقت تین سیر بھی ہوتا اور پانی کے کم خرچ کرنے مین مبالغہ فرماتے اور زیادہ پانی گرانے سے لوگون کو منع فرماتے کہ میری امت مین وہ لوگ پیدا ہونگے جو وضو مین زیادتی کرینگے اور فرماتے کہ وضو کے واسطے ایک شیطان جدا ہے نام اوسکا ولہان ہے سو پانی کے وسواس سے پرہیز کرو ایکبار آنحضرت صلعم سعد بن ابی وقاص کے پاس آئے اور وہ وضو کرتے تھے فرمایا لا تسرف فی الماء سعد نے کہا وھل فی الماء اسراف فرمایا نعم وان کنت علی نہر جار اور صحیح روایت مین ہے کہ کبھی وضو کے بدن کو ایکبار سے زیادہ نہ دہوتے اور کبھی ہر عضو دو بار دہوتے اور کبھی بعضے کو تین بار اور بعضے دو بار اور ناک مین پانی ڈالتے اور کلی کرتے کبھی ایک چلو سے اور کبھی دو چلو سے اور کبھی تین چلو سے اور ایک چلو سے آدہے مین کلی کرتے اور آدہا ناک مین دیتے تینون صورتون مین ملا جدا کرنا کسی روایت صحیح مین نہین آیا اور حدیث مین طلحہ بن مصرف کے

آیا ہے کہ اونسنے اپنے باپ سے اونسے اپنے باپ سے روایت کی کہ مین نے
دیکھا ایکبار حضرت صلعم کو جدا کرتے مگر یہہ حدیث سند کے روسے
ضعیف ہے اور ناک مین داہنے ہاتہہ سے پانی دیتے اور ناک جہاڑتے
بائین ہاتہہ سے اور تمام سر کو مسح کرتے اور مسح کئی بار نکرتے اور
ایک حدیث مین مسح کئی بار کرنا آیا ہے مگر وہ ضعیف ہے اور جب تہوڑے
سر پر ہاتہہ پہیرتے تو عمامہ پر تمام کرتے اور کبہی وضو بے کلی اور ناک مین
پانی دیے نکرتے اور کسی نے کلی نکرنے اور ناک مین پانی ندینے کی روایت
نہین کی اور وضو ترتیب کے ساتہہ اور پے در پے کرتے اور یقیناً خلل
ترتیب و توالی مین کبہی نکرتے اور نہ ایکبار اور کبہی سر کا مسح سر پر کرتے
کبہی عمامہ پر اور کبہی پیشانی پر سر کی اور عمامہ پر لیکن تہوڑے سے سر پر
کبہی نکرتے اور مسح کان کا کرتے اندر اور باہر اور گردن پر مسح کرنا حدیث
مین نہین ہے اور دونون پاؤن اگر موزہ مین ہوتے دہوتے اور نہین
تو مسح کرتے اور جو حدیثین کہ دعا پڑہنے مین وضو کے وقت آئی ہین کوئی
صحیح نہین اتنا صحیح ہے کہ پہلے بسم اللہ کہتے اور آخر مین وضو کے کہتے اَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ
وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اور ابو موسی اشعری سے کہا پانی وضو کا لایا مین پیس
پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مین نے سنا کہ فرماتے
تہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ
لِيْ فِيْ رِزْقِيْ کہا مین نے یا رسول اللہ ص سنا مین نے آپ اسطرح

دعا کرتے ہین فرمایا کیا کچھہ چھوڑا ہمنے اس دعا مین اور بعد وضو بدن کو چادر یا رومال سے نہ پونچھتے اور اگر کوئی لاتا تو دور کر دیتے اور جو حدیث عایشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کَانَتْ لَہٗ خِرْقَۃٌ یَّتَنَشَّفُ بِھَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ اور حدیث معاذ کی اس بیسے مین دونون ضعیف ہین اور وضو کرنے مین کوئی پانی ہاتھہ پر آپکے نہ ڈالتا مگر ضرورت کے وقت اور جو حدیث کہ خلال مین ڈاڑھی کے وارد ہوئی ہے بعض محدثون نے اوسے مانا ہے اور بعضون نے نہین لیکن خلال انگلیونکا کبھی کبھی کرتے لیکن انگوٹھی کا پھیرنا انگلی مین ایک حدیث ضعیف مین آیا ہے

فصل مسح کرنے مین

اور صحیح حدیثون سے ثابت ہوا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سفر اور گھر مین مسح موزہ پر کرتے اور گھر کی مدت ایک رات دن ہے اور سفر کی مدت تین رات دن اور مسح اوپر موزہ کے کرتے اور لیکن تلے مین موزہ کے حدیث ضعیف وارد ہے اور حدیث صحیح مین کچھہ ثابت نہین اور پایتابے پر مسح کرتے اور مسح اور غسل مین کچھہ تکلف نہ تھا بلکہ اگر وضو کرنے کے وقت پانون کھلے رہتے دہوتے اور مسح کرنے کے واسطے موزہ نہ پہن لیتے اگر پانون موزے مین ہوتے مسح کر لیتے نکالتے نہین اور فضیلت مین مسح اور دہونے کے علما کو گفتگو ہے اسواسطے فعل حضرت کا بیان ہوا تا معلوم ہو کہ بہتر قول وہی ہے جو عادت نبی کی تہی

فصل تیمم کرنے مین

جب تیمم کرتے ایکبار دونون ہاتھونکو زمین پر مارتے اور موںہہ اور دونو ہاتھون پر ملتے اور حدیث صحیح مین نہین آیا کہ دو بار ہاتھہ کو خاک پر مارتے

10

اور یہہ بھی نہین آیا کہ ہاتہہ کو کہنے تک ملتے اور جو حدیثین کہ ہماری کہنے کے برخلاف آئین سب ضعیف ہین اور جس زمین پر نماز پڑہتے اوسی پر تیمم بھی کرتے اور فرق خاک اور بالو اور کسی چیز مین نکرتے اور فرماتے + حَیْثُ مَا اَدْرَکَتْ رَجُلاً مِنْ اُمَّتِیَ الصَّلٰوۃَ فَعِنْدَہٗ مَسْجِدُہٗ وَطَھُوْرُہٗ اور یہہ حدیث صریح ہے اس بات مین کہ جنس زمین کی پاک ہے اور حدیث صحیح مین ہمنے نہین پایا کہ آنحضرت ہر فرض کے واسطے نیا تیمم کرتے بلکہ مطلق فرمایا اور اسکو قایم مقام وضو کے رکہا +

باب نماز مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

فصل قیام کرنے مین

جب نماز کو اوٹہتے کہتے اللہ اکبر اور پہلے تکبیر کے نیت زبان سے منقول نہین اور اللہ اکبر کہنے کی ساتہہ دونون ہاتہہ اوٹہاتے اور کانون تک پہونچاتے اور کبہی مونڈہون تک اسکے بعد داہنی ہاتہہ کو بائین پر رکہتے برابر سینہ کے صحیح ہے ابن خزیمہ کے اسیطرح ثابت ہوا اسکے بعد دعای استفتاح پڑہتے اور اسکی کہی صورتین ہین روایت سے پہلی روایت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کی کہ کہا جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوتے نماز کو فرماتے وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْمَلِکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ جَمِیْعًا اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ

لا يهدي لأحسنها إلا أنت لبيك وسعديك والخير كله في
في يديك والشر ليس إليك أنا بك وإليك تباركت وتعاليت
أستغفرك وأتوب إليك **دوسری روایت** حدیث ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کی ہے کہ کہا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يسكت بين التكبير والقراءة فقلت بأبي وأمي إسكاتك بين
التكبير والقراءة ما تقول قال أقول اللهم باعد
بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم
نقني من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس اللهم
اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد **ترجمہ** تھے پیغمبر خدا چپ ہو رہتے
تکبیر اور قرات کی درمیان پھر کہا میں نے ماں باپ میرے ہوں قربان
تیرے یا رسول اللہ حبیب ہنا جو تمہارا ہے تکبیر اور قرات کی درمیان
اسمیں کیا کہتے ہو فرمایا کہتا ہوں اے اللہ دوری ڈال میرے درمیان
اور میرے گناہوں کے درمیان جیسے دوری کی تونے مشرق اور
مغرب کی درمیان اے اللہ دھو مجھے میرے گناہ جیسا دھویا جاتا
ہے سفید کپڑا نجاست سے اے اللہ دھو گناہوں کو میرے پانی اور برف
اور ٹھنڈک سے **تیسری حدیث حضرت عائشہ کی**
کہ کہا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استفتح
الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك
اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك **چوتھی روایت**
دوسری حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا الله أكبر الله أكبر
الله أكبر الحمد لله كثيرا الحمد لله كثيرا الحمد لله

كثيرا سبحان الله بكرة واصيلا اللهم اني اعوذبك
من الشيطان ومن همزه ونفخه ونفثه **پانچویں**
روایت دوسری روایت میں آیا ہے الله اكبر عشر مرات
ثم يسبح عشرا ثم يحمد عشرا ويهلل عشرا ويستغفر
عشرا ثم يقول اللهم اغفر لي واهدني وارزقني
عشرا ثم يقول اللهم اني اعوذبك من ضيق المقام
يوم القيامة عشرا **حدیث چھٹی** روایت صحیح میں ہے
کہ بعد تکبیر کے فرماتے اللهم باعد بيني وبين خطاياي
كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم اغسلني
من خطاياي بالماء والثلج والبرد اللهم نقني من
الذنوب والخطايا كما ينقى الثوب الابيض من
الدنس **ساتویں روایت میں ہے** اللهم رب
جبرائيل وميكائيل واسرافيل فاطر السموات
والارض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين
عبادك فيما كانوا فيه يختلفون اهدني
لما اختلف فيه من الحق باذنك فانك تهدي
من تشاء الى صراط مستقيم **آٹھویں روایت**
یہہ کہ بعد تکبیر کے فرماتے اللهم لك الحمد انت نور
السموات والارض ومن فيهن ولك الحمد
انت ملك السموات والارض ومن فيهن ولك
الحمد انت الحق ووعدك الحق وقولك حق

والجنة حق والنار حق والنبيون حق ومحمد صلی اللہ علیہ وسلم حق والساعة حق

ترجمہ اے اللہ تجھی کو حمد ہے تو نور ہے آسمانونکا اور زمینون کا
اور جو کچھ اونکے بیچ مین ہے اور تجھکو حمد ہے تو بادشاہ ہے آسمانون کا
اور زمین کا اور جو کچھ اونکے بیچ مین ہے اور تجھی کو حمد ہے تو ہے
حق اور وعدہ تیرا حق ہے اور قول تیرا حق ہے اور جنت حق ہے اور
دوزخ حق ہے اور سب نبی حق ہین اور قیامت حق ہے اور
بعد ان ذکرون کے فرماتے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بعد اسکے سورہ فاتحہ پڑھتے اور آنحضرت بعضی وقت بسم اللہ
آواز بلند سے پڑھتے اور بعضی وقت آہستہ اور قرات حرف حرف
جدا اور صاف اور بخوبی ادا کرتے اور آخر مین ہر آیت کی وقف
کرتے اور کلمہ اخیر مین مد کرتے اور آخر مین فاتحہ کے آمین کہتے
نماز جہری مین شور سے اور سری مین آہستہ سے اور ساری صحابہ
جو مقتدی ہوتے موافقت کرتے آمین کہنے مین اور نماز مین
دو جگہ چپ ہوتے ایک تو درمیان تکبیر اور فاتحہ کے چپ ہوتے
اور دوسرے درمیان فاتحہ اور سورہ پڑھنے کی اور دوسری روایت
مین آیا ہے کہ درمیان قرات اور رکوع کے چپ ہوتے تو تین
بار چپ ہونا ہوا لیکن تیسرا چپ ہونا ہلکا اور تھوڑا تھا اور صبح
کی نماز مین بعد سورہ فاتحہ کے بڑی سورہ پڑھتے ساٹھ آیت سے
سو آیت تک کبھی سورہ ق پڑھتے کبھی سورہ روم اور کبھی چھوٹی
پڑھتے یہانتک کہ اذا زلزلت الارض پر قصر کرتے اور کبھی
قصر معوذتین پر کرتے اور جب سفر مین ہوتے تو کبھی قصہ

اذا الشمس کورت پڑہا کرتے اور جمعہ کے دن نماز فجر مین سورہ الم
تنزیل سجدہ پہلی رکعت مین اور سورہ ہل اتے علی الانسان حین
من الدہر دوسری رکعت مین پڑہتے اور انہین دونون سورتون
کو جمعہ کے دن اسواسطے پڑہتے تہے کہ ان دونون سورتون مین
ذکر ہے ابتدا اور انتہا کا اور جنت اور دوزخ مین داخل ہونیکا اور یہ
سب باتین جمعہ کے دن ہونگی اور قیامت بہی جمعہ کے دن ہوگی اسواسطے
اسدن مین پہلے یاد دلانا ان چیزونکا اور ان دونون سورون کو
پڑہا کرتے جیساکہ بڑی مجلسونمین اور بڑی بہیڑ مین سورہ قاف اور
اقتربت اور اسیطرح کی سورتین پڑہتے لیکن نماز ظہر کو طول کرتے
اتنا کہ کبہی قامت ظہر کرتے اور کوئی آدمی قبا مین کہ دو کوس راہ ہے
جاتا اور پہر آتا اور ابہی تک پہلی رکعت کے رکوع مین نہ گئے ہوتے
اور کبہی بمقدار الم سجدہ پہلی رکعت مین پڑہتے اور کبہی سبح اسم ربک
الاعلی یا والسماء ذات البروج یا واللیل اذا یغشی یا سورہ انشقاق
یا والسماء والطارق اور مانند اسکی پڑہتے لیکن نماز عصر آدہی ظہر
کی درازی مین ہوتی اور کبہی اس سے بہی ہلکی لیکن نماز مغرب کبہی
طویل کرتے چنانچہ سورہ اعراف کو دو رکعت مین پڑہتے ہر رکعت
مین آدہی اور کبہی الصافات اور حم دخان پڑہتے اور کبہی سبح
اسم ربک الاعلی اور کبہی والتین اور کبہی والمرسلات اور کبہی قصار
مفصل اور روایتین صحیح ان سب صورتون پر ثابت ہین اور سنت یہہ ہے
کہ ایکطرح پر چہوٹی سورہ خواہ بڑی مواظبت نکرے بلکہ کبہی چہوٹی پڑہے
اور کبہی بڑی حال اور وقت سمجہکر لیکن نماز عشا مین معاذ کو سبح اسم ربک

١٥

الاعلی اور واللیل معین کر دیا اور پڑہنے سے سورہ بقر کے اور مانند اسکی منع فرمایا اور جہر کا اور بعضے حدیث مین سورہ اذا السموات معین کر دی یعنے اذا السماء انفطرت و انشقاق اور بروج اور طارق ولیکن نماز جمعہ مین سورہ جمعہ اور منافقون دو رکعتون مین پڑہتے اور کبہی ہلکی کرتے تو سبح اسم ربک الاعلی اور غاشیہ پڑہتے اور لیکن پڑہنا اخیر سورہ جمعہ کا رکعت اول مین اور اخیر منافقین کا دوسری رکعت مین مخالف سنت صحیحہ ہے اور لیکن نماز عید مین سورہ ق اور اقتربت پڑہتے اور کبہی سبح اسم ربک الاعلی اور غاشیہ پڑہتے اور اسی پر عادت کی نبی نے آخر وقت تک اسیواسطے خلفای راشدین اسی طریقہ پر گئے صدیق رضی اللہ عنہ نماز صبح مین سورہ بقر پڑہتے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبح کو کبہی سورہ یوسف اور نحل پڑہتے اور کبہی سورہ ہود اور بنی اسرائیل پڑہتے اور اگر دراز کرنا نماز کا منسوخ یا مکروہ ہوتا تو خلفای راشدین نکرتے اور حدیث مین انس رضی اللہ عنہ کی آیا ہے کہ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَخَفَّ النَّاسِ صَلوٰۃً فِیْ تَمَامٍ مراد اس حدیث سی یہ ہے کہ درازی نماز نبی کی بنسبت نماز دوسرون کے نہایت کم معلوم دیتے تہی چنانچہ معاذ مثلاً نماز عشا مین سورہ بقر پڑہتے اور جلدی امر نسبتی ہے اور سنن نسائی مین ثابت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُنَا بِالتَّخْفِیْفِ وَیَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ پس پڑہنا والصافات کا نماز مین ہلکی قسم سے ہے کہ اسکے پڑہنے کو فرماتے صحابہ کو اور نمازون مین سورہ معین کرتے مگر جمعہ اور عیدین کے دن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا مفصل کی سورتون مین سے کوئی سورہ نہین ہے چہوٹی خواہ بڑی کہ مین نے حضرت

۱۶

رسالت پناہ نے نہین سنی کہ نماز فرض مین پڑہتے تہی اکثر اوقات سورہ
تمام اور اتفاقاً آدہا سورہ جائز ہونیکی لئے اور کبہی جو آدہی سورہ پر اختصار کرتی
شروع سورہ کا ہونا لیکن پڑہنا آخر سورہ کا اور درمیان سورہ کا روایت
مین نہین ہے اور ہمیشہ پہلی رکعت دراز کرتے دوسری رکعت سے اور صبح کی نماز
دوسری نمازون سے بہت دیر تک پڑہتے اور اوسکا سبب یہی کہ اسرار الٰہی
پچہلی تہائی شب مین اوترتے ہین اور صبح کی نماز نازل ہوتی ہین اور بعضے
کہتے ہین فجر کے نکلتے تک دونون وقت ہین موجود ہین اور بعضے مشائخ کہتے ہین
کہ عدد مین رکعات نماز صبح کے نقصان تہا بڑا سورہ پڑہنا اوسکے
پورا کرنے کا بدلا ٹہیرایا یا سبب طول ہونے نماز صبح کا یہہ تہا کہ بعد آرام
اور سونے رات کے واقع تہے یا یہہ سبب تہا کہ ابہی تک مشغول معاش
اور اسباب دنیا مین نہین ہے اور ایسا وقت ہے کہ اکثر دل ساتہہ زبان کے
اور کان کے موافق ہوتا ہے اور سمجہنا اور غور کرنا قرآن عظیم پر زیادہ
آسان ہوتا ہے اسیوجہ سے اہتمام وعنایت تمام درازی سورہ اور اوسکی
پورا پڑہنے پر معین ہوئی **فصل رکوع کرنے مین** جب قرائت
سے فارغ ہوتے تہوڑی دیر چپ رہتے اسوقت تکبیر کہتے اور دونون
ہاتہہ اوٹہاتے اور رکوع مین جاتے اور دونون ہتیلیون کو زانون پر
سخت کرتے اور کہٹنونکو پہلو سے دور کرتے اور پیٹہہ کو سیدہا کرتے
اور سر کو پیٹہہ کے برابر کرتے نہ بہت جہکاتی اور نہ بہت اوٹہاتے اور تین
بار رکوع مین کہتے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور کبہی اسکے ساتہہ
ملاتے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اور
کبہی اسے اختصار کے ساتہہ فرماتے اور رکوع کی درازی اکثر بمقدار اسکے

ہوتی کہ کوئی دس بار کہی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم اور سجدہ بھی اسی اندازہ
پر کرتے لیکن حدیث براء ابن عازب کی کہ صحیحین میں ہے رَمَقْتُ
الصَّلٰوةَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ
قِيَامُهٗ فَرَكْعَتُهٗ فَاعْتِدَالُهٗ فَسَجْدَتُهٗ فَجَلْسَتُهٗ مَا بَيْنَ
السَّجْدَتَيْنِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَاءِ اس بات پر محمول ہے کہ اگر قیام
طویل ہوتا تو رکوع اور سجدہ اور جلسہ سب طویل ہوتے اور جب قیام
خفیف ہوتا تو سب خفیف ہوتے اور یہہ تاویل نادرست ہے اسواسطے
کہ کبھی نماز شام میں سورہ اعراف پڑھتے پس اگر رکوع اور سجدہ اعتدال
اور جلسہ موافق اسکے ہوتے تو نماز آدھی رات کو تمام ہوتی لیکن یہہ تحقیق ہے
کہ بعض رکعات میں رکوع اور سجدہ برابر قیام کے کرتے جیسا کہ نماز خسوف اور
کسوف میں اور کبھی نماز تہجد میں لیکن اکثر اعتدال حال تھا جیسا بیان ہوا
اور اکثر رکوع میں کہتے ہیں سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ
اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ خَشَعْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ
وَعَصَبِيْ وَعَظْمِيْ لیکن یہہ تہجد کی نماز میں کہتے اور جب سر
رکوع سے اوٹھاتے دونوں ہاتھ اوٹھاتے اور کہتے سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهٗ ان تینوں جگہ میں اوٹھانا ہاتھ کا ثابت ہوا اور
کثرت راویوں کے سبب یہہ بات تواتر کو پہنچی چار سو خبر اور اثر اس
بات میں صحیح ہوئی اور عشرہ مبشرہ نے روایت کی ہے کہ ہمیشہ آنحضرت
یوں ہی کرتے یہانتک کہ اس جہان سے رحلت فرمائی اسکے سوا کچھ
ثابت نہیں ہوا اور جب سر رکوع سے اوٹھاتے سیدھے کھڑے ہوتے

اور اسیطرح سجدوں کے درمیان سے فرماتے لا تجزئ صلوٰۃ لا یقیم
الرجل فیہا صلبہ فی الرکوع والسجود اور جب رکوع سے سر
اوٹھاتے کبھی کہتے ربنا ولک الحمد اور کبھی کہتے اللّٰہم
ربنا لک الحمد یہہ دونوں صحیح ہیں لیکن اللّٰہم اور واو دونو
اکھٹے ثابت نہیں اور عادت تھی کہ اس رکن میں دیر کرتے اکثر رکوع کے
برابر ٹھیرتے اور فرماتے سمع اللہ لمن حمدہ اللّٰہم ربنا لک
الحمد ملأ السموات وملأ الارض وملأ ما شئت من
شیء بعد اہل الثناء والمجد احق ما قال العبد
وکلنا لک عبد لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما
منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد اور کبھی کہتے اللّٰہم
اغسلنی من خطایای بالماء والثلج والبرد ونقنی من
الذنوب والخطایا کما نقیت الثوب الابیض من الدنس
وباعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین
المشرق والمغرب اور کبھی کہتے لربی الحمد لربی الحمد
بار بار کہتے یہانتک کہ رکوع کی مقدار پوری ہوجاتی اور کبھی اعتدال
میں اتنی دیر کرتے کہ لوگ گمان کرتے کچھ بھول گئے اور سجدوں میں بھی
اسیطرح کبھی اتنی دیر کرتے کہ لوگ گمان بھولنے کا کرتے عادت شریف
رکوع اور سجود میں جو صحیح ہوئی سو یہی تھی اور حدیث براء ابن عازب
کی جو کہتا ہے کان رکوعہ وسجودہ وبین السجدتین واذا
رفع راسہ من الرکوع ما خلا القیام والقعود قریبا
من السواء صریح ہے اس بات میں کہ مساوات کرتے قیام میں

19

قرارت کی اور قعود میں تشہد کے اور برابری کرتے سب ارکانوں میں
درازی اور کوتاہی میں اور مراد اس سے قیام بعد رکوع نہیں ہے اور
ہلکا اور چھوٹا کرنا ان دو رکنوں کا کہ اعتدال ہے اور بیٹھنا دو سجدوں کے بیچ
ایجادی سرداران بنی امیہ کا اور عادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر
کیفیت سے ہے کیفیت میں واللہ ہی کی بات سچ ہے اور وہ بتاتا ہے
سیدھی راہ **فصل سجدہ کرنے میں** جب سجدہ میں جاتے تو ہاتھ
کو نہ اوٹھاتے اور بعضی حدیثوں میں جو آیا ہے کہ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْهِ فِیْ کُلِّ
خَفْضٍ وَّرَفْعٍ سہو ہے روایت صحیح یہہ ہے کہ کَانَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ
خَفْضٍ وَّرَفْعٍ اور زانوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور اسکے
بعد ہاتھوں کو رکھتے اور اسکے بعد پیشانی اور اسکے بعد ناک بدن
کی ترتیب کی ساتھہ لیکن حدیث ابوہریرہ کی کہ روایت کرتا ہے حضرت
سے کہ فرمایا اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُکْ کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ
وَلْیَضَعْ یَدَیْهِ قَبْلَ رُکْبَتَیْهِ بیشک وہم ہے بعضی راویوں کا اسواسطے
کہ پہلی عبارت مخالف آخر کی ہے اسواسطے کہ اگر ہاتھوں کو زانو سے
پہلے رکھے تو اونٹ کا بیٹھنا ہوگا اسواسطے کہ اونٹ بیٹھنے کی وقت
پہلے ہاتھہ رکھتا ہے اور جو کہتا ہے کہ بیٹھنا اونٹ کا ہاتھہ سے ہے وہم
اور غلط اور مخالف قول اہل لغت کی ہے اور ٹھیک یہہ ہے کہ منع فرمایا
ہے تشبیہ سے حیوانات کی اور فرماتے کہ اونٹ کی طرح نہ بیٹھو اور لومڑی
کی طرح آنکھہ نہ پھیرو اور درندے کی طرح ہاتھہ نہ پھیلاؤ اور کتی کی طرح چوتڑ
زمین پر نہ لگاؤ اور ہاتھ کا اوٹھانا سلام پھیرنے کے وقت سرکش
گھوڑے کی دم کی طرح ان سب چیزوں سے احتراز کرنا اور بچنا رہے

دوسری روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے آیا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم
نے فرمایا کہ جب سجدہ کرے کوئی تم میں سے تو پہلے گھٹنوں کو رکھے اور
نہ بیٹھے بیٹھک اونٹ کی اور صحیح میں ابن خزیمہ کی آیا کہ کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد بدأ برکبتیہ قبل یدیہ اور
روایت میں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی آیا ہے کنا نضع
الیدین قبل الرکبتین فامرنا بالرکبتین قبل الیدین
اور بہت عالم اسی پر ہیں مگر امام مالک اور اوزاعی اور بعضے اماموں
سے حدیث کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پگڑی کے گھیرے پر
سجدہ نکیا اور البتہ پیشانی کو خاک پر رکھتے اور کبھی پانی اور مٹی پر
اور کبھی مصلے پر چٹائی کے پتے سے درخت خرما کے بنا اور کبھی بال
کئے ہوئے چمڑے پر اور جب سجدہ کرتے پیشانی اور ناک کو تمام زمین
پر رکھتے ہاتھوں کو پہلو سے دور کرتے برابر مونڈھوں کے زمین پر
رکھتے اور فرماتے واذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک
اور انگلیوں کو رکوع میں کھلا رکھتے اور سجدہ میں ملا دیتے اور سجدہ میں
سبحان ربی الاعلی تین بار کہتے اور دوسروں کو بھی تین بار کہنے کو
فرماتے اور اسکے بعد فرماتے سبحانک اللھم ربنا وبحمدک
اللھم اغفرلی سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح
سبحانک وبحمدک لا الہ الا انت اللھم انی اعوذ
برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک و
اعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما
اثنیت علی نفسک اللھم لک سجدت وبک امنت

٢١

وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ
سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ عَلَانِيَتَهُ
وَسِرَّهُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي
أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي
وَهَزْلِي وَخَطَائِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا
أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلٰهِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اور کبھی فرماتے اللّٰهُمَّ
اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَفِي بَصَرِي
نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ شِمَالِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا
وَخَلْفِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَاجْعَلْنِي نُورًا
اور تاکید فرماتے زیادہ کوشش کی دعا مین سجدے کے وقت اور
فرماتے کہ لائق ہے کہ دعا سجدہ کرنیوالون کی مقبول ہو اور دعا کی
دو قسمین ہین دعای ثنا اور تمجید کی اور دعای طلب و سوال کی
جس دعا کی بابت کرنیکا حکم ہوا سجدے مین دونون قسمونکو شامل ہے
اور مقبول ہونا بھی دعا کا دو طور پر ہے ایک قبول ہونا دعای طلب
کا اسطرح پر کہ مطلب کو اسکے بخشش فرمادے اور حاجت اسکی قضا کرے
دوسرے یہہ کہ اسکی دعا کی بدلے ثواب دے ان دونون وجہ کو بیان فرمایا
أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ اور صحیح یہہ ہے کہ یہہ دونون
قسمون کو شامل ہے اللہ خوب جانتا ہے فصل مین نماز شب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے رات کی نماز کی رکعتون کو

طویل کرتے برخلاف دنکے چنانچہ ایک رکعت مین سورہ بقرہ اور آل
عمران اور نسا پڑھتے لیکن رات کی نماز زیادہ گیارہ رکعتون سے
نہوتی اور بسبو اسطے عالمون نے اختلاف کیاہے قیام اور سجدے
مین ایک گروہ کہتے ہین قیام افضل ہے اسواسطے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم رات کی نماز کی رکعتون کو طویل بہت کرتے اگر سجدہ افضل
ہوتا تو دیر سجدہ مین کرتے اور دوسرے یہہ کہ جو ذکر قیام مین مشروع
ہے افضل ذکر ہے پس یہہ رکن بھی افضل ہوگا اور دوسرے یہہ کہ
حدیث صحیح مین آیا ہے کہ افضل الصلوات طول القنوت مراد
قنوت سی یہان قیام ہے اور ایک گروہ کہتے ہین کہ سجدہ افضل ہے
اس سبب سے کہ حدیث صحیح مین وارد ہے اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ
الْعَبْدُ مِنْ رَبِّہٖ وَھُوَ سَاجِدٌ دوسری جگہ فرمایا ہے کہ
مَا مِنْ عَبْدٍ یَسْجُدُ لِلّٰہِ سَجْدَۃً اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ بِھَا
دَرَجَۃً وَحَطَّ عَنْہُ بِھَا خَطِیْئَۃً اور ربیعہ اسلمی نے کہا
یا رسول اللہ (ص) ایک سوال ہے بہشت مین تمہاری رفاقت کی آرزو رکھتا
ہون فرمایا اَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ فرمایا یاری دے
مجھکو اس مقصد کے حاصل ہونے ساتھ کثرت سجود کے دوسرے
یہہ کہ اول سورہ قرآن مجید مین سے جو نازل ہوا اقرأ تھا اور وہ
سورہ تمام ہوا سجدے پر دوسرے یہہ کہ سجدہ دلالت کرتا ہے ذلت
اور خضوع و بندگی پر سب ارکان سے زیادہ اور سجدہ سر ہے بندگی
کا اسواسطے کہ بندگی خضوع اور ذلت ہے اور ذلت سجدہ مین زیادہ
اور ظاہر ہے اور ایک گروہ عالمون کے کہتے ہین کہ رات کی نماز مین

طول قیام افضل ہے اور دن کی نماز مین کثرت رکوع اور سجود کی اس
سبب سے کہ عبادت رات کی قیام کے ساتھ مخصوص ہوئی قال اللہ
تعالی قم اللیل وقال صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان
ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ اور بعضے عالم کہتے ہیں
کہ یہہ دو رکن فضیلت مین برابر ہین فضیلت قیام کے قران پڑہنے کے
سبب ہے اور فضیلت سجدہ کی ذلت اور خشوع کی صورت کی سبب
پس ذکر قیام کا افضل ہے ذکر سے سجدے کے اور صورت سجدے کی

افضل ہے صورت سی قیام کے

فصل بیان اعتدال بین سجدتین

جب پہلی سجدے سے فراغت کرتے سر سجدے سے اوٹہاتے جتنا سجدہ مین دیر کرتے
اتنا دونون سجدون کے درمیان بیٹہتے بعد اسکے کہتے رب اغفر لی
رب اغفر لی اللہم اغفر لی وارحمنی واجبرنی واہدنی
وارزقنی اور کبہی اتنی دیر کرتے کہ صحابہ کو گمان ہوتا کہ کچہہ بہول گئے
اور بعد سجدہ دوم کے نہ اوٹہتے واسطے قیام کے جبتک کہ زمین پر نہ بیٹہہ
لیتے فقہا اسکو جلسہ استراحت کہتے ہین بعض فقیہہ سنت کا گمان کرتے
ہین اور بعضے گمان حاجت پر کرتے ہین پس جو محتاج بیٹہنے کا ہوگا
اوسکے حق مین سنت ہوگا اور جب کہڑے ہوتے سجدے سے بی توقف
قرارت شروع کرتے اور پہلی رکعت مین جیسا سکتہ کرتے ویسا
سب رکعتون مین ہوتا اور دوسری اور تیسری اور چوتہی پہلی رکعت
کی طرح پڑہتے مگر چار چیزون مین سکتہ مین اور دعای استفتاح مین
اور تکبیر تحریمہ مین اور درازی قرارت مین یہہ چارون چیزین
خاص ہین رکعت اولی کے ساتہہ اور جب تشہد مین بیٹہتے

بائین پاؤن کو بچھاتے اور اسپر بیٹھتے اور داہنے پاؤن کو کھڑا کرتے
اور داہنی ہاتھ کو داہنی ران پر رکھتے اور ترپن کا عقد انگلیون
سے باندھتے اور شہادت کی انگلی کلمہ شہادت مین اوٹھاتے اور
ہلاتے نہین اور پہلے تشہد کو ہلکا کرتے اور جب کھڑے ہوتے دونون
ہاتھ اوٹھاتے اور تکبیر کہتے اور قرات شروع کرتے اور تیسرے اور
چوتھے مین اکثر سورہ فاتحہ پر قصر کرتے اور اتفاقا چھوٹا سورہ
پڑھتے اور جب پچھلے تشہد مین بیٹھتے بائین پاؤن کو داہنے پاؤن
کے نیچے کرتے اور چوتڑ کو زمین پر جماتے اور یہہ وضع بیٹھنے کی پہلی
جلسہ مین ہرگز نہ تھی اور علماء کو اس وضع کے بیٹھنے مین گفتگو
ہے بعضی دونون تشہد مین تورک کرتے ہین اور یہہ مذہب امام
مالک رحمہ اللہ علیہ کا ہے اور بعضے کہتے ہین دونون تشہد مین
بچھاوے داہنے پاؤن کو کھڑا کرے اور بائین پاؤن کو بچھاوے
اور اسپر بیٹھے اور یہہ مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ
جس تشہد کے بعد سلام ہے اوسمین تورک کرے اور غیر مین اسکی
افتراش اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ
جس نماز مین دو تشہد ہین تشہد اخیر مین تورک کرے تاکہ فرق
ہو دونون جلسون مین اور یہہ مذہب امام احمد کا ہے چارون
امامون نے اس مسئلہ مین چار مختلف قولون کو اختیار کیا ہے ہر ایک
کے ساتھ ہے ایک گروہ عالمون کا ہے اور کتاب الترسیاق جو بیان مین صفت
نماز حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مروی ہے حدیث ابی حمید
ساعدی کی ہے صحیح ابن حبان اور صحیح مسلم مین کہ کان رسول اللہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ کبر
ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ویقیم
کل عظم فی موضعہ ثم یقرء ثم یرفع یدیہ حتی
یحاذی بھما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی
رکبتیہ معتدلا لا یصوب راسہ ولا یقنع
بہ ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ ویرفع یدیہ حتی
یحاذی بھما منکبیہ حتی یقر کل عظم الی موضعہ
ثم یھوی الی الارض ویجافی یدیہ عن جنبیہ ثم
یرفع راسہ ویثنی رجلیہ فیقعد علیھما ویفتخ
اصابع رجلیہ اذا سجد ثم یکبر ویجلس علی رجلہ
الیسری حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم یقوم فیصنع
فی الاخری مثل ذلک ثم اذا قام من الرکعتین رفع
یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ کما صنع عند افتتاح
الصلوٰۃ ثم یصلی بقیۃ صلوتہ ھکذا حتی اذا کانت
السجدۃ التی فیھا التسلیم اخرج رجلیہ وجلس علی
شقہ الایسر متورکا اور صبح کی نماز مین کبھی قنوت
پڑھتے اور کبھی چھوڑ دیتے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کبھی پکار کر
کہتے اور کبھی آہستہ اور ظہر اور عصر مین آہستہ قرات کرتے اور بعض
آیات مین ذرا آواز بلند کرتے اتنا کہ ہم لوگ سنتے اور نماز مین داہنے
بائین نہ دیکھتے اور فرماتے ھو اختلاس یختلسہ الشیطان
یہ پھرانا ہے کہ پھرا لیتا ہے اسکو شیطان اور فرماتے یہ پہیر کر [illegible]

کرنے سے نماز مین ہلاک ہوتا ہے اور اگر لاچاری ہو کسیکو نماز مین التفات کرنے سے تو نماز نفل مین کرے لیکن حدیث ابن عباسؓ کی کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَلْحَظُ فِی الصَّلٰوۃِ یَمِیْنًا وَّشِمَالًا وَّلَا یَلْوِیْ عُنُقَہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ ہر چند جامع ترمذی مین ہے لیکن غریب ہے ثبوت کو نہین پہونچی کسی نے امام احمد حنبل سے پوچھا اور کہا بعضے اہل حدیث روایت کرتے ہین سند کی ساتھہ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز مین کن انکھیون سے دیکھا کرتے امام احمد نے اسپر انکار بہت کیا چہرہ اونکا متغیر ہوگیا اور بدن اونکا کانپنے لگا اور کہا اس حدیث کی اسناد صحیح نہین لیکن اتنا ثابت ہوا ہے کہ ایکبار کسی سفر مین تھے اور ایک آدمی جاسوسی کو دشمن کی طرف بہیجا تہا جب نماز پڑہنے مین مشغول ہوئے نماز مین اس راہ کی طرف دیکھتے تھے اور یہہ ایکبار نفل نماز مین ہوا تہا مہم دینے کی واسطے اور مصلحت اسلام کی اوس سے متعلق تہی اور یہہ بہی عبادات مین داخل ہے اسواسطے کہ نماز مین جہاد کی طرف مشغول ہوئے اور نماز خوف اس سے مشابہ ہے حضرت عمرؓ فرماتے اِنِّیْ لَاُجَھِّزُ جَیْشِیْ وَاَنَا فِی الصَّلٰوۃِ اور بعد ہر دو رکعت کے تحیات پڑہیے اور سات مقام مین دعا کرے اول تکبیر تحریمہ کے بعد جیسا ہمنے بیان کردیا دوسرے پہلے رکوع کے اور بعد فراغت کی قرات سے وتر مین تیسرے اعتدال کے بعد رکوع سے کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ

مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ
الْبَارِدِ اَللّٰھُمَّ طَھِّرْنِیْ مِنَ الذُّنُوْبِ وَالْخَطَایَا کَمَا
یُنَقَّی الثَّوْبُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْوَسَخِ چوتھے رکوع مین کہتے
سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ
پانچوین سجدے مین اور اکثر دعا سجدے مین ہوتی جیسا ہمنے
بیان کیا چھٹی دونون سجدون کے بیچ جیسے ہمنے کہا ساتوین
تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے لیکن یہہ دعا کہ بعد سلام کے
کرتے ہین عادت سے پیغمبر خدا صلعم کے نہ تھی اور اس باب مین
کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی اور یہہ دعا حسنہ ہین سب جائین نماز
کی نفل نماز کی بیچ مین آچکی ہین اور حکم اونکا فرمایا ہے اور بعضے
امام علما کہتے ہین کہ نماز سے جب فراغت کرے ذکر اور تسبیح اور تہلیل
اور تحمید مشروع ہے بے خلاف اور مستحب ہے کہ درود پیغمبر صلعم پر
بھیجے پھر مناسب یہہ ہے کہ پیچھے اسکے دعا کرے اور حاجتین اللہ عزوجل
سے مانگے **فصل بعد تشہد کے** فرماتے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
وَرَحْمَةُ اللّٰہِ اور داہنے طرف منہ پھیرتے اتنا کہ رخسارہ کو حضرت
کے صحابہ دیکھتے اور بائین طرف ایسا ہی فرماتے اور عمل حضرت
کا یہی تھا پندرہ صحابہ تک نے اسکو روایت کیا اسناد صحیح کے
ساتھہ ولیکن جو کچھہ حدیث مین حدیث بنت عمیر کی آیا ہے کا
یُسَلِّمُ تَسْلِیْمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْھِہٖ سند اسکی قایم نہین
اور اہل حدیث کی نزدیک ثابت نہین لیکن حدیث مین عائشہ کی آیا
ہے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم یُسَلِّمُ تَسْلِیْمَةً وَاحِدَةً یَرْفَعُ بِھَا

صوتہ حتی یوقظنا اور یہہ حدیث بھی معلل ہے اور اگر معلل
نہ ہوتی تو بھی مخالف دلالت مقصود پر نکرتی اور نفی سلام تالی نہ کی
بلکہ اوسیے سکوت کیا فصل اور دعا و تسبیح سے نماز کے
کیا کرتے بیچ میں اللھم اغفر لی ذنبی ووسع لی فی داری
وبارک لی فیما رزقتنی اور یہہ دعا فرماتے اللھم انی اسألک
الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسألک شکر نعمتک و
حسن عبادتک واسألک قلبا سلیما ولسانا صادقا
واسألک من خیر ما تعلم واستغفرک لما تعلم
اور سجدے میں بہت فرماتے رب اعط نفسی تقویہا
وزکہا انت خیر من زکہا انت ولیہا ومولاہا
اور تشہد میں فرماتے اللھم انی اعوذ بک من عذاب
القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک
من فتنۃ المحیا والممات اللھم انی اعوذ بک من
المغرم والمأثم دعائیں جو نماز میں حضرت کرتے تمام
مفرد لفظ سے مروی ہیں جیسا رب اغفر لی وارحمنی و
اھدنی اور جیسا اغسلنی من خطایای بالماء والثلج والبرد
اللھم باعد بینی وبین خطایای اور مانند اسکی اور اگر کوئی
کہے حدیث صحیح میں آیا ہے لا یؤم عبد قوما فیخص نفسہ
بدعوۃ فان فعل فقد خانھم جواب کہونگا میں کہ امام المحدثین
ابوبکر بن خزیمہ کتاب صحیح میں اپنی کہتا ہے کہ یہہ حدیث موضوع اور
مردود ہے اور بعضی علما کہتے ہیں کہ اگر یہہ حدیث ثابت ہو تو بھی مراد امام

٢٩

ہوگی کہ لفظ جمع سے وارد ہوا جیسا کہ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْنَا یَمِیْنَ ھَلَکَتْ

اور سوا اسکے **فصل جان تو کہ خوشی اور سرور**

اور آنکھہ کی روشنی اور خوشدلی جو نماز میں حضرت پاتے کسی عبادت

مین اور کسیوقت مین نہ پاتے اور فرماتے جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی

الصَّلٰوۃِ اور فرماتے اَرِحْنَا یَا بِلَالُ بِالصَّلٰوۃِ اور باوجود اسکے

رعایت مقتدیون کے حال کی آپ سے فوت نہ ہوتی اور سنتے کسی

لڑکی کی آواز کے نماز ہلکی پڑھتے اور کبھی کوئی لڑکا نماز مین حضرت سے

متعلق ہوتا اسکو اوٹھا لیتے اور کندھے مبارک پر اپنے رکھتے اور کبھی

حسین رضی اللہ عنہ آتے اور سجدہ مین مبارک پیٹھہ پر حضرت کی بیٹھتے

انکے لئے سجدہ دراز کرتے اور کبھی نماز مین ہوتے عایشہ رضی اللہ عنہا آتین

اور دروازہ بند ہوتا کئی قدم چلتے اور دروازہ کھولتے اور کبھی کوئی نماز

کی حالت مین حضرت پر سلام کرتا اشارے سے اسکو جواب فرماتے اور

یہ تھا کہ اسطرح کہ ہتھیلی ہاتھہ کی اوپر ہوتی اور کبھی مبارک سر کی اشارہ

فرماتے اور کبھی عایشہ نماز مین سامنے سوتی ہوتین وہ سجدے کے وقت

ہاتھہ پاؤن پر لٹکے رکھتے تاکہ عایشہ سجدہ کی جگہ خالی کرین اور پاؤن کو

سمیٹتین اور کبھی منبر پر ابتدا سجدہ کی آتی منبر سے اترتے اور زمین

پر سجدہ کرتے اور پھر جاتے اور ایکبار دو لڑکیان بنی عبد المطلب سے لڑا

اور رہا تھا پاس کرتی تہین جب نزدیک حضرت سے ہوئین انکو دونوں

ہاتھہ سے پکڑ لیا اور ایک کو دوسرے سے جدا کر دیا اور نماز مین سیتا

اور وقت حاجت کی کھنکارتے اور کبھی برہنہ نماز ادا فرماتے اور

کبھی جوتی پہنے اور فرماتے صَلُّوْا فِیْ نِعَالِکُمْ خِلَافًا لِلْیَھُوْدِ

اور کبھی ایک کپڑے ہی میں نماز گزارتے اور کبھی دو کپڑے وغیرہ میں اور قنوت
نماز صبح میں کبھی پڑھتے اور کبھی نہیں محدثین کہتے ہیں پڑھنا قنوت
کا نماز صبح میں سنت ہے اور چھوڑ دینا بھی سنت اور ساتھ اسکے ہمیشہ
پڑھنے والے پر انکار نہیں کرتے ہیں اور بدعت نہیں گنتے اور غافل
کو اسکے مخالف سنت نہیں بولتے اور ایسا ہی ترک کو اسکی بدعت نہیں
جانتے اور تارک کو اسکے مخالف سنت کا نہیں کہتے بلکہ کہتے ہیں مَنْ
قَنَتَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ تَرَکَ فَقَدْ اَحْسَنَ اور دلیلیں طرفین
سے بہت ہیں لیکن جب مقصود ثبوت کے طریقہ کا بیان ہے اسی پر قصر
کیا جاتا ہے **فصل بیان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بھولنے کی نماز میں** نعمتوں میں سے حق تعالیٰ کی امت محمدی پر
ایک یہ تھی کہ کبھی پیغمبر خدا سہو کرتے نماز میں تاکہ امت پیروی کرے
حضرت کی اس راہ میں کہ نکالیں اور سہو کے وقت فرماتے اِنَّمَا اَنَا
بَشَرٌ مِثْلُکُمْ اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا نَسِیْتُ فَذَکِّرُوْنِیْ
اور فرماتے اِنَّمَا اُنَسّٰی اَوْ اَنْسٰی لِاَسُنَّ یعنے مجھی فراموشی کروائی
ہیں تاکہ راہ نکالوں اسکی جو بارے میں سہو کے مقرر ہوا **سہو اول**
بخاری مسلم میں ثابت ہوا کہ نماز ظہر میں تھے اور پہلا تشہد شروع نکیا
اور کھڑے ہوگئے صحابہ رضی اللہ عنہم نے تسبیح کہی حضرت نے اشارہ
فرمایا ہاتھ سے کہ کھڑے ہو اور جب دوسرا تشہد تمام کیا دو سجدے کئے اسکے بعد
سلام پھیرا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی فراموش کرے نماز سے جو نماز کے
رکن کی چیز نہ ہو دو سجدہ سہو کرے اور معلوم ہوا کہ جب شروع کیا رکن
کو رجوع نکرے فراموش کی ہوئی چیز کی طرف **سہو دوسرا** اور دوسرا

دوسری رکعت میں بہت ... آپ ... باتین کین اور زیادہ کیا
اور سلام فرمایا اور بعد سلام کے دو سجدے دئیے دونون کے درمیان تکبیر
فرمایا اور بعد سجدے کے دوسری بار سلام دیا سہو تیسرا اور مسند امام
احمد مین مذکور ہے کہ ایکروز حضرت نے نماز پڑہی اور نماز سے باہر آگئے اور
ایک رکعت رہ گئی تہی جب مسجد سے نکلے طلحہ بن عبید اللہ ساتھ تھے
اور کہا یا رسول اللہ آپنے ایک رکعت فراموش کی مسجد کو پھر گئے اور
بلال کو فرمایا اقامت کہی اور ایک رکعت ادا کی اور سلام دیا اور
سہو چوتھا ایکبار نماز ظہر کی پڑہی اور ایک رکعت زیادہ کی صحابہ
نے کہا ایک رکعت نماز مین زیادہ ہوئی فرمایا کیونکر کہا پانچ رکعتین پڑہین
آپنے اسوقت دو سجدے سہو کے کئے اور سلام پھیرا اور اسی پر اقتصار کیا
سہو پانچوان ایکدفعہ عصر کی نماز کی تین رکعتین پڑہین اور گھر کو
صحابہ پیچھے پیچھے گئی اور خبر کی مسجد مین پھر آئے اور ایک رکعت ادا
کی اور سلام دیا بعد سلام کے دو سجدے کئے اور دوبارہ سلام دیا یہ
پانچ موضع مروی ہین جہان سہو کیا حضرت نے نماز مین تمام عمر مین
اور سوای اسکے ثابت نہین ہوا اور بعضی موقع مین سجدہ سہو کی
سلام سے کیا اور بعضون مین بعد سلام کے امام شافعی سب کو پہلے سلام
کے کرتے ہین اور امام ابو حنیفہ رح سب کو بعد سلام کے کرتے ہین اور امام
مالک رح جو سہو کہ نقصان ہی اسمین سجدہ پہلے سلام کے کرتے ہین اور جو سہو
کہ زیادت سے نماز مین بعد سلام کے اور امام احمد کہتے ہین جس جگہ کہ سجدہ
پہلے سلام کے کیا وہین چاہیے اور جس جگہ کہ بعد سلام کے کیا وہین
چاہیے اور سوای ان اقسام کے سلام کے پہلے کرے اور داود ظاہری

کہتے ہین کہ سجدہ سہو نکرے کوئی مگر اس پانچ جا مین کہ پیغمبر خدا نے سجدہ
کیا اور غیر مین بہی اگر سہو کرے سجدہ سہو کرے لیکن نماز مین حضرت کو شک ہرگز نہ تہا
لیکن فرماتے اگر کوئی شک کرے بنا یقین پر رکہی اور شک کو اعتبار نکرے اور پہلے
سلام سجدہ سہو کرے اور امام ابو حنیفہ رح کہتے ہین کہ اگر غالب گمان کہی بنا اسپر کرے اور
امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رح کہتے ہین ہر صورت بنا یقین پر رکہے

فصل حضرت نماز مین آنکہہ کہلی رکہتی بند نکرتے جیسا کہ بعض
عابد نما عادت رکہتے ہین اور حدیث مین انس کی کہ بخاری اپنی صحیح مین
لایا ہے ایسا ہے کہ فرمایا عایشہ رض کی پاس ایک پردہ تہا جس سے اپنے
گہر کے ایک کونے کو ڈہانپتے تہین فرمایا یہہ پردہ دور کر ہمیشہ اس پردہ
کی تصویرین میرے سامنے رہتی ہین اور حدیث مین بخاری مسلم کے
عایشہ رض سے مروی ہے کہ حضرت نے کپڑا نقشدار پہنا اور نماز مین نقشون
پر اس کپڑے کے نگاہ کی جب نماز سے فارغ ہوئے فرمایا کہ یہہ کپڑا ابی
جہم کے پاس لیجاؤ اور فرمایا کملی انبجانی میرے واسطے لاؤ کہ نقش اس
کپڑے کے نماز مین مجہے پراگندہ خاطر کرتے ہین اور حدیث جنت اور
دوزخ دیکہنے کی نماز مین اور ہاتہہ لنبا کرنے کی تا کہ بہشت کی میوہ کا خوشہ
تناول فرماوین اور حدیث سلام کا جواب دینے کی اشارے سے ہاتہہ
کے اور حدیث شیطان کے حایل ہونے کی اور پیغمبر صلعم کے پکڑنے
کی اسکو اور گلا دابنے کی یہہ سب دیکہنا آنکہہ سے تہا دلیل ہے اسپر
کہ آنکہہ بند کرنا نماز مین نہ تہا لیکن اگر کسیکو آنکہہ کہولنے سے
نماز مین خاطر پریشانی حاصل ہو بند کرنا آنکہہ کا اسکے حق مین
مکروہ نہین بلکہ مستحب ہے **فصل** حضرت جب نماز سے

سلام پھیرتے تین بار فرماتے أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ
السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اور اوٹھ جاتے اور حجرے کی طرف پھر جاتے اور بعضی صحیح حدیثوں
مین وارد ہے کہ پیچھے ہر فرض کے فرماتے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ
لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا
مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ
الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُونَ اور سنن ابی داؤد مین امیر المومنین علی رضی
اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت سلام نماز کا پھیرتے فرماتے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ
وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ
الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اور مسند مین امام احمد کی
مروی ہے زید بن ارقم سے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پیچھے ہر نماز
کے فرماتے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّكَ
أَنْتَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ
كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلَّهُمْ
إِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اجْعَلْنِي مُخْلِصًا

لَكَ وَاَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ مِّنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَا ذَا
الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ اَللّٰهُ
الْاَكْبَرُ وَمَا اللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ
اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ
اَللّٰهُ الْاَكْبَرُ **اور حضرت فرماتے** کئی باتیں ہیں ایک یہ
کہ جو کوئی کہی پیچھے ہر نماز کی ہرگز نو مید نہو سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار
اَللّٰهُ اَكْبَرُ تینتیس بار اور تمام کرے کو سو بار کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور ایک دوسری روایت میں ہے اَللّٰهُ اَكْبَرُ
چونتیس بار وسی کے ساتھ سو تمام ہوئے اور دوسری روایت میں
سُبْحَانَ اللّٰهِ پچیس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پچیس بار اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ
پچیس بار اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پچیس بار اور ایک
روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ دس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار اور ایک
دوسری روایت میں صحیح مسلم کی سُبْحَانَ اللّٰهِ گیارہ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
گیارہ بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ گیارہ بار یہہ ملکر تینتیس بار ہوتے ہیں اور بعضی
عالم کہتے ہیں کہ یہہ روایت مقرر تفسیر ہے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
کی بعضی روایات کی جسے جو یہہ ہے تُسَبِّحُوْنَ وَتَحْمَدُوْنَ وَ
تُكَبِّرُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ اور یہہ تفسیر
ایک وہم ہے کیونکہ مراد وہ ہے کہ ہر کلمہ کو تینتیس بار کہو اور **فرمائی**
جو کوئی پیچھے نماز صبح کے پہلے بات کہنی سے دس بار کہے لَآ اِلٰهَ

الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد یحیی
ویمیت وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر دس گناہ اور بدیان
محو کرتے ہین اور دس درجے اسکے بلند کرتے ہین اور قیامت کی
پناہ میں اللہ کی رہیگا مکروہات اور شیطان کے شر سے حراست میں رہیگا
اور کسی گناہ کو طاقت نہوگی کہ اوسے پائے اس دن میں مگر شرک خدا
تعالیٰ کے ساتھ اور الیا فرمایا لکن ینبغ لذنب ان یدرکہ
فی ذلک الیوم الا الشرک باللّٰہ تعالیٰ اور مسند امام احمد
میں ثابت ہے روایت سی ام سلمہ کی انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
علّم ابنتہ فاطمۃ لما جاءت تسألہ الخادمۃ ان
تسبحی اللّٰہ عند النوم ثلثا وثلثین وتحمدہٗ ثلثا و
ثلثین وتکبرہ ثلثا وثلثین واذا صلیت الصبح ان
تقولی لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک
ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیءٍ قدیر عشر مرات
وبعد صلٰوۃ المغرب عشر مرات اور صبح کی نماز کی
پیچھے فرماتے اللّٰھم اصلح لی دینی الذی ھو عصمۃ
امری واصلح لی دنیای التی جعلت فیھا معاشی واصلح
لی اخرتی التی فیھا معادی واجعل الحیٰوۃ زیادۃ لی
فی کل خیر واجعل الموت راحۃ لی من کل شر
اللّٰھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ
بعفوک من نقمتک واعوذ بک منک لا مانع
لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد

مِنكَ الجَدُّ ابو ایوب انصاری نے کہا جب نماز پڑھتا
تھا مین پیچھے پیغمبر خدا کی کسی وقت مین تھا کہ بعد سلام کے فرماتے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَذُنُوبِي كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِي
وَاَحْيِنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ
اِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا
فَاِنَّهُ لَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ اور فرمایا پیغمبر خدا نے
صلعم اِذَا صَلَّيْتَ الصُّبْحَ فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تَتَكَلَّمَ اَللّٰهُمَّ
اَجِرْنِي مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ يَوْمِكَ
كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ جَوَارًا مِنَ النَّارِ وَاِذَا صَلَّيْتَ الْمَغْرِبَ
فَقُلْ قَبْلَ اَنْ تَتَكَلَّمَ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِي
مِنَ النَّارِ فَاِنَّكَ اِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ كَتَبَ اللّٰهُ لَكَ
جَوَارًا مِنَ النَّارِ یہ حدیث صحیح ابن حبان مین ہے اور سنن
نسائی مین لایا ہے روایت سے ابی امامہ کی مَنْ قَرَءَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ
زاد الطبرانی وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوبَةٍ
لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ اِلَّا اَنْ يَمُوتَ وَفِي رِوَايَةٍ
اِلَّا الْمَوْتُ اور اس حدیث کو دوسری جماعت نے سوائے نسائی کے روایت
کیا ہے جیسی طبرانی اور رویانی اور دارقطنی اور ابن حبان اور سوا انکے
اور بعضی حفاظ کہتے ہین کہ صحیح ہے اور ابن جوزی نے موضوعات مین ذکر کیا
ہے اور حفاظ اکبر اس سبب سے طعن کرتے ہین اور ابن جوزی دلیل لایا ہی
ساتھ ضعف محمد بن حمیر کے جو راوی حدیث کا ہے اور اس شخص کو بخاری
نے عادلون مین داخل کیا ہے اور یحیی بن معین نے جو کسوٹی راویون کی ہے

اسکی عدالت مین اور معجم طبرانی مین ہے مَنْ قَرَءَ آیَةَ
الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ کَانَ فِیْ ذِمَّۃِ
اللّٰہِ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْاُخْرٰی اور اس حدیث کو صحابہ کی ایک جماعت
نے روایت کیا ہے انمین سے امیر المومنین علی ؓ اور جابر بن عبد اللہ اور
عبد اللہ بن عمر اور انس بن مالک اور مغیرہ بن شعبہ اور ابو امامہ ہین
اختلاف حدیث کی طریقون اور مخرجونکا دلالت کرتا ہے اسپر کہ اس حدیث
کا کوئی اصل صحیح ہے موضوع نہین اور عقبہ بن عامر رضؓ نے روایت کی
اور کہا اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلعم اَنْ اَقْرَءَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ
دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ اور یہہ حدیث نہایت درجی مین صحت کی ہے
اور وصیت کی پیغمبر خدا ؐ نے معاذ کو کہ بعد ہر نماز کے کہی اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ
عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ اور معجم طبرانی
مین ہے حدیث جابر سے کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ثَلٰثٌ مَنْ
جَاءَ بِھِنَّ مَعَ الْاِیْمَانِ دَخَلَ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَ
وَزُوِّجَ مِنَ الْحُوْرِ الْعِیْنِ حَیْثُ شَاءَ مَنْ عَفٰی عَنْ قَاتِلِہٖ وَ
اَدّٰی دَیْنًا خَفِیًّا وَقَرَءَ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ عَشَرَ
مَرَّاتٍ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَوْ
اِحْدٰیھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اَوْ اِحْدٰیھُنَّ اور بعد نماز
صبح کے فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ لَا اَسْتَطِیْعُ دَفْعَ مَا
اَکْرَہُ وَلَا اَمْلِکُ نَفْعَ مَا اَرْجُوْ وَاَصْبَحَ الْاَمْرُ بِیَدِ غَیْرِیْ وَ
اَصْبَحْتُ مُرْتَھِنًا بِعَمَلِیْ وَلَا فَقِیْرَ اَفْقَرُ مِنِّیْ اَللّٰھُمَّ لَا تُشْمِتْ

بِیْ عَدُوِّیْ وَلَا تَسُوْءْ بِیْ صَدِیْقِیْ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتِیْ
فِیْ دِیْنِیْ وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّیْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِیْ وَلَا
تُسَلِّطْ عَلَیَّ مَنْ لَّا یَرْحَمُنِیْ اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ
اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیٰی وَبِکَ نَمُوْتُ اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ
اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ
الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ هٰذَا الْیَوْمِ فَتْحَهٗ وَنَصْرَهٗ وَنُوْرَهٗ وَ
بَرَکَتَهٗ وَهُدَاهُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا فِیْهِ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ
فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ
اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ
عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
بِکَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ
وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَةِ
الدَّیْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ
وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ

فصل

بیان مین سنن رواتب کی نمازسی جسپر ہر روز مداومت کرتے جب گھر مین رہتے دس رکعت فوت نہوتی

دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے اور دو رکعت پہلی ظہر کے فرض سے اور
دو رکعت بعد اسکے اور دو رکعت بعد فرض مغرب کی اور دو رکعت
بعد فرض عشا کے اور دو رکعت نماز بعد فرض ظہر کے کسیوقت فوت
ہوئی ہے بعد عصر کی اسکو قضا کیا اور ہمیشہ بعد عصر کے دو رکعت پڑھا کیے

اور یہہ بات خصائص سے حضرت کی تہی اور غیر کے حق مین مکروہ ہے
اور کبہی پہلے ظہر کے چار رکعت پڑہتے اور عبارت بخاری کی یہہ ہے کان
لا یدع اربعا قبل الظہر و رکعتین قبل الغداۃ اور علما نے
اس حدیث کی دو تاویلین کی ہین ایک یہہ کہ جب سنت ظہر کی گہر
مین پڑہتے چار رکعت پڑہتے اور جب مسجد مین ہوتے دو رکعت
ادا کرتے اور دوسری یہہ کہ چار رکعت ایک نماز تہی بالاستقلال
جو حضرت بعد آفتاب ڈہلنے کے ادا کرتے اور فرماتے کہ ہذہ ساعۃ
تفتح فیہا ابواب السماء و احب ان یصعد لی فیہا
عمل صالح اور عبد اللہ بن مسعود بعد زوال کے آٹھ رکعت پڑہتے
اور فرماتے انہن یعدلن بمثلہن من قیام اللیل
اور بعضے بزرگ کہتے ہین بہید اسمین گویا یہہ ہے کہ یہہ دونون وقت
وقت نزول رحمت کی ہین کیونکہ دروازے رحمت بعد زوال کے کہلتے
ہین اور زوال آدہا دن ہو چکنے بعد ہے اور نازل ہونا رحمت الہی کا
رات مین بعد آدہی رات کی ہے اور جب دونون وقت مقام نزدیکی اور
رحمت کے ہین پس مناسبت ظاہری حاصل ہے دونون وقتون کے
درمیان اور مسند امام احمد و سنن و نسائی و ترمذی مین مروی ہے
من حافظ علی اربع رکعات قبل الظہر و اربع بعدہا
حرمہ اللہ علی النار اور یہہ چار رکعتین دو سلام سے ادا کرتے
ہین اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہا کان النبی یصلی
قبل الظہر اربع رکعات یفصل بینہن بالتسلیم علی
الملئکۃ المقربین و من تبعہم من المسلمین

دِ مُؤمِنِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِیُّ مُحَسِّناً امرت کیا ہمکو ہمہ

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ پیغمبر

خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز سولہ رکعت سنت ادا فرماتے چار رکعت پہلے

ظہر کے اور دو بعد اسکے اور چار پہلے عصر کے اور چار رکعت ضحٰی کے وقت

دو رکعت صبح کو بسبب مشہور ہونیکے ذکر نکیا اور مغرب کی دو سنت اور عشا

کی دو سنت یہہ رات کی سنتین ہین اور یہان مذکور دن کی سنتونکا ہے

اور یہہ روایت ایک ٹکڑا ہے لنبی حدیث کی لیکن علمانے سند مین

اسکی کلام کیا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین پیغمبر نے

فرمایا رَحِمَ اللّٰہُ امْرَءً اصَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعاً اور ابن

حبان نے اس حدیث کی تصحیح کی اور دو رکعت پہلے مغرب کی بعضے

صحابہ رضی اللہ عنہ گزارتے تھے اور حضرت نے منع نکیا اور صحیحین مین

ثابت ہی کہ فرمایا صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ قَالَ فِی الثَّالِثَۃِ لِمَنْ شَاءَ

کَرَاھَۃَ اَنْ یَّتَّخِذَھَا النَّاسُ سُنَّۃً ادا کرنا اسکا اچہا ہے اور مستحب

لیکن مسجد مین واجب نہین تمام رواتب یعنی سنتین حضرت اپنی گہر مین ادا کرتے

تہے خصوصاً دو رکعت سنت بعد مغرب کے کہ کبہی مسجد مین نہ گزارین اور اسی سبب

علما کو اس جا ہی خلاف ہے کہ اگر کوئی دو رکعت سنت مغرب کی مسجد مین ادا کرے

یہہ ادا کرنا کفایت ہے یا نہین بعضے کہتے ہین نہین اور امام مروزی کہتا ہے

جو پڑہے دو رکعت نماز بعد مغرب کی مسجد مین ہوگا گنہگار اور ابو ثور

کہتا ہے کہ وہ گنہگار رہی اور سبب اوسکی گنہگاری کا یہہ ہے کہ پیغمبر خدا نے

حکم کیا اور فرمایا اِجْعَلُوْھَا فِیْ بُیُوْتِکُمْ اور نزدیک اکثر علما کی کافی

ہے مگر ترک اولی ہے اور مغرب کی سنت مین دو چیزین سنت ہین ایک یہ

کے درمیان سنت اور فرض کے بات نہ کہی کیونکہ حدیث میں آیا ہے مَنْ
صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ یعنی قبل ان
یتکلم رُفِعَتْ صَلٰوتُہٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ دوسری سنت یہہ
کہ گہر میں ادا کرے پیغمبر صلعم مسجد میں بنی عبد الاشہل کے آئے اور نماز
مغرب کی پڑہی جب فارغ ہوئے دیکہا کہ اس گہر کے لوگ مسجد میں
نماز کی طرف مشغول ہوئے فرمایا ہٰذِہٖ صَلٰوۃُ الْبُیُوْتِ اور عبارت
میں ابن ماجہ کی ہے اِرْکَعُوْا ھَاتَیْنِ فِیْ بُیُوْتِکُمْ حاصل
کلام یہہ کہ عادت حضرت رسالت پناہ کی صلعم یہہ تہی کہ تمام سنت اور
نفل گہر میں گزارتے مگر کسی سبب سے فرمایا کرتے اَیُّھَا النَّاسُ صَلُّوْا
فِیْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّ اَفْضَلَ صَلٰوۃِ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ
اور صبح کی نماز کی سنتوں کی اسقدر حفاظت کرتے تہے کہ سفر میں بہی
اسپر ہمیشگی کرتے اور مروی نہیں کہ سفر میں کوئی سنت اپنے پڑہی ہو
سواے سنت فجر اور نماز وتر کے اور علما کو دو قول ہیں افضل ہونے میں
فجر کی سنت اور نماز وتر کے بعضی کہتے ہیں کہ سنت فجر موکدہ زیادہ ہے
اور زیادہ ہمیشگی کی گئی ہے عمل میں اور جیسا کہ وتر بعضون کے نزدیک
واجب ہے سنت فجر کی بہی بعضون کے نزدیک واجب ہے اور بعضے بزرگوار
کہتے ہیں فجر کی سنت شروع عمل ہے اور وتر ختم عمل کا نسور قصد اور
اہتمام حال پر دونون کے خرچ کیا گیا ہے اور اسی سبب سی نماز میں سورہ
اخلاص دونون نماز میں پڑہنا شروع ہوا سورہ قل یا ایہا الکافرون کے
ساتہہ یہہ دونون سورتین جامع ہیں توحید علمی اور عملی اور توحید معرفت
اور ارادت اور توحید اعتقاد اور قصد کو جیسا کہ کتاب جامع الاصول سورہ اخلاص نے

فضایل سورۃ الاخلاص مین ہمنے بیان کیا ہے **فصل** حضرت صبح کی دو رکعت سنت نماز پڑھکے داہنا بازو زمین پر رکھتے اور ایک لحظہ آرام کرتے اور جامع ترمذی مین ہے کہ فرمایا اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی جَنْبِہِ الْاَیْمَنِ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ وَّ غَرِیْبٌ اور ابن حزم کہتا ہے فرض ہے یہہ کروٹ سونا نمازی پر یہانتک کہ اگر یہہ سونا سنت فرض کے درمیان ترک کریگا تو فرض نماز اسکی باطل ہوگی اور بعضے عالمون نے تائید مین اس مذہب کی ایک مجلد تصنیف کیا ہے اور ایک جماعت مشایخین طریقت مین سے اس قول کے قایل ہین جیسے صاحب فتوحات اور سوا اسکے اور ایک جماعت علما کی قایل اس قول کی کراہیت کی ہین اور اسے بدعت کہتے ہین اور بہت سے علما سیدہی راہ بیچ کی چلے ہین اور اسکے مستحب ہونے کی قایل ہین اور امام مالک کہتے ہین کہ اگر واسطے آرام کے کروٹ پر لیٹے تو اچھا ہے اور سونے مین داہنے پہلو پر سر یہہ ہے کہ نیند غلبہ نکرے گی کیونکہ دل بائین طرف لٹکا ہوا ہے اگر بائین کروٹ پر لیٹے تو دل قرار پائیگا اور آرام غالب کریگا نیند زور سے آجائیگی اور جب داہنی کروٹ سوئیگا دل اپنے آرام کی جگہ ڈہونڈہتا رہے گا اور بیآرامی مین گریگا جلدی آنکھہ نہ لگے گی اور لگے گی تو بیہوشی سے نہین اور اسی سبب سے اطبا بائین کروٹ سونا پسند کرتے ہین خوب راحت حاصل کرنے کو اور اصحاب شرع سونے کو داہنے کروٹ پر اختیار کرتے ہین اور حاصل یہہ کہ سونا داہنی طرف دل کو نفع دیتا ہے اور بائین طرف بدن کو

فصل رات کو اوٹھنے کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہے کہ رات کو اوٹھنا حضرت رسالت پر فرض تہا یا سنت دونو

گروہون کی دلیل ایک ہے اور وہ آیت قرآن کی ہے وَمِنَ اللَّیْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ایک جماعت کہتی ہے یہ آیت صاف تہجد کے واجب ہونے کی بیان مین اور ایک جماعت کہتی ہے صاف حکم ہے رات کو اوٹھنے کا اور تہجد پڑھنے کا جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا یَا أَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ اللَّیْلَ اور کوئی ناسخ صریح نہ آیا اور لفظ نافلة کا اگر مراد اس سے نفل ہوتی تو لفظ لک کہ خصوصیت کہتا ہے حضرت کے ساتھ مذکور نہ ہوتا بلکہ معنی نافلہ کی زیادتی ہے اور زیادتی جبتک کہ ثقہ نہین ہوتی دلالت نفل پر نہین کرتی اور مراد لفظ نافلہ سے زیادتی درجون کی ہے اسی سبب سے مخصوص ہوا لفظ نافلہ کا ساتھ حضرت کی کیونکہ اور عبارات کا حق مین حضرت کی غیر مستحب ہے اور [illegible] ہوگا لیکن حضرت کے حق مین کہ مغفور مطلق ہین درجون کی زیادتی اور مرتبون کی بلندی ہے مجاہد کہتا ہے کہ حضرت کی غیر کے لئے نفل نہین بلکہ [illegible] ہوگا اور نفل خاص حضرت کے لئے اور حضرت نبوت صلعم کسی حال مین تہجد کا اوٹھنا ترک نفرماتے اور گھر سفر دونون مین اسپر محافظت کرتے اگر کسی بیماری کے سبب سے یا بسبب نیند کے غلبے رات کو اوٹھنا ہو سکتا دن کو بارہ رکعت نماز بدل اسکے پڑھتے اور رات مین تیرہ رکعت سے زیادہ نگذارتے اور کبھی گیارہ رکعت پر بس کرتے اور پانچ رکعت آخر کی ایک سلام سے ادا کرتے اور بعضے عالم حدیث کی کہتے ہین کہ زیادہ گیارہ رکعت سے نہتی روایت تیرہ رکعت کی صحیح ہے لیکن مراد اس سے سنت فجر ہے اور عایشہ رض کی حدیث مین یون بیان کیا گیا ہے کہ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی بِاللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشَرَ رَکَعَاتٍ بِرَکْعَتَی

۴۴

الفجر وقال الشعبي سألت ابن عباس وابن عمر عن
صلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالا
ثلث عشرة منها ثمان ويوتر بثلاث وركعتين
بعد الفجر اور صحیحین میں دوسری روایت صریح اس باب میں آئی ہے
کہ تیرہ رکعت نماز حضرت کی سواے سنت صبح کی تھی عن ابن عباس
انه بات في بيت خالته ميمونة فقام النبي صلى الله عليه
وسلم من الليل فصلى ركعتين ثم ركعتين ثم
ركعتين ثم ركعتين ثم ركعتين ثم اوتر ثم
اضطجع حتى جاءه المؤذن فقام فصلى ركعتين خفيفتين
ثم خرج فصلى الصبح اور دوسرے روایت میں ہے صلى ثلث
عشرة ركعة ثم نام حتى نفخ فلما تبين له الفجر
صلى ركعتين خفيفتين اور اتفاق ہوا علما کا گیارہ رکعت
پر اور پچھلی دو رکعت میں اختلاف پڑا بعضے اسکو سنت فجر کی نہیں
جانتے اور بعضی جانتے ہیں اور جب اس عدد کو فرائض و سنتوں کے
ساتھہ ملا دی تو کل گنتی پیغمبر کی نماز کی رات دن میں چالیس رکعت
ہوئی ہے کہ حضرت اسکو ہمیشہ حفاظت کی ساتھہ ادا کرتے سترہ رکعت
فرض اور دس رکعت یا بارہ سنت معمولی یعنے ہر نماز فرض کے پیچھے اور گیارہ
یا تیرہ رکعت رات کی یہہ سب چالیس رکعت ہوئی ہیں اور جو زیادہ آیا
پڑھتے کسی سبب سے تھا جیسے آٹھہ رکعت نماز مکہ کے فتح کے دن ادا کی
اور جیسے نماز چاشت کی کہ جب سفر سے پھر کر گھر پہونچتے ادا کرتے اور
جیسے دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی اور جیسے وہ دو رکعت کہ کسی کے ملاقات

کو جاتے اسکے گھر مین بیٹھتے اور اوسکا ان نمازون کی سوحتی کے طلب
کرنیوالی کو چاہیئے کہ پیروی حضرت کی کرے اور اس چالیس رکعت کو پھر
کسی وقت مین قصدًا چھوڑ نہ دے اور عمر بھر اسپر مواظبت کرے کہ بیشک
نیکیون کے دروازہ کھلنی کا اور ہمیشگی کی مراد پانے کا سبب ہو جو کوئی
اکرم الاکرمین کا دروازہ انگلی سے طلب ادب کی حضرت کی طور پر اتباع
کے ساتھہ ہر روز چالیس بار کھٹکھٹایا کرے بہت جلد نیکبختی کا دروازہ

اوسپر کھل جاوے **فصل** جب آدھی رات گزر جاتی حضرت اوٹھتے

اور کبھی آدھی رات سے پہلے اور کبھی جب مرغ بانگ دیتا اور مرغ اکثر
آدھی رات کی بعد بانگ دیتا ہے اور جب سو اوٹھتے دست مبارک
آنکھہ پر ملتے اور مسواک کرتے پھر وضو کرتے اور مسواک کرتے وقت یہ
آیۂ آخر سورہ آل عمران سے پڑھتے اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ
وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیَاتٍ لِاُولِی الْاَلْبَابِ
آخر سورہ تک پڑھتے اور ہلکی دو رکعتون کے ساتھہ نماز شروع کرتے
اور امت کو بھی ہلکی پڑھنے کا حکم فرماتے کہ اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ مِنَ
اللَّیْلِ فَلْیَفْتَتِحْ صَلٰوتَهٗ بِرَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ اور رات کے
اوٹھنے کی کیفیت صحیح حدیثون مین آٹھہ طور پر آئی ہے اور ان آٹھہ
طریقون مین سے ایک طور پر ہمیشگی کرنے مین اور کرنے مین ہر طور کے
مختلف وقتون مین علیحدہ مختار ہے پہلا طور جو مذکور ہے حدیث مین
ابن عباس سے مروی ہے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
اِسْتَیْقَظَ فَتَسَوَّکَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْ خَلْقِ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیَاتٍ

لأولي الألباب فقرأ هؤلاء الآيات حتى ختم السورة
ثم قام فصلى ركعتين واطال فيهما القيام والركوع
والسجود ثم انصرف فنام حتى نفخ ثم فعل ذلك
ثلث مرات ست ركعات كل ذلك يستاك ويتوضأ
ويقرأ هؤلاء الآيات ثم اوتر بثلث فاذن
المؤذن فخرج الى الصلوة وهو يقول اللهم اجعل
في قلبي نورا وفي لساني نورا واجعل في سمعي نورا
واجعل في بصري نورا واجعل في خلفي نورا ومن
امامي نورا واجعل من فوقي نورا ومن تحتي نورا
اللهم اعطني نورا اور یہہ روایت مسلم کی ہے اور پہلی دو رکعت
ہلکی پڑہنے کا مذکور اسمین نہین اور جواب اسکا دو طور سے کہتے ہین ایک
یہہ کہ کبھی شروع کی دو رکعت ہلکی پڑہتے اور کبھی نہین دوسرا یہہ کہ عائشہ
رضی اللہ عنہا حال حضرت کی رات کو اوٹہنے کا خوب جانتی تہین
شاید جو کچہہ عائشہ نے یاد کیا ابن عباس سے جاتا رہا ہو **دوسرا**
طور موافق عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کے یہہ ہے کہ حضرت پہلی
ہلکی دو رکعت پڑہتے اور بعد اسکے درازی نماز مین کرتے اور دس رکعت
پانچ سلام سے ادا کرتے اور وتر ایک رکعت ایک سلام سے **تیسرا طور**
تیرہ رکعت سواے دو رکعت سنت صبح کے پڑہتے **چوتھا طور**
آٹہہ رکعت چار سلام سے پڑہتے اور پانچ رکعت وتر درمیان مین
کہین نہ بیٹہتے ایک سلام اور ایک تشہد سے ادا کرتے **پانچوان طور**
نو رکعت ملا کر آٹہہ رکعت پے درپے پڑہتے اور صرف آٹہوین رکعت مین

بیٹھکر تشہد اور دعا پڑھکر اوٹھتے اور ایک رکعت پڑھکر بیٹھتے اور تشہد پڑھتے
اور سلام پھیرتے اور بعد اسکے اوٹھتے اور دو رکعت بعد الوتر ادا کرتے
چھٹا طور سات رکعت ایک سلام سے ادا کرتے چھ رکعت پیا پی
پڑھکر بیٹھتے اور سلام نہ پھیر کر اوٹھتے ساتوین رکعت پڑھکر سلام پھیرتے
اور بعد ان سات رکعت کی دو رکعت بیٹھکر ادا کرتے **ساتوان طور**
ہر دو گانے پر سلام پھیرتے اور آخر مین تین رکعت ایک سلام سے پڑھتے
حافظ حدیث کی اس روایت پر طعن کرتے ہین کیونکہ صحیح ابن حبان مین
سند صحیح سے آیا ہے لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ اَوْتِرُوا بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ وَلَا
تُشَبِّهُوا بِصَلٰوةِ الْمَغْرِبِ اور حدیث مین عایشہ رضی اللہ عنہا کی
آیا ہے صحیح اسنادسی کہ آخر کی دو رکعت مین سلام پھیرتے بعد اسکے
ایک رکعت پڑھتے امام احمد سے پوچھا کسینی کہ وتر کے حق مین کیا کہتی
کہا اَکْثَرُ الْحَدِیْثِ وَاَقْوَاہُ رَکْعَةٌ فَاَنَا اَذْهَبُ اِلَیْهَا دوسری
بار پوچھا لوگون نے کہا یُسَلِّمُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ وَاِنْ لَّمْ یُسَلِّمْ
رَجَوْتُ اَنْ لَّا یَضُرَّهٗ اِلَّا اَنَّ التَّسْلِیْمَ اَثْبَتُ **آٹھوان**
طور نسائی کی سنن مین حذیفہ رض روایت کرتا ہے کہ رمضان المبارک
کے مہینے مین پیغمبر خدا کے ساتھ مینے نماز پڑھی پیغمبر رات کی نماز
رکوع مین دیر کی قیام کے برابر یہ تسبیح کہتے تھے سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْعَظِیْمِ بعد اسکے بیٹھے اور فرماتے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ اور دوسرے
تھے اسکو جب چار رکعت نماز اسطرح ادا کرچکے بلال نے صبح کی اذان
کہی اور صبح کی نماز کے واسطے پیغمبر کو بلایا یعنا آٹھ طور قیام من
رات کی پیغمبر سے ثابت ہوئے ہین وتر کو کبھی اول رات مین ادا کرتے

آدھی کبھی رات کی درمیان مین اور اکثر پچھلی رات مین اور کبھی تمام رات اسی آیت
کو دوہرایا کرتے إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ
لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔ اور پیغمبر خدا رات کو تین طرح سے نماز
پڑھتے تھے اول یہہ کہ ساری نماز کھڑے ہوکر ادا کرتے اکثر تو یہی تہا دوسرے
یہہ کہ تمام رات بیٹھکر ادا کرتے اور رکوع بھی بیٹھے ادا کرتے تیسرے یہہ کہ
بیٹھے ساری قراءت ادا کرتے جب تھوڑی باقی رہجاتی کھڑے ہوتے تب
رکوع کرتے یہہ تین صورتین حدیث سی صحیح ہوئی ہین لیکن وہ حدیث
جو آئی ہے کہ آنحضرت کی بیٹھنے کی شکل بیٹھکر نماز ادا کرنے کی حالت مین
چار زانو تھی حدیث یاد رکھنے والون نے اسپر طعن کیا ہے اور بعضی راوی پر
اسکے خطا کا گمان ہے **فصل دو رکعت نماز کے بیان مین**
بعد وتر کے دو رکعت جو بعد وتر کے پڑھتے ہین صحیح روایت سے ثابت
ہوئی ہین صحیح مسلم مین عایشہ رض روایت کرتی ہین كَانَ يُصَلِّي
ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ
يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ يَرْكَعُ
ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ اور مسند مین
امام احمد کی ام سلمہ سے روایت ہے کہ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صلعم يُصَلِّي
بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ اور ابوامامہ سے
روایت ہی کہ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ
وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِيهِمَا إِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ اور جن صحابہ کا مینے ذکر کیا اونکے سوا بھی اور صحابہ نے
اسکو روایت کیا ہے لیکن یہہ ظاہر مین مختلف معلوم ہوتی ہے اس

حدیث کی اجعلوا اخر صلوتکم بالليل وترا بہت عالمون پران دو حدیثونکا اختلاف نہایت مشکل ہوگیا ہے لاچار امام مالک انکار دو رکعتون کی حدیث کا کرتے ہین اور امام احمد کہتی ہین کہ نہ مین خود پڑہتا ہون اور نہ کسیکو منع کرتا ہون اور سارے عالم کہتی ہین بیان جواز کی واسطی تاکہ معلوم ہو کہ بعد وتر کے نفل پڑہنا جایز ہے اور وتر نفل کے پڑہنے کا والی نہین ہے اس مراد سے اجعلوا اخر صلوتکم بالليل وترا کے معنی آخر رکعت کو وتر کرنا مستحب ہوگا اور بعضی عالم کہتے ہین کہ یہ دو رکعت وتر کی پیچھے لگی ہے اور وتر کی سنت پڑہی جاتی ہے خصوصا مذہب مین اوس شخص کے جو قایل اسکے واجب ہونیکا ہے اور جب دن کے وتر جو مغرب کے ہی جوڑ لگی گئے دو رکعت سنت رات کی وتر بہی جوڑ لگی گئی دو رکعت سنت سی

فصل

صحیح روایت مین کہین نہین آیا کہ وتر کی نماز مین قنوت پڑہتے امام احمد کہتی ہین کہ قنوت کی روایت صبح کی نماز مین ثابت ہوئی ہے لیکن وتر مین کوئی حدیث صحت کو نہین پہونچی بلکہ کوئی روایت نہین آئی لیکن کتنے صحابہ نے وتر مین قنوت پڑہی ہے چنانچہ مسند مین امام احمد کی حدیث آئی ہے عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رض قَالَ عَلَّمَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِي قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ إِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ اور سیوطی ترمذی کہتا ہے بہتر حدیث جو قنوت وتر کے

باب مین روایت کی گئی ہے یہہ حدیث ہی اور امیر المومنین عمر اور ابی بن کعب
اور عبد اللہ بن مسعود رضہ سے ثابت ہوا کہ انہون نے قنوت نماز وتر مین پڑہی ہے
لیکن یقین ہے کہ پیغمبر خدا سے روایت نہین ہی اور جو روایت کیا ہو سو غلط ہون
اور افترا ہوگا اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہی کہ کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صلعم
يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي
ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ اور اس عبارت سے
معلوم ہوتا ہی کہ شاید تشہد مین پڑہا ہو اور یہہ بہی احتمال ہے کہ بعد تشہد کے
پڑہا ہو اور اسکا احتمال زیادہ ہے بلکہ مقرر یہی ہے کہ نسائی مین روایت ہے کہ کَانَ صلعم
يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ وَتَبَوَّءَ مَقْعَدَهُ اور اس روایت مین
نسائی نے ایک لفظ زیادہ روایت کیا ہے اسطرح لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ
وَلَوْ حَرَصْتُ اور بعضی روایت صحیح مین ثابت ہوا کہ اسکو سجدے مین کہے
تو چاہیے کہ دونون جگہہ مین کہا کرے اور مستدرک مین حاکم کی حدیث سے
ابن عباس رضہ کی روایت ہی احوال مین نماز رسول اللہ صلعم کے اور انکے
وتر کے پہر جب ادا کی اپنی نماز سنا ہینے فرماتے تہے اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي
نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا
وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي
نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي يَوْمَ لِقَائِكَ نُورًا اور ایک
روایت مین آیا ہے وَفِي عَصَبِي نُورًا وَفِي لَحْمِي نُورًا وَ
فِي شَعْرِي نُورًا وَفِي بَشَرِي نُورًا وَفِي لِسَانِي نُورًا وَ
اجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا

٥١

وَمَا عَطِنی تُعُوْدًا اور وتر کی نماز مین پہلی رکعت مین سبح
اسم ربک الاعلیٰ پڑھتے اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور
تیسری مین قل ہو اللہ احد اور جب سلام پھیرتے تین بار کہتے سُبْحَانَ
الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ اور تیسری بار بلند آواز سے کھینچکر حرفون کو کہتے
اور بعد اوسکے کہتے رَبُّ الْمَلَائِکَۃِ وَالرُّوْحِ اور قرآن کو نماز مین
کھول کھولکر پڑھتے اور آخر آیہ مین وقف کرتے اگرچہ بعد کی آیت سے
علاقہ رکھتے ہوتی اور بعضی قاری کہتے ہین وقف اوس جگہ کرنا بہتر ہے جہان
بات تمام ہو اور کلام ایکدوسرے سے جدا ہو جائے اور یہ بات پسند نہین
آتی کیونکہ پیروی پیغمبر خدا کی سب چیز مین افضل ہے اور عالمونکا اس مسئلہ
مین اختلاف ہے کہ کھولکر تھوڑا پڑھنا بہتر ہے یا جلدی کے ساتھہ بہت
پڑھنا ابن عباس اور ابن مسعود کہتے ہین کہ ٹھیرکر اور سمجھکر تھوڑا
پڑھنا افضل ہے اور امیر المومنین علی رضہ اور ایک جماعت اور صحابہ
اور تابعین کی اور امام شافعی کہتے ہین کہ بہت پڑھنا افضل ہے اسواسطے
کہ ہر حرف کی بدلے دس نیکیان ہین اور پیغمبر خدا نے فرمایا لَا اَقُوْلُ
الٓمّٓ حَرْفٌ وَّلٰکِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَّلَامٌ حَرْفٌ وَّمِیْمٌ
حَرْفٌ اور پہلی عالم بعضے کہتے ہین ثواب ٹھیرکر اور سمجھکر پڑھنی
کا بہت بڑا ہے اور ثواب زیادہ پڑھنے کا بھی بہت بہتر ہے اور زیادہ
آسکی یہ مثال ہے کہ جیسی کسی نے بیش قیمت موتی کو صدقہ کیا اور زیادہ
پڑھنی کی یہ مثال ہے کہ جیسے کسی نے بہت موتی دئے مگر چھوٹے اور
رات کی قرات کبھی آہستہ پڑھتے اور کبھی پکارکے اور کبھی بہت کھڑے
ہوتے اور کبھی تھوڑا **فصل نماز چاشت کی بیان مین** اور

اس نماز کی عادت کے بیان میں عائشہ رض
نے کہا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی
سبحۃ الضحی اربعا وانی لاسبحہا وفی لفظ کان
رسول اللہ یصلی الضحی اربعا ویزید ما شاء اللہ
وعن انس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی سفر صلی سبحۃ الضحی ثمان رکعات
فلما انصرف قال انی صلیت صلوۃ رغبۃ ورھبۃ
فسألت ربی ثلاثا فاعطانی اثنتین ومنعنی واحدۃ
سألتہ ان لا یقتل امتی بالسنین ففعل وسألتہ ان لا
یظہر علیہم عدوا ففعل وسألتہ ان لا یلبسہم شیعا
فابی علی صحیح رواہ الحاکم وعن عائشۃ رضی اللہ
عنہا قالت صلی النبی صلوۃ الضحی ثم قال اللہم
اغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت التواب
الغفور حتی قال مائۃ مرۃ وعن ام ذرۃ
قالت رأیت عائشۃ تصلی الضحی وتقول ما رأیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الا اربع
رکعات وعن جبیر بن مطعم انہ رأی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلوۃ
الضحی وعن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم صلی الضحی ست رکعات وعن
عائشۃ وام سلمۃ قالتا کان رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً
اور نقل ہے عائشہ اور ام سلمہ کی زبانی کہ نبی پڑھتے تھے چاشت کی نماز
بارہ رکعت وَعَنْ عَلِيٍّ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الضُّحٰى سِتَّ
رَكَعَاتٍ اور نقل ہے علی اور عائشہ اور انس اور جابر کی زبانی کہ
نبی پڑھتے تھے چاشت کی نماز چھ رکعت وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِصِيَامِ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ
وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ وَعَنْ
أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ
تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ
صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ
صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ
ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى وَفِي مُسْنَدِ
الْإِمَامِ أَحْمَدَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ مَنْ قَعَدَ
فِي مُصَلَّاهُ حِينَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ
رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُولُ إِلَّا خَيْرًا غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ
وَإِنْ كَانَ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَعَنِ التِّرْمِذِيِّ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ
الضُّحٰى غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ هَمَّارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

الله عليه وسلم قال الله تعالى ابن ادم لا تعجزني
من اربع ركعات في اول النهار اكفك اخره اور نقل
ہے نعیم بن ہمار کی زبانی کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اللہ فرماتا ہے کہ
اے آدم کی اولاد نہ عاجز ہو تو میرے پاس چار رکعت لانے سے دن چڑھے
بچاؤنگا تجھکو ہر بلا سے آخر دن تک **وعند** الترمذي
وابن ماجة عن انس رضي الله عنه من صلى الضحى ثنتي
عشرة ركعة بنى الله له قصرا في الجنة من ذهب
اور ترمذی اور ابن ماجہ کی کتاب سے نقل ہے انس کی زبانی فرمایا رسول اللہ
نے جسنے پڑھین چاشت کی وقت بارہ رکعتین بناویگا اللہ اسکے لیے
ایک محل سونے کا جنت مین **وعند** مسلم عن زيد
بن ارقم انه راى قوما يصلون الضحى في مسجد
قباء فقال اما علموا ان الصلوة في غير هذه الساعة
افضل ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صلوة
الاوابين حين ترمض الفصال اي تشتد حر
النهار فتجد الفصال حر الرمضاء **وفي**
صحيح ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الضحى
ركعتين في بيت عتبان بن مالك **وعن** ابي هريرة
رضي الله عنه لا يحافظ على صلوة الضحى الا اواب رواه
الحاكم على شرط مسلم **وعنه** عن ابي هريرة
رضي الله عنه ان للجنة بابا يقال له الضحى فاذا كان يوم
القيمة نادى مناد اين الذين كانوا يداومون

۵۵

على صلوة الضحى هذا بابكم فادخلوه برحمة الله
وعن ابن عمر انه قال لابي ذر اوصني يا عم
قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما
سألتني فقال من صلى الضحى ركعتين لم يكتب من
الغافلين ومن صلى اربعا كتب من العابدين
ومن صلى ستا لم يلحقه ذلك اليوم ذنب ومن
صلى ثمانيا كتب من القانتين ومن صلى عشرا
بنى الله له بيتا في الجنة اور نقل ہے ابن عمر کی زبانی
کہ کہا اوسنے ابی ذر کو وصیت کر مجھے ای چچا بولا پوچھا مین نے رسول
سے جسطرح پوچھا تو نے مجھے سو فرمایا جسنے پڑھین دو رکعتین چاشت
کی نہین لکھا جاویگا غافلون مین اور جسنے پڑھین چار لکھا جایگا عابدون
مین اور جسنے پڑھین چھہ نہ پیچھے لگیگا اسکے اسدن کچھہ گناہ اور جسنے
پڑھین آٹھہ لکھا جاویگا ادب والون مین اور جسنے پڑھین دس بناویگا
اسکے لئے گھر جنت مین وقال مجاهد صلى رسول
الله صلى الله عليه وسلم يوما الضحى ركعتين ثم
يوما اربعا ثم يوما ستا ثم يوما ثمانيا ثم ترك
وعن ابي امامة يرفعه من مشى الى صلوة
مكتوبة وهو متطهر كان له اجر الحاج
المحرم ومن مشى الى سبحة الضحى كان له كاجر
المعتمر وصلوة على اثر صلوة لا لغو بينهما كتاب
في عليين وعن ابي امامة يرفعه من صلى

٥٧

الصبح في مسجد جماعة ثم ثبت فيه حتى يسبح فيه سبحة
الضحى ثم صلى كان له كاجر حاج او معتمر تام له حجته
وعمرته **وعن** ابي هريرة قال بعث النبي جيشا فاعظموا
الغنيمة واسرعوا الكرة فقال رجل يا رسول الله ما رأينا
بعثا اسرع كرة ولا اعظم غنيمة من هذا البعث فقال
الا اخبركم باسرع كرة واعظم غنيمة رجلا توضأ
في بيته فاحسن وضوءه ثم عمد الى المسجد فصلى صلوة
الغداة ثم اعقب بصلوة الضحى فقد اسرع الكرة و
اعظم الغنيمة يه سب حديثين دليل هين مستحب هونے اور فضيلت پر نماز
چاشت کی اور يهی مذهب بهت علما اور مشايخ کا هے اور ايک جماعت عالمون
کی اسکی کراهيت کی قايل هوئی هے اور کهتی هين ايک بدعت هی بدعتون سے
اور دليل لاتے هين ايک آثار کو جو بخاری نے ابن عمر کی زبانی نقل کی که
انه لم يكن يصليها ابو بكر ولا عمر فقلت فالنبي صلى الله
عليه وسلم قال لا اخاله اور عبد الرحمن بن ابی بکره کے زبانی نقل
کرا ابو بکره نے ايک جماعت کو ديکها که پڑهتے هين نماز چاشت کی انکو کها
انكم تصلون صلوة ما صليها رسول الله صلى الله عليه
وسلم ولا عامة اصحابه اور عايشه کی زبانی نقل هے ما سبح
رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحة الضحى واني
لاسبحها وان كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
ليدع العمل وهو يحب ان يعمل به خشية ان يعمل
به فيفترض عليهم اور قيس بن عبيد کهتا هے ايک برس عبد ليد

ابن مسعود رضہ کے پاس آمد و رفت کی ہیں ہرگز نہ دیکھا کہ نماز چاشت پڑھی ہو

وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا ابْنُ عُمَرَ جَالِسٌ عِنْدَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَإِذَا النَّاسُ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلوٰةَ الضُّحٰى فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلوٰتِهِمْ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ بِدْعَةٌ وَنِعْمَتِ الْبِدْعَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا ابْتَدَعَ الْمُسْلِمُونَ أَفْضَلَ مِنْ صَلوٰةِ الضُّحٰى

اور دوسرے گروہ عالموں کے کہتے ہیں کہ مستحب ہے کہ اسکو کبھی کبھی پڑھیں اور کبھی ترک کریں اور یہ لوگ دلیل لاتے ہیں حدیث سے عبد اللہ بن شقیق کی اسنے کہا کہ پوچھا میں نے عائشہ رضہ سے کہ آیا پیغمبر خدا نماز چاشت پڑھتے تھے بولیں نہیں مگر جب کہ سفر سے آتے اور نقل ہے ابی سعید خدری کی زبانی کہ کہا

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُولَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُولَ لَا يُصَلِّيهَا وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُصَلِّيهَا يَوْمًا وَيَدَعُهَا عَشَرَةَ أَيَّامٍ يَعْنِي صَلوٰةَ الضُّحٰى وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي الضُّحٰى فَإِذَا أَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ صَلّٰى وَكَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ وَعَنْ مَنْصُورٍ قَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُحَافِظُوا عَلَيْهَا كَالْمَكْتُوبَةِ وَيُصَلُّونَ وَيَدَعُونَ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ إِنِّي لَأَدَعُ صَلوٰةَ الضُّحٰى وَأَنَا أَشْتَهِيهَا مَخَافَةَ أَنْ أَرَاهَا حَتْمًا عَلَيَّ وَقَالَ مَسْرُوقٌ كُنَّا نَقْرَأُ فَنَبْقٰى بَعْدَ قِيَامِ ابْنِ مَسْعُودٍ ثُمَّ نَقُومُ فَنُصَلِّي فَبَلَغَ ابْنَ مَسْعُودٍ ذٰلِكَ فَقَالَ لِمَ تُحَمِّلُونَ عِبَادَ اللّٰهِ مَا لَمْ يُحَمِّلْهُمُ اللّٰهُ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَفِي بُيُوتِكُمْ

یہہ گروہ حدیثون کولا کرکے کہتے ہین کہ اسکو ہمیشہ پڑہا کرے اور ٹہیک یہہ ہے
کہ اسکا ہمیشہ پڑہنا مستحب ہے اور ڈر فرض کے وہم ہونیکا جاتا رہا لیکن بہتر
یہہ ہے کہ گہر مین ادا کرے اور عایشہ کی زبانی امام مالک نقل کرتے ہین کہ
نُشِرَ لِی اَبَوَایَ مَا تَرَکْتُھَا بعض عالمون نے چار رکعت پڑہنا
اختیار کیا ہے اسواسطے کہ سب چار رکعت کی حدیثین صحیح ہین ابن جریر کہتا ہے
کہ حدیثین جو نماز چاشت کی صحیح ہوئی ہین ظاہر مین اونمین اختلاف ہے
لیکن اگر تامل کرے تو سب صحیح اور موافق ہین اور اختلاف اور تعارض اوٹھ
جاتا ہے اور دفع ہو جاتا ہے اور گنتی مین اختلاف تہا بسبب ایام اور احوال کے
کبہی دو رکعت اور کبہی چار رکعت اور کبہی چہ اور کبہی آٹھ اور کبہی دس اور کبہی بارہ
آدمی مختار ہے جو گنتی چاہے اختیار کرے اور ابی داود کی حدیث جو بیان
ہو چکی اس بات کی دلیل ہے کہ فرمایا جسنی پڑہی چاشت دو رکعت نہ لکہا
جائیگا غافلون مین اور جسنی پڑہی چار لکہا جائیگا عابدون مین آخر تک اس حدیث کے
اور اس حدیث کا ذکر ہو چکا ہے

فصل سجدہ شکر کے بیان مین

عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ جب
کوئی نعمت نئی حاصل ہوتی یا بلا دفع ہوتی اسکے شکر کا سجدہ کرتے
مسند مین امام احمد کی ثابت ہوا ہے عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَتَاہُ اَمْرٌ یُسَرُّہٗ خَرَّ لِلّٰہِ
سَاجِدًا شُکْرًا لِلّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُشِّرَ بِحَاجَۃٍ فَخَرَّ سَاجِدًا اور بیہقی
نے نقل کیا صحیح اسناد سے کہ جب خط امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کا یمن
سے پہونچا اس مضمون کا کہ قبیلہ ہمدان اسلام لائے اسیوقت پیغمبر خدا نے

سجدہ شکر کا کیا اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ ھَمْدَانَ اَلسَّلَامُ عَلٰی ھَمْدَانَ

اور عبد الرحمن بن عوف روایت کرتے ہیں کہ جب خوشخبری اللہ کی طرف سے

پیغمبر خدا کو پہونچی کہ جو ایکبار تجہپر درود بہیجیگا خداوند تعالی اس پر دس بار درود

بہیجیگا اور جو ایکبار تجہپر سلام بہیجیگا خداوند تعالی اوسپر دس بار سلام بہیجیگا

پیغمبر خدا نے اسوقت سجدہ شکر کیا اور سنن ابی داود میں ہے کہ پیغمبر خدا نے دعا

مین ہاتھ اوٹہایا بعد اسکے سجدہ کیا تین بار اور فرمایا کہ اپنی امت کی مین نے

شفاعت کی حق تعالے نے تہائی امت کو بخشدیا اسپر شکر کا سجدہ مینے کیا

جب سجدہ سے سر اوٹہایا دوسری بار پہر امت کی سفارش کی دوسرے تہائی

بہی بخشدی دوسری بار سجدہ شکر کا مینے کیا تیسری بار دعا کی ایک تہائی

اور بخشدی تیسری بار مینے سجدہ شکر کیا اور مسند مین امام احمد کی ثابت ہے

کہ پیغمبر خدا نے ایک شخص کو دیکہا قد بہت چہوٹا نہایت حقیر بدن ناقص

صورت سجدہ شکر کا کیا اور کعب بن مالک کو جب بشارت توبہ کے قبول

ہونے کی اللہ کے حضور مین پہونچی سجدہ شکر کا کیا اور امیر المومنین ابوبکر صدیق

رضی اللہ عنہ نے خبر قتل مسیلمہ کذاب کی سنی سجدہ شکر کا کیا اور امیر المومنین

علی رضہ نے جب ذو الثدیہ کو جو سرداروں سے خارجیوں کے تہا جنگ کے میدان مین

مرا دیکہا سجدہ شکر کا کیا **فصل سجدہ تلاوت کے بیان مین**

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے سجدہ کو ترک نکرتے جب سجدہ کی آیت کی

پاس پہونچتے تکبیر کہتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کی حالت مین کہتے سَجَدَ

وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَصَوَّرَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ

وَقُوَّتِہٖ وَرُبَّمَا قَالَ اَللّٰھُمَّ احْطُطْ بِھَا وِزْرًا وَاکْتُبْ

لِیْ بِھَا اَجْرًا وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ

كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ اور اس سجدہ مین منقول نہین ہے کہ جب سر سجدہ سے اوٹھاتے تکبیر بھی کہتے یا تشہد پڑھتے یا سلام پھیرتے اور صحیح ہوا کہ الم تنزیل مین اور سورہ صٓ مین اور النجم مین اور اذا السماء انشقت مین اور اقرء مین سجدہ کیا اور عمرو بن العاص نے کہا کہ پیغمبر خدا نے پندرہ سجدہ مجھکو سکھائے تین سجدہ مفصل مین اور دو سجدے سورہ حج مین اور ابو الدرداء نے کہا کہ پیغمبر خدا کے ساتھہ مین نے سجدہ کیا گیارہ جگہ کوئی انمین مفصل مین نہ تھا اور وہ گیارہ یہ ہے اعراف مین اور رعد اور نحل اور بنی اسرائیل اور مریم اور حج مین ایک اور فرقان اور نمل اور الم السجدہ اور صٓ اور حم سجدہ مین وَصَحَّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَجَدَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ وَفِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ اور ابو ہریرہ اسلام لائے پیچھے یعنے ساتوین برس ہجرت سے اسواسطے عالمون نے اس حدیث کو صحیت پکڑا ہے اور حدیث کو ابن عباس کے کہ لَمْ يَسْجُدْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ إِلَى الْمَدِينَةِ ساقط کیا اسواسطے کہ اسناد مین انکی ضعف ہے ابو ہریرہ ثابت کرتا ہے اور وہ انکار

فصل فضیلت مین روز جمعہ کی اور بیان مین اس دن کی عبادت پیغمبر خدا کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَضَلَّ اللهُ عَنِ الْجُمُعَةِ مَنْ كَانَ قَبْلَنَا وَكَانَ لِلْيَهُودِ يَوْمُ السَّبْتِ وَلِلنَّصَارَى يَوْمُ الْأَحَدِ فَجَاءَ اللهُ بِنَا فَهَدَانَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَكَذٰلِكَ هُمْ تَبَعٌ لَنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَنَحْنُ الْآخِرُونَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا وَالْأَوَّلُونَ

يوم القيمة السابقون المقضى لهم قبل الخلائق ترمذى
عن أوس بن أوس يرفعه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان من افضل ايامكم يوم الجمعة
فيه خلق آدم وفيه قبض وفيه النفخة وفيه الصعقة
فاكثروا علىّ من الصلوة فيه فان صلوتكم معروضة
علىّ قالوا يا رسول الله وكيف تعرض صلوتنا
عليك وقد ارمت يعنى بليت قال رسول الله صلعم
ان الله عز وجل حرم على الارض ان تاكل اجساد
الانبياء رواه احمد ابن حبان والحاكم وعن ابى
هريرة يرفعه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
خير يوم طلعت فيه الشمس يوم الجمعة فيه خلق
آدم وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها ولا تقوم
الساعة الا فى يوم الجمعة وفى صحيح الحاكم سيد
الايام يوم الجمعة وفى الموطا قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم خير يوم طلعت فيه الشمس
يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه اهبط وفيه
تيب عليه وفيه مات وفيه تقوم الساعة
وما من دابة الا وهى مصيخة يوم الجمعة من حين
يصبح حتى تغرب الشمس شفقا من الساعة الا الجن
والانس وفيه ساعة لا يصادفها عبد مسلم وهو
يصلى يسئال الله شيئا الا اعطاه اياه قال كعب ذلك

٦٣

فی کل سنة یوم فقلت بل فی کل جمعة فقرء
التوراة فقال صدق رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال ابو هریرة ثم لقیت عبد الله بن سلام فحدثته
بمجلسی مع کعب فقال قد علمت ایة ساعة هی
فقلت فاخبرنی بها قال هی اخر ساعة فی یوم
الجمعة فقلت کیف وقد قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لا یصادفها عبد مسلم وهو یصلی
تلك الساعة لا یصلی فیها فقال عبد الله بن سلام
الم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم من
جلس مجلسا ینتظر الصلوة فهو فی الصلوة حتی
یصلی وعند الشافعی فی المسند اتی جبرئیل النبی
صلی الله علیه وسلم بمرآة بیضاء فیها نقطة
سوداء فقال النبی صلی الله علیه وسلم ما هذه
فقال هذه الجمعة فضلت بها انت وامتك و
الناس لکم فیها تبع الیهود والنصاری ولکم فیها
خیر وفیها ساعة لا یوافقها مؤمن یدعو الله بخیر
الا استجیب له وهو عندنا یوم المزید فقال النبی م
یا جبرئیل وما یوم المزید فقال ان ربك اتخذ فی
الفردوس وادیا افیح فیه کثیب من المسك فاذا کان
یوم الجمعة انزل الله ما شاء من ملائکته وحوله
منابر من نور علیها مقاعد النبیین وحفت تلك

المنابر من ذهب مكللة بالياقوت والزبرجد عليها الشهداء والصديقون فجلسوا من ورائهم على تلك الكثب فيقول انا ربكم وقد صدقتكم وعدي فاسئلوني اعطكم فيقولون ربنا نسألك رضوانك فيقول قد رضيت عنكم ولكم ما تمنيتم ولدي المزيد فهم يحبون الجمعة لما يعطيهم فيه ربهم من الخير وهو اليوم الذي استوى فيه ربك على العرش وفيه خلق آدم وفيه تقوم الساعة اور ابی بکر بن ابی داود نے طریقے اسکے اکٹھے کیے ہیں اور مختلف سندوں سے روایت کیا ہے حاصل انکا یہ ہے کہ یہ حدیث صحیح بہت بڑی ہے اور اسمیں فایدے اور بشارتیں اور مطلب بہت ہیں اور ابوہریرہ سے نقل ہے کہ آنحضرت سے کسی نے پوچھا کہ جمعہ نام رکھنے کا سبب کیا ہے فرمایا لان فیھا طبعت طينة ابيك آدم وفيها الصعقة والبعثة وفيها البطشة وفي آخر ثلاث ساعات منها ساعة من دعا الله فيها استجيب له اور کتاب صفت جنت میں جو تصنیف ہے ابی بکر بن ابی الدنیا کی مضبوط اسناد سے نقل ہے حذیفہ کی زبانی کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا اتاني جبرئيل وفي كفه مرآة كاحسن المرائي واضوءها واذا في وسطها لمعة سوداء فقلت ما هذه اللمعة التي ارى فيها قال هذه الجمعة قلت وما الجمعة قال يوم من ايام ربك عظيم وساخبرك بشرفه وفضله في الدنيا وما يرجى فيه لاهله وباسمه في الآخرة فاما شرفه وفضله في الدنيا فان الله عزوجل جمع فيه امر الخلق واما ما يرجى فيه لاهله

عه اس حدیث کو امام شافعی مقدسے اپنی مسند میں روایت کیا ہے ۱۲

بأن فيه ساعة لا يوافقها عبد مسلم أو أمة مسلمة يسأل الله فيها
خيرا إلا أعطاها إياه وأما شرفه وفضله في الآخرة واسمه فإن الله
تبارك وتعالى إذا صير أهل الجنة إلى الجنة وأهل النار إلى النار جرت
عليهم هذه الأيام وهذه الليالي ليس فيها ليل ولا نهار إنما علم
الله عز وجل مقدار ذلك وساعاته فإذا كان يوم الجمعة حين
يخرج أهل الجمعة نادى أهل الجنة مناد يا أهل الجنة اخرجوا إلى
وادي المزيد ووادي المزيد لا يعلم سعة طوله وعرضه إلا الله فيه كثبان المسك رؤوسها في
السماء قال فيخرج غلمان الأنبياء بمنابر من نور ويخرج غلمان المؤمنين بكراسي
من ياقوت فإذا وضعت لهم وأخذ القوم مجالسهم بعث الله إليهم ريحا
تدعى المثيرة تثير ذلك المسك وتدخله من تحت ثيابهم وتخرجه في
وجوههم وأشعارهم فتلك الريح أعلم كيف تصنع بذلك المسك من امرأة
أحدكم لو دفع إليها كل طيب على وجه الأرض قال ثم يوحي الله تبارك و
تعالى إلى حملة عرشه ضعوه بين أظهرهم فيكون أول ما يسمعون منه
إلي يا عبادي الذين أطاعوني بالغيب ولم يروني وصدقوا رسلي واتبعوا
أمري سلوني فهذا يوم المزيد فيجتمعون على كلمة واحدة رضينا عنك فارض
عنا فيرجع الله إليهم أن يا أهل الجنة إني لو لم أرض عنكم لم أسكنكم داري
فاسألوني فهذا يوم المزيد فيجتمعون على كلمة واحدة ربنا وجهك ننظر
إليه فيكشف تلك الحجب فيتجلى لهم عز وجل فيغشاهم من نوره شيء لولا
أنه قضى أن لا يحترقوا لاحترقوا لما يغشاهم من نوره ثم يقال لهم ارجعوا
إلى منازلكم فيرجعون إلى منازلهم وقد أعطي كل واحد منهم الضعف
على ما كانوا فيه فيرجعون إلى أزواجهم وقد خفوا عليهن وخفين

الّتی کانوا علیہا فتقول لہم ازواجہم لقد خرجتم من عندنا علی صورۃ
وردتم علی غیرہا فیقولون ذلک ان اللہ عزّ وجلّ تجلّی لنا فنظرنا منہ
قال انہ واللہ ما احاط بہ خلق ولکنہ قد اراہم من عظمتہ وجلالہ
قال فذلک قولہ نظرنا منہ قال فہم یتقلبون فی مسک الجنۃ فی کل
سبعۃ ایام الضعف علی ما کانوا فیہ قال رسول اللہ صلعم فذلک قولہ فلا
تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین جزاء بما کانوا یعملون وفی لفظ فاذا
کان یوم الجمعۃ من ایام الاٰخرۃ ہبط الرب من عرشہ الی کرسیہ ویحف
الکرسی منابر من نور یجلس علیہا النبیون ویحف المنابر بکراسی من ذہب
یجلس علیہا الصدیقون والشہداء ویہبط اہل الغرف من غرفہم
یجلسون علی کثبان المسک لا یرون لاہل المنابر والکراسی فضلا فی
المجلس ثم یتبدّی لہم ذو الجلال فیقول سلونی فیقولون باجمعہم
نسألک الرضاء یا رب فیشہد لہم علی الرضاء ثم یقول سلونی فسلوہ
حتی تنتہی نہمۃ کل عبد قال ثم یسعی علیہم ما لا عین رأت ولا اذن
سمعت ولا خطر علی قلب بشر ثم یرتفع الجبار عن کرسیہ الی عرشہ
ویرتفع اہل الغرف الی غرفہم وہی غرفۃ من لؤلؤ بیضاء او یاقوتۃ
حمراء او زمردۃ خضراء لیس فیہا فصم ولا وصم مطردۃ فیہا انہارہا
متدلیۃ فیہا ثمارہا فیہا ازواجہا وخدمہا ومساکنہا قال فاہل
الجنۃ یتباشرون فی الجنۃ بیوم الجمعۃ کما یتباشر اہل الدنیا فی الدنیا
بالمطر

فصل

عادت آنحضرت صلعم کی یہ تھی کہ جمعہ کے دن کی تعظیم کرتے
اور ہر طرح کی عبادت بجالاتے چنانچہ انشاء اللہ بیان ہوگا اور علما کو کچھ دونوں میں

فضیلت مین جمعہ کے دن کی اور عرفے کی دن کی بعضی کہتے ہین عرفے کا دن افضل ہے اور
بعضے کہتے ہین جمعہ کا دن افضل ہے اور نماز صبح مین جمعہ کے دن پیغمبر خدا سورہ الم السجدہ
اور ہل اتی علی الانسان پڑھتے اور مراد تھا ضعیف پہونچانا امت کو اوس سے جو ان دونون
سورو مین بیان ہے پیدایش کا حضرت آدم علیہ السلام کی اور ذکر آخرت اور خلق کے
اوٹھنے کا اور احوال کا انکے جنت اور آگ مین اور سجدے کی تخصیص مراد نہ تھی جیسا بعضون
نے گمان کیا ہے کہ اگر یہہ دو سورہ پڑہ نہ سکے تو بدلے انکے دوسرا سورہ جسمین سجدہ ہو پڑھے
یا ایک ہی سورہ سے پہلی رکعت مین آیت سجدہ تک پڑھے اور دوسری مین تمام کرے
اسی سے نکلتا ہے گمان اون دو سورے کے پڑھنے مین انکے اس قدر کیا تھا اسکی
ان عالمون کو خبر نہین ہے اور ان دو سورے کا پڑھنا نماز صبح مین روز جمعہ کا
خاصہ ہے دوسرے خاصیت یہہ ہے کہ مستحب ہے اسدن اور رات مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر درود بہت بھیجے اور حدیث صحیح مین آیا ہے اکثروا من الصلوٰۃ
علی یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ اور تیسری خاصیت جمعہ کی نماز کی ہے
کہ وہ بڑے فرضون سے اسلام کے ہے اور جو اوسکے ادا کرنے مین سستی کریگا دل
پر اوسکی مہر کیجائیگی اور آدمی جتنا دنیا مین جمعہ کے دن امام سے نزدیک صف
مین بیٹھیگا اوتنا ہی مزید کے دن اللہ پاک سے نزدیک ہوگا چوتھی خاصیت
غسل کا اسدن مستحب ہونا اور بعضون کے نزدیک واجب ہونا ہے اور دلیل
واجب ہونیکی اسکی قوی ہے وتر کے واجب ہونیکی دلیل سے اور عورت کو
چہونے سے وضو کی دلیل سے اور قہقہے اور ناک سے خون جلنے اور سینگی
لگانے اور قے سے وضو کی دلیل سے اور تشہد مین درود پیغمبر پر بھیجنا واجب
ہونیکی دلیل سے پانچوین خاصیت خوشبو کا استعمال کرنا اور خوشبو لگانا
اس قدر افضل ہے چھٹی خاصیت مسواک کرنا اس دن مین افضل ہے

ساتوین خاصیت کاروبار دنیا سے جلد ہی فراغت کرکے سویرے نماز کو حاضر ہو کر ادا کرنا آٹھوین مشغول ہونا نماز اور تلاوت مین قرآن کی اس وقت تک کہ امام خطبہ کو کھڑا ہو نوین چپ ہونا خطبہ سُننے کے واسطے واجب کی طرح ہے بعض علما کے نزدیک دسوین سورہ کہف اس دن پڑھنا اسواسطے کہ پیغمبر نے فرمایا مَنْ قَرَءَ سُوْرَةَ الْکَھْفِ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ سَطَعَ لَہٗ نُوْرٌ مِّنْ تَحْتِ قَدَمِہٖ اِلیٰ عَنَانِ السَّمَآءِ یُضِیْءُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَغُفِرَلَہٗ مَا بَیْنَ الْجُمُعَتَیْنِ دو جمعہ کے گیارہوین نماز نفل ٹھیک دوپہر کو جمعہ کے دن مکروہ نہین ہے اور دنون مین مکروہ ہے اور یہہ مذہب بہت عالمون کا ہے اسواسطے کہ ابو قتادہ نے روایت کیا کہ پیغمبر صلعم مکروہ جانتے تہے دوپہر کے وقت نماز کو سوا جمعہ کے دن اور فرمایا دوزخ کو اسوقت ہر روز تاپ دیتے ہین اور حدیث صحیح مین آیا ہے کہ مستحب ہے نماز نفل جمعہ کے دن خطبہ کی وقت تک اور شافعی نے کسی طرح کے سند سے روایت کیا ہے کہ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلٰوۃِ نِصْفَ النَّھَارِ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ علما مین اس مسئلہ مین کئی قول ہین ایک یہہ کہ آدہا دن وقت کراہت کا نہین ہے کسی روز اور یہہ مذہب امام مالک کا ہے دوسرا قول یہہ ہے کہ دوپہر کا وقت کراہت کا ہے جمعہ ہو یا غیر جمعہ اور یہہ مذہب امام ابوحنیفہ کا ہے اور ایک قول امام احمد کا بہی یہی ہے تیسری یہہ کہ دوپہر وقت کراہت کا ہے سوا روز جمعہ کے اور یہہ مذہب امام شافعی کا ہے اور ساری مخلوق کا بارہوین مستحب ہے سورہ جمعہ اور سورہ منافقین کا نماز جمعہ مین پڑہنا یا سبح اسم ربک الاعلیٰ اور غاشیہ کا اسواسطے کہ ایک قرأت ان دونون سے آنحضرت صلعم ہمیشہ پڑہتے تہے اور مختص کرنا بعضے پر سورہ جمعہ اور منافقون کے مستحب نہین ہے تاکہ سنت کے

خلاف ہے اور جاہل امام سب انون ہی پڑھتے ہین تیرہوین عید ہے امت
کے واسطے کہ ہر ہفتہ مین مکرر ہوتی ہے سنن ابن ماجہ مین نقل ہے زبانی ابولبابہ
کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے اِنَّ یَومَ الجُمُعَۃِ سَیِّدُ الاَیَّامِ وَاَعظَمُہَا عِندَ
اللّٰہِ وَہُوَ اَعظَمُ عِندَ اللّٰہِ مِن یَومِ الاَضحٰی وَیَومِ الفِطرِ فِیہِ خَمسُ خِصَالٍ
خَلَقَ اللّٰہُ وَاَہبَطَ اللّٰہُ فِیہِ اٰدَمَ اِلَی الاَرضِ وَفِیہِ تَوَفَّی اٰدَمَ
وَفِیہِ سَاعَۃٌ لَا یَسئَالُ اللّٰہَ فِیہِ العَبدُ شَیئًا اِلَّا اَعطَاہُ مَا لَم
یَسئَال حَرَامًا وَفِیہِ تَقُومُ السَّاعَۃُ مَا مِن مَلَکٍ مُقَرَّبٍ وَلَا
سَمَاءٍ وَلَا اَرضٍ وَلَا رِیَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا شَجَرٍ اِلَّا ہُنَّ یُشفِقنَ مِن
یَومِ الجُمُعَۃِ چودہوین یہ مستحب ہے کہ بہتر کپڑا اور اچھا لباس اپنے مقدور کے موافق
پہنکر نماز کو حاضر ہو اور امام احمد کی مسند مین ہے مَنِ اغتَسَلَ یَومَ الجُمُعَۃِ
وَمَسَّ مِن طِیبٍ اِن کَانَ لَہُ وَلَبِسَ مِن اَحسَنِ ثِیَابِہٖ ثُمَّ خَرَجَ عَلَیہِ
السَّکِینَۃُ حَتّٰی یَاتِیَ المَسجِدَ فَیَرکَعَ اِن بَدَا لَہُ وَلَم یُؤذِ اَحَدًا
ثُمَّ اَنصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُہُ حَتّٰی یُصَلِّیَ کَانَت کَفَّارَۃً لِمَا
بَینَہُمَا اور سنن ابی داود مین نقل ہے عبد اللہ بن سلام کی زبانی اَنَّہُ سَمِعَ
رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ عَلَی المِنبَرِ فِی یَومِ الجُمُعَۃِ
مَا عَلٰی اَحَدِکُم لَوِ اشتَرٰی ثَوبَینِ لِیَومِ الجُمُعَۃِ سِوٰی ثَوبَی مِہنَتِہٖ
پندرہوین تجمیر مسجد یعنی عود جلانا اور خوشبو کرنا مسجد کو اور حضرت امیر المومنین عمر
ہر جمعہ کے روز مسجد کی تجمیر کرتے سولہوین سفر کو نکلنا جمعہ کے دن بعد دوپہر کے حرام ہے
اوسکو جسپر جمعہ واجب ہے جبتک نماز نہ پڑھ جاوے یہ مذہب ساری عالمون کا ہے
لیکن امام ابو حنیفہ کے نزدیک روا ہے دارقطنی نے روایت کی کہ پیغمبر خدا صلعم نے
فرمایا مَن سَافَرَ مِن دَارِ اِقَامَتِہٖ یَومَ الجُمُعَۃِ دَعَت عَلَیہِ المَلٰئِکَۃُ اَن لَا

يُصْحَبُ فِي سَفَرِهِ وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ إِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ يَوْمَ
الْجُمُعَةِ دَعَا عَلَيْهِ النَّهَارُ أَنْ لَا يُعَانَ عَلَى حَاجَتِهِ وَلَا يُصْحَبُ فِي
سَفَرِهِ ستر ہیں جو نماز جمعہ کو پیدل جایا کریگا ہر قدم پر ثواب ایک برس کے روزہ
پاویگا اور مسند میں امام احمد کی اور مسند میں عبد الرزاق کی ہے مَنْ غَسَّلَ وَ
اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ
بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا صِيَامُ سَنَةٍ وَقِيَامُهَا وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ
اٹھارہویں یہہ گناہ سے پاک ہونیکا دن ہے سلیمان نے نقل کیا کہ پیغمبر خدا نے ہم کو فرمایا
أَتَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ قُلْتُ هُوَ الْيَوْمُ الَّذِي جَمَعَ اللَّهُ أَبَاكُمْ فِيهِ قَالَ
لَكِنِّي أَدْرِي مَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ لَا يَتَطَهَّرُ الرَّجُلُ فَيُحْسِنُ طُهُورَهُ ثُمَّ
يَأْتِي الْجُمُعَةَ فَيُنْصِتُ حَتَّى يَقْضِيَ الْإِمَامُ صَلَاتَهُ إِلَّا كَانَ كَفَّارَةً
لِمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ بہت حدیثیں اس باب میں وارد ہیں انیسویں
دوزخ کو دوپہر کی وقت آنچ دیتے ہیں سوا روز جمعہ کے اسواسطے کہ فضل دن
اور عبادت و طاعت اس دن میں زیادہ سب دنوں سے واقع ہوتی ہے اور گناہ
سے پرہیز میں سچے ہیں اور یہہ ہی معنی حدیث کی ہیں کہ دوزخ اسدن میں گرم
نہیں ہوتی بیسویں یہہ کہ اس دن میں ساعت قبولیت کی ہے جو بندہ کہ
اس ساعت میں حاجت مانگی مقبول ہوگی صحیحین میں ثابت ہے إِنَّ فِي
الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ
اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَقَالَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا اور علما
کو اس ساعت میں اختلاف ہے دو طرح پر بعضے کہتے ہیں کہ باقی نہیں ہے زمانہ
میں رسول اللہ کے اوٹھ گئی اور صحیح قول یہہ ہے کہ باقی ہے لیکن وقت کے
تعین میں اوسکے اختلاف کرتی ہیں کہ ایک وقت معین جمعہ کے دن میں ہے

یا اسکا کوئی وقت معین نہیں اور جو لوگ کہتے ہین کہ وقت اسکا معین ہے
اسمین بھی گیارہ قول ہین پہلا قول ابوہریرہ سے روایت ہی کہ وہ ساعت فجر نکلنے
کے بعد ہی آفتاب کے نکلنے تک اور بعد نماز عصر کے ہے غروب ہونے تک دوسرا
قول زوال کے وقت اور یہہ قول حسن بصری اور ابو العالیہ کا ہے تیسرا وہ وقت ہے
کہ موذن شروع کرتا ہے اذان جمعہ کی اور یہہ عائشہ سے روایت ہی چوتھا وہ
ساعت کہ امام منبر پر بیٹھے اوس وقت تک کہ نماز سے فراغت کرے پانچوان
وہ وقت ہی کہ نماز جمعہ کی پڑہتا ہے چھٹا آفتاب ڈہلنی اور جمعہ ادا کرنے کے درمیان
ہے ساتوین جب آفتاب ڈہل جاوے ایک بالشت سی ایک گز تک آٹھوان عصر کے
وقت سے آفتاب ڈوبنی تک نوان آخر ساعت دن کی اور یہہ قول بہت صحابہ اور
تابعین کا ہے دسوان وہ وقت ہی کہ امام باہر آوی جبتک وہ نماز سی فراغت
کرے گیارہوان تیسری ساعت ہے آخر جمعہ کے دن کی اور معتبر قولون مین وہ قول
ہے امام کے بیٹھنے سی منبر پر تمام ہونے تک نماز کے اور دلیل اسکی حدیث صحیح ہے
وَهِیَ مَا بَیْنَ یَجْلِسُ الْاِمَامُ اِلٰی اَنْ یُقْضَی الصَّلٰوةُ اور قول دوسرا بعد
عصر کے ہے اور یہہ ترجیح رکھتا ہے اور قولون مین دلیل اسکی صحیح ہے اِنَّ فِی
یَوْمِ الْجُمُعَةِ لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْئَلُ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ
وَهِیَ بَعْدَ الْعَصْرِ اور سنن ابوداود مین جابر سے روایت ہی کہ پیغمبر صلعم نے
فرمایا جمعہ مین بارہ ساعتین ہین انمین ایک ساعت ہے کہ نہین پاتا ہی مسلمان مانگتا
ہے اللہ سے اوسمین کوئی چیز مگر دیتا ہے اسکو وہ چیز سو ڈہونڈہو اوسکو آخر ساعت
مین بعد عصر کے سنن مین سعید بن منصور کی آیا ہے کہ جماعت صحابہ کی
ایک جگہ جمع ہوئی اور ٹھہرانے مین اس ساعت کی بحث کرنے لگی اور اس مجلس سے
اوٹھے اور دن کی آخر ساعت ٹھہرنے مین اوسکی کسی نے انمین سے اختلاف نکیا

وفی سنن ابن ماجہ عن عبد اللہ بن سلام قال قلت یا
رسول اللہ جالس انا لنجد فی کتاب اللہ فی یوم الجمعۃ ساعۃ
لا یوافقھا عبد مؤمن یصلی یسأل اللہ عز وجل فیھا شیئا الا
قضی لہ حاجتہ قال عبد اللہ فاشار الی رسول اللہ او بعض ساعۃ
فقلت صدقت یا رسول اللہ او بعض ساعۃ قلت ای ساعۃ ھی قال
اخر ساعۃ من ساعات النھار قلت انھا لیست ساعۃ صلوۃ قال
بلی ان العبد المؤمن اذا صلی ثم جلس لا یجلسہ الا الصلوۃ فھو
فی الصلوۃ وفی مسند الامام احمد عن ابی ھریرۃ قال قیل للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم لای شیء سمی یوم الجمعۃ قال لان فیھا
طبعت طینۃ ابیک ادم وفیھا الصعقۃ والبعثۃ والبطشۃ
وفی اخر ثلث ساعات فیھا ساعۃ من دعا اللہ فیھا استجیب لہ

اکیسوین خیرات مین اس دن کی فوائد زیادہ ہے صدقے سے سب دنون کے بائیسوین
جمعہ کی نماز کہ خطبے کے ساتھ ہے مخصوص ہے شرطون کے اور ان باتون سی کہ اسکے
غیر مین وہ باتین موجود نہین ہین جیسی اقامت کی شرط ہے اگر وطن مین نہو
دوسرے وطن مین آنا اور جہر قرات مین اور سوا اسکے تیسوین وہ جمعہ ایک دن
ہے مستحب فارغ ہونے کے واسطے عبادت کے لیے اور زیادتی اسکی ہے سب دنون پر
جیسی زیادتی رمضان کی ہے سب مہینون پر برس کے مخصوصیت عبادت واجب
مین بھی ہے اور مستحب مین بھی ہے اور جیسا ہر ملت والی کے واسطے ایک دن معین
ہوا کہ اوس دن عبادت کے واسطے فراغت کرین اور دنیا وی شغل چھوڑ دین
جمعہ کا دن اس امت مرحومہ کی واسطے معین ہوا اور قبولیت کی ساعت
اوس دن کی مثل شب قدر کے ہے رمضان مین اور اسی سبب سے علما کہتے ہین

اُجسکو جمعہ کا روز حاصل ہوا اور گناہون سے بچا سارا ہفتہ اسکو حاصل ہوا
اور رمضان کا مہینا جسکو ہاتھ لگا باقی سب مہینے اوسکو حاصل ہوئے اور
جسکو حج بیت اللہ کا حاصل ہوا اور بدی کامون سے بچا رہا تمام عمر اسکو حاصل
ہوئی روز جمعہ کا ترازو تمام ہفتے کا ہے اور مہینا رمضان کا ترازو تمام سال کے
اور حج بیت اللہ کا ترازو تمام عمر کی چوبیسوین جمعہ ہفتہ مین ایسا ہی جیسا برس
مین عید اور عید مین نماز ہے اور قربانی جمعہ بہی نماز کو شامل ہے اور اللہ
نے جلدی جانا مسجد مین قربانی کے بدلے رکہا ہی اور قایم مقام اوسکی کیا حدیث
مین ہے مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْأُولَى فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي
السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا
قَرَّبَ كَبْشًا وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً اور اس
ساعت مین اختلاف ہے بعضے عالمون نے گمان ساعت فلکی پر کیا ہی اور کہتی ہین کہ تبکیر
مستحب ہے بعد طلوع آفتاب کے اور یہہ مذہب شافعی کا ہے اور بہتیرے عالمونکا اور بعضون نے
قیاس کیا ہے ساعت عرضی پر زوال کے بعد کہ عبارت ہے اجزاء لطیفہ زمانہ کی اور یہہ
مذہب مالک کا ہی اور ایک گروہ کا اہل مدینہ سے پچیسوین جمعہ کا دن تجلی کا حق جل شانہ
کے سب بندون پر بہشت مین چہبیسوین یہہ کہ حق جلشانہ نے قسم اسکی یاد فرمائی سب
دنون مین قال اللہ تعالی وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ
يَوْمُ الْجُمُعَةِ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَفْضَلَ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِيهِ
سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ فِيهَا بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ
أَوْ يَسْتَعِيذُ مِنْ شَرٍّ إِلَّا أَعَاذَهُ مِنْهُ ستائیسوین آسمان اور زمین اور پہاڑ
اور دریا اور سب خلق آدمی و شیطان کے سوا جمعہ کے دن سے ڈرتے ہین قال کعب

له السموات والارض والجبال والحجر والخلائق كلها الا ابن آدم و
الشياطين اٹھائیسویں یہ دن کہ حق تعالیٰ نے اسکو امت مرحومہ کے واسطے ذخیرہ کیا
اور سابقین اس سے محروم ہیں اوسکی راہ نہ ملی قال صلى الله عليه وسلم ذخره
الله لنا وقال ما طلعت الشمس ولا غربت على يوم خير من يوم الجمعة
هدانا الله له واضل الناس عنه والناس لنا تبع فيه الحديث
انتیسویں اللہ کا مقبول ہے یہ دن سب دنوں میں جیسا رمضان مقبول ہے سب
مہینوں میں اور شب قدر سب راتوں میں اور مکہ سب شہروں میں قال كعب ان
الله اختار الشهور فاختار شهر رمضان واختار الايام فاختار
يوم الجمعة واختار الليالي فاختار ليلة القدر تیسویں جمعہ کے دن روح
مومنوں کی قبروں سے اپنی نزدیک ہوتی ہے اور دیکھنے والوں کو اور دنوں کے
نسبت کچھ زیادہ پہچانتی ہے اکتیسویں جمعہ کے دن صرف روزہ رکھنا اکثر علما کے
نزدیک مکروہ ہے قال محمد بن عباد سألت جابرا انهى رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن صوم يوم الجمعة قال نعم ورب هذه
البنية وفي الصحيحين قال صلى الله عليه وسلم لا يصوم احدكم
يوم الجمعة الا يوما قبله او بعده اللفظ للبخاري ولمسلم لا تختصوا
يوم الجمعة بصيام من بين الايام الا ان يكون في صوم يصوم
احدكم وعن جويرية بنت الحارث ان النبي صلى الله عليه
وسلم دخل عليها يوم الجمعة وهي صائمة فقال اصمت امس قالت
لا قال تريدين ان تصومي غدا قالت لا قال فافطري وقال
صلى الله عليه وسلم لا تصوموا يوم الجمعة وحده قال يوم الجمعة

يَوْمُ عِيْدٍ فَلَا تَجْعَلُوْا يَوْمَ عِيْدِكُمْ يَوْمَ صِيَامِكُمْ اِلَّا اَنْ تَصُوْمُوْا قَبْلَهُ اَوْ بَعْدَهُ یعنی یوں خاص ہے بہ اجماع کے واسطے موعظ کے اور وعظ و نصیحت کی واسطے

فصل بیان میں خطبہ کی جو جمعہ کے دن نبی صلعم پڑھتے

جب خطبہ پڑھتے آواز بلند کرتے اتنی کہ آنکھیں آپکی سرخ ہو جاتیں اور اثنا خطبہ میں فرماتے بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ اور کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو جمع فرماتے اور بعد اسکے کہتے اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْيُ مُحَمَّدٍ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَاَنَا اَوْلٰى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا اَوْ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ وَعَلَيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ لَفْظٍ لَهُ كَانَتْ خُطْبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَيُثْنِيْ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ يَقُوْلُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَخَيْرُ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَزَادَ النَّسَائِيُّ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ اور کبھی کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهُ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اور سورہ قٓ بہت منبر پر پڑھتے قَالَتْ اُمُّ هِشَامٍ بِنْتُ حَارِثَةَ مَا حَفِظْتُ قٓ اِلَّا مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِهَا عَلَى الْمِنْبَرِ وَحُفِظَ مِنْ خُطْبَتِهِ مِنْ رِوَايَةِ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُدْعَانَ وَفِيْهَا

صعنت يا أيها الناس توبوا إلى الله قبل أن تموتوا وبادروا بالأعمال
الصالحة وصلوا الذي بينكم وبين ربكم بكثرة ذكركم له و
كثرة الصدقة في السر والعلانية تؤجروا وتحمدوا وترزقوا و
اعلموا أن الله عز وجل قد فرض عليكم الجمعة مكتوبة في مقا
هذا في شهري هذا في عامي هذا إلى يوم القيمة من وجد
إليه سبيلا فمن تركها في حياتي أو بعدي جحودا بها واستخفافا
بها وله إمام جائر وعادل فلا جمع الله شمله ولا بارك
في أمره ألا ولا صلوة له ألا ولا صوم له ألا ولا زكوة له ألا
ولا حج له ألا ولا بر له حتى يتوب فإن تاب تاب الله عليه ألا
ولا تؤمن امرأة رجلا ألا ولا يؤمن أعرابي مهاجرا ألا ولا
يؤم فاجر مؤمنا إلا أن يقهره سلطان يخاف سيفه وسو

اور خطبہ چھوٹا پڑھتے اور نماز دراز کرتے اور فرماتے کہ نماز میں دیر کرنا اور خطبہ
چھوٹا پڑھنا آدمی کی عقل کی نشانی ہے اور خطبہ مین اسلام کے قاعدے بیان
کرتے اور دین کی مشکل باتین تعلیم کرتے اور اگر خطبہ کی درمیان کوئی حاجت
پیش آتی یا کوئی سائل سوال کرتا تو خطبہ کو موقوف کرتے اور حاجت روا
فرماتی اور سائل کو جواب دیتے اسکے بعد خطبہ کو تمام کرتے اور اگر کسی درویش
یا محتاج کو جماعت کے درمیان دیکھتے حاضر تو اسکی واسطے حکم فرماتے دینے
کا اور لوگون کو ترغیب دینے پر کرتے اور جب خدا کا نام یاد کرتے کلمہ کی انگلی سے
اشارہ فرماتے اور جب جماعت سب حاضر ہوتی خطبہ کے واسطے باہر
تشریف لاتے تنہا اور کوئی خادم اور حاجب کی نہ ہوتا اور طیلسان اور اس
طرح اور سیاہ کپڑا اور اس قسم کے کپڑے پہننے کی عادت نہ تھی اور جب

مسجد مین آتے حاضرین پر سلام کہتے اور جب منبر پر آتے مونہہ لوگون کی
طرف کرتے اور دوسری بار سلام کرتے تب بیٹھ جاتے اور بلال اذان شروع کرتے
جب اذان ہو چکتی اوٹھتے اور خطبہ پڑھتے اور کچھہ دیر کرتے خطبہ اور اذان کے
درمیان اور تلوار اور تیر ہاتھہ مین نہ لیتے بلکہ تکیہ کمان یا عصا پر کرتے اور
یہہ بہی منبر بننے سے پہلے کیا تہا لیکن منبر بننے کی بعد صحیح نہین ہوا کہ کسی چیز
پر تکیہ کیا ہو کمان یا عصا پر یا سوا اسکے اور درمیان دو خطبون کے ایک لحظہ بیٹھتے
اور جب دوسرے خطبہ سے فراغت کرتے بلال اقامت کہتے خطبہ کے وقت لوگون
کو نزدیک بیٹھنے کی واسطے فرماتے اور چپ رہنے کے واسطے حکم کرتے اور فرماتے

اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا قَالَ لِصَاحِبِهٖ اَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا وَمَنْ لَغَا فَلَا جُمُعَةَ
لَهٗ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ
كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا وَالَّذِيْ يَقُوْلُ اَنْصِتْ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ اور
فرمایا يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَةُ نَفَرٍ رَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ وَهُوَ حَظُّهٗ مِنْهَا
وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ اِنْ شَاءَ اَعْطَاهُ وَ
اِنْ شَاءَ مَنَعَهٗ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِاِنْصَاتٍ وَسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ
رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ اَحَدًا فَهِيَ لَهٗ كَفَّارَةٌ اِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا
وَزِيَادَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ وَذٰلِكَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ
فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ذَكَرَهٗ اَبُوْ دَاوٗدَ اور جب بلال اذان کہہ چکتے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ شروع کرتے اور کوئی سنت پڑہنی کو نہ اوٹہتا اور بعضی علما
جو جمعہ کی سنت کے قایل ہوئے ہین قیاس ظہر پر کرتے ہین اور ثابت کرنا سنت
کا قیاس سے جایز نہین ہے اور امام لوگ اور عالم بعضے جو سنتون مین نماز کی کتابین تصنیف
کی ہین اور سنت نمازونکو جمع کیا ہے سنت مین نماز جمعہ سے پہلے کچھہ وات

فائدہ

نہین کیا اور لیکن بعد جمعہ کے جب گہر مین پہر آتے چار رکعت نماز ادا کرتے
اور اگر مسجد مین پڑہتے دو رکعت پڑہتے اور فرماتے مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مُصَلِّیًا
بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْیُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا

فصل نماز عید کے بیان مین

عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ عید کی نماز کو
عیدگاہ مین پڑہتے وہ ایک مقام ہے مدینہ کے باہر اور ایک عید ہوئی تہی مدینہ مین اوسکی نماز
مسجد مین پڑہی گئی تہی اور عید کے دن کپڑا اچہا پہنتے اور ایک حلہ تہا بہت
نفیس عیدین مین اور جمعہ مین اوسکو پہنتے اور کبہی چادر خطدار سبز یا سرخ پہنتے
اور باہر نکلنے سے پہلے عیدگاہ مین عید الفطر کے دن چند خرمے افطار کرتے اور
گنتی اسکی طاق ہوتی اور عید الاضحی مین کہانا نہ کہاتے جبتک پہر نہ آتے نماز سے
اور عید کی واسطے غسل کرتے اور اس باب مین دو حدیثین آئی ہین اور دونون ضعف
سے خالی نہین ہین لیکن ابن عمر رضہ سے صحیح ہوا ہے کہ عید کی واسطے غسل کرے
اور بہت مبالغہ کرنا اونکا سنت کی متابعت مین اس بات کو بتاتا ہے کہ حدیث اس
باب مین صحیح ہے اور عیدگاہ مین پیادہ جاتے اور چہوٹے نیزہ کو اونکی منہ کی سامنے
لے چلتے اور جب عیدگاہ مین پہونچتے اسکو اپنے مونہہ کے سامنے عیدگاہ مین گاڑتے
اسواسطے کہ اوس وقت مین مصلے ایک میدان تہا اور دیوار اور محراب نہ تہا اور نماز
عید الفطر مین دیر کرتے اور نماز عید الضحی جلدی ادا کرتے اور عبد اللہ بن عمر کی
پیروی مین سنت کی کوئی نکتہ بیکار نہین چہوڑتے آفتاب نکلنے کے بعد گہر سے عیدگاہ
کی طرف چلتے اور تمام راہ مین تکبیر کہتے برابر شور سے اور پیغمبر خدا عیدگاہ مین پہونچتے
ہی اول نماز شروع کرتے نہ اذان ہوتی نہ اقامت اور نہ الصَّلٰوةُ جَامِعَةً
پکارا جاتا اور سنت یہہ ہے کہ انہین سے کچہہ نہ کرے پہلی رکعت مین سات تکبیر کہتے ایک
کے بعد ایک اور دو کے درمیان تہوڑی دیر چپ رہتے کوئی تسبیح اور ذکر معین وہ

دونوں تکبیروں کے درمیان روایت نہیں ہے اور رکعت پہلی میں سورہ ق والقرآن
المجید پڑھتا اور دوسری میں اقتربت الساعۃ اور کبھی مختصر سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ہل اتاک حدیث
الغاشیہ پر فرماتے اور اسکی سوا کچھ صحیح نہیں ہوا اور جب دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتے
تکبیر شروع کرتے اور پانچ تکبیر ایک پیچھے دوسری کہتے اور اسوقت قرات شروع
کرتے اور بعضی حدیثوں میں روایت ہے وَالٰی بَیْنَ الْقِرَائَتَیْنِ فَکَبَّرَ اَوَّلًا ثُمَّ قَرَءَ
وَرَکَعَ فَلَمَّا قَامَ فِی الثَّانِیَۃِ قَرَءَ وَجَعَلَ التَّکْبِیْرَ بَعْدَ الْقِرَاءَۃِ لیکن یہہ حدیث
صحیح نہیں ہے اس سبب سے کہ محمد بن معاویہ جو راوی اس حدیث کا ہے مجروح ہے سب
عالموں کے نزدیک حدیث کے اور عمر کے بیٹے عوف کے پوتے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے تکبیر کہی
عیدین میں پہلی رکعت میں قرات کی پہلے سات اور آخر میں سات پہلے قرات کی اور
ترمذی نے بخاری سے پوچھا کہ اس حدیث میں کیا کہتے ہو کہا لَیْسَ فِی الْبَابِ شَیْءٌ
اَصَحُّ مِنْ هٰذَا وَبِهٖ اَقُوْلُ اور جب نماز سے فراغت کرتے اٹھتے اور کھڑے ہو کر خطبہ
پڑھتے منبر نہ تھا لیکن بعضی حدیث میں آیا ہے فَنَزَلَ نَبِیُّ اللّٰهِ سو مقرر کوئی دکان
یا ٹیلا یا مکان اونچا تھا کہ منبر کی جگہ ہوتا تھا اور بعضی حدیثوں میں عَلٰی رَاحِلَتِهٖ
آیا ہے یعنی کجاوہ پر وَفِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ جَابِرٍ رض شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ یَوْمَ الْعِیْدِ فَبَدَءَ بِالصَّلٰوۃِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ قَامَ مُتَوَکِّئًا عَلٰی بِلَالٍ فَاَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَحَثَّ
عَلٰی طَاعَتِهٖ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَکَّرَهُمْ ثُمَّ مَضٰی حَتّٰی اَتَی النِّسَاءَ
فَوَعَظَهُنَّ وَذَکَّرَهُنَّ وَفِی لَفْظٍ یَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاَکْثَرُ مَنْ یَتَصَدَّقُ
النِّسَاءُ بِالْقُرْطِ وَالْخَاتَمِ وَالشَّیْءِ وَاِنْ کَانَ لَهٗ حَاجَةٌ یُرِیْدُ اَنْ یَّبْعَثَ
بَعْثًا یَذْکُرُهٗ لَهُمْ وَاِلَّا انْصَرَفَ اور سب خطبہ شروع اللہ کی حمد سے کرتے اور
کسی حدیث میں نہیں آیا کہ خطبہ عید کا تکبیر سے شروع کرتے ہوں سنن ابن ماجہ میں

کی اسقدر مروی ہے کہ عن سعید مؤذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی
صلعم کان یکبر التکبیر بین اضعاف الخطبة وفی لفظ یکثر التکبیر فی
خطبة العیدین اور یہ دلالت نہیں کرتا ہی اس بات پر کہ شروع تکبیر سے کرتے ہوں
اور جب اس عیدگاہ کو جاتی اسی راہ سے نہ پھرتے اور اسمیں سر کیتے ہیں یہ تھا کہ
دونوں راہوں کے لوگوں کو سلام کریں یا برکت انکی دونوں راہونکو شامل ہو یا دونوں راہوں
کی حاجت والوں کی حاجتیں روا کریں یا اظہار اسلام کے شعایر کا دونوں راہوں میں حاصل
ہوویگا اور منافق عزت اسلام کی اور دین کا نشان اونچا دیکھکر جلیں یا اسواسطے کہ
کوچی اور جگہ بہت گواہ انکی بندگی پہ ہوں یا یہ سب فایدے ہوں اور دوسرے اسرار
ہوں کہ جسمیں عقل بہت خلق کی دخل نہیں کر سکتی واللہ اعلم

فصل نماز استسقا کی بیان میں

عادت حضرت پیغمبر خدا کی مینہ مانگنے کے وقت
جس طرح ثابت ہوئی ہے پہلی یہہ کہ جمعہ کے دن خطبہ کی اندر مینہ طلب کیا اور فرمایا
اللهم اغثنا اللهم اسقنا اللهم اسقنا دوسری کو وعدہ کیا صحابہ سے ایک دن
معین کے واسطے کہ عیدگاہ میں نکلیں وہ اس دن باہر آئے آفتاب نکلنے کی بعد منت و زاری
کے ساتھ اور جب عیدگاہ میں پہونچی منبر پر چڑھے اور خطبہ پڑھا اور ثنا اس خطبہ میں
راویوں کو یاد ہے الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین لا الہ
الا اللہ یفعل ما یرید اللهم انت اللہ لا الہ الا انت تفعل ما ترید
اللهم انت اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث
واجعل ما انزلت لنا قوة وبلاغا الی حین ثم رفع یدیه واخذ فی
التضرع والابتهال والدعاء وبالغ فی الرفع حتی بدا بیاض ابطیه
پھر منہ کیا قبلہ کی طرف اور پیٹھ لوگوں کی طرف اور چادر مبارک کو الٹ کر اوڑھا
اسطرح کہ داہنی طرف کو بائیں اور بائیں کو داہنی اور اندر کو باہر اور باہر کو اندر اور چادر

سیاہ تہی اور اسیطرح قبلہ کی طرف منہ کئے ہوئے دعا کی اور اتری اور نماز شروع کی اور دو رکعت پڑہی بے اذان قامت کے اور دو رکعت مین جہر کیا اور پہلی رکعت مین سورہ فاتحہ کے بعد سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری رکعت مین ہل اتاک حدیث الغاشیہ تیسری طرح منبر مدینہ کی مسجد مین باران طلب کیا سوا خطبہ جمعہ کے اور استسقا مین نماز پڑہنی کی روایت نہین ہے صرف خطبہ و دعا منقول ہے چوتہی مسجد مدینہ کی باران طلب کیا بیٹہے ہوئے قیام کیا اور منبر پر چڑہے اور انکی دعا مین اتنا ہی پڑہی اللہم اسقنا غیثا مریئا طبقا عاجلا غیر رائث نافعا غیر ضار پانچوین مدینہ مین ایک مکان ہے مسجد آنحضرت کی باہر زورا کی نزدیک اسکو احجار الزیت کہتی ہین مسجد کی باب وا رہی نزدیک اسکو باب السلام کہتی ہین اسمقام مین ایکبارہ استسقا کیا ایسی جگہ کہ اگر کوئی مسجد سے نکلے باب السلام کی طرف سے تو وہ مقام داہنی ہاتہ کی طرف پڑے اور اگر کوئی ہاتہ سے پتہر پہینکے تو اسمقام تک پہونچی اسواسطی اسکو احجار الزیت کہتے ہین اور چہٹی یہہ ہے کہ کسی لڑائی مین تہے اور مشرکون کی فوج نے پہلے پہونچکر کوئین پر دخل کر لیا اور مسلمان لوگ بے آب ہوگئے پیاس نے سب پر غلبہ کیا آنحضرت کے حضور مین یہہ حال عرض کیا منافقون نے کہا اگر محمد پیغمبر ہوتا تو اپنی قوم کے واسطی مینہ طلب کرتا جیسا کہ موسیٰ نے اپنی قوم کی واسطی پانی طلب کیا تہا یہہ خبر پیغمبر خدا کو پہونچی فرمایا کہ اسیطرح کی بات کہتی ہین ناامید مت ہو شاید حق جل شانہ تمکو پانی دے اسوقت دست مبارک کو اپنے اوٹہایا اور دعا کی اسیوقت ابر پیدا ہوا اندہیرا ہوگیا اور خوب مینہ برسا بڑی بڑی میدان سیلاب سے بہر گئے اور دعا جو کی اوسوقت اوسمین یہہ چند باتین یاد ہین اللہم اسق عبادک وبہائمک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت اللہم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر رائث اور جب باران طلب کیا

قبول ہوا اور منہ پر ہنسی لگا اور کیا یہ دعا استسقا کرنے میں ابو لبابہ جو ایک صحابی ہیں
بیچ میں اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ خرما مربد میں ہے خراب ہوگا فرمایا
اللهم اسقنا حتى يقوم ابو لبابة عريانا فيسد ثعلب مربده بازاره فا
فاجتمعوا الى ابي لبابة فقالوا انها لن تقلع حتى تقوم عريانا فتسد
ثعلب مربدك بازارك كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ففعل فاستهلت السماء اور جب شدت ہوا تو لوگ حضرت سے شکایت
درخواست کرنے تو کہا مینہ دھلی ہوا مانگے اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على
الآكام والظراب والجبال وبطون الاودية ومنابت الشجر جب یہ
کلمے کہہ کر ہورہے بدن پر جدا کرتے کہ پھر منہ پھیر فرمایا انه حديث عهد
اور سایا جب دی عقیق میں ہوا کی ہوا میں چل بھی ہوتا فرمایا اخرجوا بنا الى
هذا الذي جعله الله طهورا فنتطهر منه ونحمد الله عليه اور جب بادل
اور بدل دیکھتے گھبراہٹ انکی مونہہ پر ظاہر ہوتی اور ٹہلتی اور جب مینہ برسنے لگتا خوش
ہوتے اور وہ گھبراہٹ جاتی رہتی انہ بعضی عام میں استسقا کی ثابت ہوا فرمایا دعا میں اللهم
اسقنا غيثا مغيثا هنيئا مريئا مريعا غدقا مجللا عاما طبقا سحا
دائما اللهم اسقنا الغيث ولا تجعلنا من القانطين اللهم ان
بالعباد والبلاد والبهائم والخلق من اللأواء والضنك ما لا نشكو
الا اليك اللهم انبت لنا الزرع وادر لنا الضرع واسقنا من بركات
السماء وانبت لنا من بركات الارض اللهم ارفع عنا الجهد والجوع
والعري واكشف عنا البلاء ما لا يكشفه غيرك اللهم انا نستغفرك
انك كنت غفارا فارسل السماء علينا مدرارا اور جب حضرت دعا استسقا
کرتے دست مبارک کو آسمان کی طرف اٹھاتے اور فرماتے دعا کی قبولیت کو طلب

٨٢

اور چیا لحل میں ایک دشمن سے ملاقات کے وقت اور برابر کا فروں کے کھڑی ہونے کے وقت
جہاد میں دوسری اقامت کے وقت نماز کی تیسری مینہ برسنے کے وقت اور یہی
فرمایا تُفْتَحُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيُسْتَجَابُ الدُّعَاءُ فِيْ اَرْبَعَةِ مَوَاطِنَ عِنْدَ الْتِقَاءِ
الصُّفُوْفِ وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَيْثِ وَعِنْدَ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ وَعِنْدَ رُؤْيَةِ
الْكَعْبَةِ

فصل سفر کی عبادت میں

سفر پیغمبر خدا کا چار قسم
خالی نہیں تھا یا سفر ہجرت کا تھا مکہ سے مدینہ کو یا سفر عمرہ کا تھا یا سفر حج کا یا سفر جہاد
اور یہہ سفر اکثر تھا جب سفر پیش آتا قرعہ ڈالتے بی بیوں کے درمیان میں جو قرعہ میں آتی
اونہیں اپنے ساتھ سفر میں لیجاتے لیکن سفر حج میں سب بی بیوں کو ساتھ لیجاتے
اور سفر اول روز ہفتہ کی اور دوست رکہتے جمعرات کی سفر کو اور دعا فرمائی کہ برکت دے میری
امت کو صبح کو جمعرات کی اور جب لشکر کو جہاد میں بھیجتے اول وقت روانہ کرتے اور
سفر کرنیوالے کو حکم فرمایا کہ جب تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر اور سردار اپنا کرو اور اکیلے
سفر کرنے سے منع فرماتے اور فرماتے اَلرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ
وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ اور سفر کو حرکت کرتے یہہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ تَوَجَّهْتُ
وَبِكَ اعْتَصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ مَا اَهَمَّنِيْ وَمَا لَا اَهْتَمُّ لَهٗ اَللّٰهُمَّ زَوِّدْنِي
التَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَجِّهْنِيْ لِلْخَيْرِ اَيْنَمَا تَوَجَّهْتُ اور پاؤں کو رکاب
میں رکھتے فرماتے بسم اللہ جب پیٹھ پر اونٹ کی بیٹھتے فرماتے سُبْحَانَ الَّذِيْ
سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اور کہتے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَكَ
اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى
اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ

مُصَاحِبُ فِي السَّفَرِ بِالْخَلِيْفَةِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ و جب
پھرتے یہی دعا پڑھتے اور آخر میں یہ کلمے زیادہ کرتے آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا
حَامِدُوْنَ اور جب بلندی مقام پر چڑھتے تب بھی تکبیر کہتے اور نشیب
سے اترتے تو تسبیح کہتے اور جب کسی گاؤں یا شہر میں تشریف لاتے اور اس میں کہ
داخل ہوں یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ
وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ
وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ
اَهْلِهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اور کبھی یہ پڑھتے اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ وَخَيْرِ مَا جَمَعْتَ فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا
وَشَرِّ مَا جَمَعْتَ فِيْهَا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا وَاَعِذْنَا مِنْ وَبَاهَا
وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا اور سفر میں نماز
چار رکعت کو قصر فرماتے اور ثابت نہیں ہوا کسی وقت نماز چار رکعت کو سفر میں پوری پڑھی
ہو اور ام المؤمنین عائشہ سے روایت جو منقول ہے کہ نبی ﷺ قصر کرتے تھے سفر میں اور پوری
پڑھتے تھے اور روزہ بھی رکھتے تھے اور نہ بھی رکھتے سو صحت کو نہیں پہنچی اور عادت
نبی ﷺ کی یہی تھی کہ سفر میں نماز فرض پر اکتفا کرتے اور ثابت نہیں ہے کہ سفر میں سنت
پڑھی ہو پہلی فرض کے یا بعد فرض کے مگر دو رکعت سنت صبح کی اور نماز وتر کہ سفر اور
گھر میں ان دونوں کو ترک نہ کرتے اور نماز تہجد پڑھتے اونٹ کی پیٹھ پر عَنِ ابْنِ
عُمَرَ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي السَّفَرِ
عَلٰى رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ يُوْمِئُ اِيْمَاءً صَلٰوةَ اللَّيْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ
وَيُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ اور ثابت ہے کہ سفر میں جب نماز کو قصر کرتے راستے کی

نہ پڑہتے لیکن کہ دو صحابہ کے ثابت ہوا سفر میں نماز سنت کو ادا کرتے تھی کان اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسافرون فیتطوعون قبل المکتوبۃ
وبعدھا لیکن ابن عمر سنت پڑہتے مگر رات کی نماز کو ترک نکرتے جسطرح عادت پیغمبر
خدا کی تھی لیکن اگر کوئی پڑہیگا تو درست اور نفل مطلق ہوگی نہ سنت معمول اور براء
ابن عازب سے نقل ہے سافرت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثمانی عشر
سفرا فلم ار ان یترک رکعتین بعد زیغ الشمس قبل الظھر قال الترمذی
ھذا حدیث غریب وسالت عنہ محمدا فلم یعرفہ الا من حدیث
اللیث بن سعد ورأہ حسنا اور عادت آنحضرت کی سفر میں یہہ تھی کہ نماز
سنت کو اونٹ کی پیٹھہ پر پڑہتے جسطرف جاتا اگرچہ قبلہ کی طرف نہوا اور رکوع سجود میں
اشارہ کرتے اور مسند میں امام احمد اور سنن میں ابی داود کی ثابت ہے کہ پہلی تکبیر میں
منہ قبلہ کی طرف کرتے اور باقی نماز جسطرف کہ سفر کی جانب تھی اور اونٹ جاتا پڑہتے
اور ایک حدیث میں جسکی سند ضعیف ہی ترمذی نے روایت کیا کہ بسبب بارش کے ایکبار اونٹ
کی پیٹھہ پر نماز فرض پڑہی اور سب صحابہ نے پیروی اقتدا کی اور لفظ حدیث کا یہہ ہے
انتھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مضیق ھو واصحابہ وھو علی
راحلتہ والسماء من فوقھم والبلۃ من اسفل منھم فحضرت الصلوۃ
فامر المؤذن فاذن واقام ثم تقدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی راحلتہ فصلی بھم یومی ایماء فجعل السجود اخفض من
الرکوع اور عادت آنحضرت کی تھی کہ جب کوچ دوپہر سے پہلے ہوتا ظہر کی نماز کو تاخیر
کرتے عصر کی وقت تک اور جب اترتے جمع کرتے ظہر اور عصر کی درمیان اور اگر کوچ سے
پہلے ظہر کا وقت آجاتا نماز ظہر پڑہتے تب سوار ہوتے مغرب اور عشا میں بھی اسیطرح کرتے
یعنی اگر مغرب کے وقت راہ میں ہوتے تاخیر کرتے مغرب کی نماز میں عشا کے وقت تک

پڑہتی اور کبھی تب ظہر کو کچ سی پہلی آتا ظہر عصر ساتھ جمع کرتے اور دونون کو پڑہ لیتے
تب سوار ہوتے اور مغرب اور عشا مین اسیطرح کرتے لیکن جمع کرنا سفر مین ہمیشہ کی عادت
نہتی بلکہ جب جلدی چلنا ہوتا تو جمع کرتے لیکن جمع اترنی اور ٹھیرنی کی حالت مین
روایت نہین ہے اور قصر اور جمع کی واسطی کوئی حد نہین فرمائی کہ اتنی دور مین کرو
اور اس باب مین کوئی صحیح روایت نہین بلکہ مطلق سفر مین رخصت فرمائی ہے اور
اسیطرح تیمم مین سفر کی حد روایت نہین

فصل عادت مین آنحضرت کی قرآن پڑہنی مین اور سننی مین اسکی

اور کمال عاجزی اور درد اور رونے مین پڑہنی کے وقت ہر روز اندازہ تہا اتنا تلاوت کرتے تہی اور اسکو
ترک نکرتی مگر ضرورت کی حالت مین اور اسکو آداب تمام کی ساتھ پڑہتے صاف صاف
حرف حرف جدا جدا یعنی لپیٹ کر نہ پڑہتی اور آخر آیتون پر وقف کرتی اور مد کی
حرفونکو کہینچتے جیسی الرحمن الرحیم ہر ایک مد کو پورا کہینچتے اور قرات سے پہلی اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم اور بعض وقت اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ کہتی اور پسند آتا کہ قرآن کو دوسری سی سنین عبد اللہ
بن مسعود کو فرمایا کہ قرآن ہماری سامنی پڑہو وہ پڑہنے لگی اور پیغمبر خدا عاجزی اور
ذلت سے سنتے رہے اور روئے اور آنسو آنکہون سے جاری ہوگئے اور قرآن کو سب حال میں
پڑہتی یعنی کہڑے اور بیٹہے اور لیٹے اور با وضو اور بے وضو سوا ناپاکی کی قرآن کی
تلاوت کو کوئی چیز مانع نہوتی اور بعض وقت قرآن کو خوش الحانی سے پڑہتی اور
اس مین ترجیع کرتے جیسی خط خوش آواز پڑہتی ہین اور فتح مکہ کے دن سورۂ فتح کو
اسیطرح پڑہا اور فرمائی کہ درست کرو قرات کو قرآن کی آواز خوش سے اور فرمایا
کہ جو خوش آواز سے قرآن مین نکری وہ ہمسی نہین لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَتَغَنَّ
بِالْقُرْآنِ اس حدیث سے روئی پوچھا کسی نے اگر کوئی خوش آواز نہو اوسی کہا تکلف کرے

رکھا ہو قرآن کو اتنا خوش الحانی سے پڑھے جانا چاہیئے کہ غنا اور طرب قسم پر ہے ایک قسم تو طبیعت کے تقاضا سے ہے کہ بی تکلف طبیعت اُسکو تقاضا کرتی ہے سیکھنی اور سکھانے کی حاجت نہیں پڑتی بلکہ اگر کسی شخص کو طبیعت پر چھوڑ دو تو بھی وہ خوش الحانی اُس سے صادر ہوگی یہہ باتفاق جائز ہے اگر طبیعت زیادہ خوش الحانی اور آراستہ کرنے کو چاہے جیسا کہ ابو موسیٰ نے کہا آنحضرت سے لَوْ عَلِمْتُ اَنَّکَ تَسْتَمِعُ لَحَبَّرْتُہٗ لَکَ تَحْبِیْرًا یعنے اگر جانتا میں کہ تم سنتے ہو قرأت میری تو بنا کر پڑھتا میں اچھی طرح دوسری طرح یہہ کہ بی تکلف حاصل نہو بلکہ تعلیم اور تکلف کی حاجت پڑے جیسے گانیوالے ہیں کہ قسم قسم کے لحن نکالتے ہیں اور بتکلف درست کرتے ہیں اور سیکھتے ہیں اور اس قسم کو اگلی لوگوں نے مکروہ رکھا ہی اور اسطرح پڑھنے کو منع کیا ہے

فصل عادت میں نبی صلعم کے بیمار پرسی میں

جو یاروں میں سے انکے بیمار ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت فرماتی اور جب آتے تو نزدیک بیمار کی آتے اور سر کی آگے بیمار کے بیٹھتے اور اوسکا حال پوچھتے اور فرماتی کَیْفَ تَجِدُکَ یعنے جی کیسا ہے اور سبب پوچھتے تو کیا چاہتا ہی تیرا جی کیا کھانیکو چاہتا ہی اگر کوئی چیز مانگتا اور مضر نہوتی تو دینے کو فرماتی اور داہنے ہاتھ کو بیمار کی بدن پر پھیرتے اور یہہ دعا پڑھتے اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُکَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا اور ایک روایت میں ہے اَذْھِبِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ بِیَدِکَ الشِّفَاءُ لَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا اَنْتَ اور بیمار کی واسطی تین بار دعا کرتی جب سعد بن ابی وقاص کی بیمار پرسی کی فرمایا اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا اَللّٰھُمَّ اشْفِ سَعْدًا اور جب کسی بیمار کی پاس آتے فرماتی لَا بَاْسَ طَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اور کبھی فرماتی کَفَّارَۃٌ وَّطَھُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ اور اگر کسیکو زخم ہو جاتا اور گھایل ہوتا اسکو یہو نکتے یہی سطرح افسون پڑھکے کہ کلمہ کی انگلی کو اپنی خاک پر رکھتی اسکے بعد اوٹھا لیتی اور فرماتی بِسْمِ اللّٰہِ

تربۃ ارضنا بریقۃ بعضنا تشفی سقیمنا باذن ربنا یا عائشہ رضی کرما ہے
شریف آنحضرت کی یہ تہی کہ جب بیمار ہوتی پر تشریف لیجاتی دونون ہاتہہ اکٹہی کرتے اوس
منہ کی آگے لیجاتی اور ان مین پہونکتی اور سورہ اخلاص اور معوذتین پڑہتے اور دونون
مبارک کو بدن مین پہیرتی جہانتک تہہ پہونچتا اسطرح تین بار کرتے جب بیمار ہوئے
فرمایا مجکو سکہ اسیطرح کیا اور ہاتہہ کو اونکی ہم پڑتے اور بدن پہ انکی ملتے اور ایک
مین ہے کہ میں جب آپ پہونکتی تہے اور آپ قرآن پڑہتی اور عائشہ ہاتہہ مبارک کو آپکے
بدن پر ملتین اسواسطی کہ تہا بہت ضعف اور درد سے تہا ہلانے سے دونون ہاتہون کے
اور عیادت کی واسطی کوئی دن معین تہا بلکہ سب رات دن مین عیادت فرماتے
اور جب کوئی بہائی مسلمان کی عیادت کرتا ہے بیچ مین جنت کی چلتا ہے جبتک کہ
بیمار کے پاس بیٹہا ہے اور جب بیٹہتا ہے رحمت اسپر اترتی ہے یہانتک کہ رحمت مین غرق
ہوجاتا ہے اور جب صبح ہوتی ہے ستر ہزار فرشتے درود بہیجتی ہین اوسپر شام تک اور اگر
رات کا وقت ہوتا ہی تو ستر ہزار فرشتے اوسپر صبح تک درود بہیجتی ہین اور آنکہون کے
درد مین بہی عیادت کرتے ایک جوان یہودیون سے کہ خدمت پیغمبر صلی کی کرتا تہا بیمار ہوا
اسکی عیادت فرمائی اور جب ابوطالب چچا انکا بیمار ہوا باوجودیکہ مشرک تہا
اسکی عیادت فرمائی اور دونون پر دعوت اسلام کی کی ابوطالب نے قبول نہ کی
اور وہ جوان یہودی مسلمان ہوا

فصل عادت مین نبی صلعم کی احوال مین مردی کی اور ادای حقوق مین اوسکے

عادت آنحضرت کی تہی بہت احسان کرنا مردے کی ساتہہ اور معاملہ وہ کرنا اوسکی ساتہہ جو
قبر مین اور قیامت مین اوسکی واسطی نافع ہو اور احسان کرنا اسکی برادری اور
گہروالون کی ساتہہ اور اسکے جو باقی زندہ ہین انکو بندگی کی راہ تعلیم کرنا میت
کے ساتہہ معاملہ کرتیمین اول احسان میت کے ساتہہ کرتے اور اسباب دنیا کا

اسکا آخرت کی طرف اچھی طرح توجہ فرمائی اور پیغمبر خدا اور سب صحابہ صف باندھتی اور میت
کے واسطے استغفار کرتے اور حضرت عز شانہ سی رحمت اور بخشش طلب کرتی اور بعد اسکے
ساتھ ہو کر اسکو قبرگاہ مین پہنچا دیتے اور آپ سب صحابہ کے ساتھ قبر پر اسکی کھڑی رہتے
اور اسکے دعا کرتے اور اسکا ثابت رہنا سوال و جواب مین چاہتے اور بہت لاچاری کے
وقت مین اسکو لیکے جاتے اور ہمیشہ قبر پر اسکی شفقت فرماتی اور سلام و دعا کرتے جب
رہتے اور نزول رحمت و مغفرت کا تہا مخصص کرتے اور موت سی پہلے بیماری کی
حالت مین عبادت کرتے اور آخرت کو یاد دلاتے اور وصیت اور توبہ کی ترغیب فرماتے
اور حاضرین کو حکم کرتے کہ مریض کو موت کے وقت تلقین کلمہ شہادت کی کرتے تا آخر
کلام اسکا کلمہ توحید ہو اور جاہلوں کی رسم اور عادات سے جو یقین آخرت کا نہین رکھتے ہین
منع اور زجر فرماتے اور منہ پر اپنے طمانچہ مارنے اور گریبان چاک کرنے اور سر کے بال نوچنے
سے اور مثل اسکی منع اور زجر شدید فرماتے اور شاکر رہتے اور قضا پر راضی رہتے اور انا
للہ و انا الیہ راجعون کہنی کا حکم فرماتے اور آنسو گرانے اور دل سے غمگین ہونے کو منع نہ
اللہ کے ہین اور اسی کی طرف پہر جانیوالے ہین ۱۲
فرماتے باوجود اسکے سب سے زیادہ خلق مین راضی قضا پر حق کے آنحضرت تہی اور
سب سے زیادہ شاکر اور صابر ہر مخلوق سے وفات مین حضرت ابراہیم کی جو آپکی بیٹے تہی
دو برس کے رہے اور فرمایا تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا
يَرْضَى الرَّبُّ وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ اور کمال علی الاطلاق
حق مین آدمی کے یہہ ہے کہ ہر چیز کو حق اسکا دی اور عادت نبی کی یہہ تہی کہ اسباب
درست کرتے میت کی اور نہلاتی اور دفن کرنے مین اسکی جلدی کرتے اور سفید کپڑے
مین کفن دیتے اور ایک مدت عادت صحابہ کی یہہ تہی کہ جب کوئی شخص مرنے لگتا
آنحضرت کو بلاتے آنحضرت تشریف لاتے آنحضرت کی سامنے دم نکلتا اور وہ تجہیز و تکفین
کرتے اور نماز پڑہتے اور جنازہ کی ساتھ قبر تک جاتی اور جب صحابہ نے دیکہا کہ اسمین

۸۹

محنت بہت ہی اسپر اختصار کیا کہ جب کوئی شخص مر جاتا خبر کرتے تا تجہیز اور تکفین
اور نماز اور دفن میں حاضر ہوتے جب پھر دیکھا کہ یہ بھی محنت سے خالی نہیں ہے سو شکر
تجہیز کرتے اور آنحضرت کی پاس لے آتے اور آپ اسپر نماز پڑھتے اور نماز کبھی باہر
مسجد کے اور کبھی اندر مسجد کے پڑھتے دونو طرح جائز ہے اور حدیث ابو ہریرہ رضی کی
کہ پیغمبر نے فرمایا مَن صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فِی المَسجِدِ فَلَا شَیءَ لَہٗ یہ حدیث
غلط ہے ٹھیک یہہ ہے کہ خطیب بغدادی نے روایت کیا اور کہا کہ اصل میں فلا شیء
علیہ ہے اور بعضی حدیث کی امام کہتے ہیں یہہ ضعیف ہی کہ راویوں میں اسکے
مولی توامہ ہے اور ابو بکر اور عمر رضی پر مسجد میں نماز پڑھی گئی اور یہ سب مہاجر اور
انصار کی اور کسی سے انکا رد نہیں ہوا اور فرمایا کہ میت کو تین بار یا پانچ بار
سمجھ کے موافق غسل دینے والی کی اور بیری اور پچھلی بار دھوئیں کافور ملا لیں اور
شہید کو غسل نہ دیں اور ہتیار اور کپڑے جنگ کے اوس سے دور کریں اور جو کپڑا پہنے ہے
اوسی میں دفن کریں اور جو احرام باندھے ہے اوسکو احرام ہی کے کپڑے میں دفن
کریں اور خوشبو نہ لگاویں اور اگر کفن چھوٹا ہو تو سر چھپا دیں اور پاؤں پر تھوڑی
گھاس رکھیں اور عادت نبی کی یہہ تھی کہ جب میت کو لوگ لے آتے تو حضرت پوچھتے
کہ اسپر قرض ہے یا نہیں اگر قرض نہ ہوتا تو اسپر نماز پڑھتے اور اگر ہوتا تو فرماتے
صحابہ کو کہ اسپر نماز پڑھیں اور جب نماز شروع کرتے تکبیر کہے بعد اول سورہ فاتحہ
پڑھتے اور نماز جنازہ کی دعا آنحضرت سے اسطرح یاد کی گئی ہے اَللّٰھُمَّ اغفِر لَہٗ
وَارحَمہُ وَعَافِہٖ وَاعفُ عَنہُ وَاَکرِم نُزُلَہٗ وَوَسِّع مُدخَلَہٗ وَ
اغسِلہُ بِالمَاءِ وَالثَّلجِ وَالبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الخَطَایَا کَمَا نَقَّیتَ الثَّوبَ
الاَبیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبدِلہُ دَارًا خَیرًا مِن دَارِہٖ وَاَھلًا خَیرًا
مِن اَھلِہٖ وَزَوجًا خَیرًا مِن زَوجِہٖ وَاَدخِلہُ الجَنَّۃَ وَاَعِذہُ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ اور کبھی کہتے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَ
غَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ
مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا
بَعْدَهٗ اور بعضی وقت یون فرماتے اَللّٰهُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اور نام
لیتے میت کا اور اسکی باپ کا لیتے فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ
الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ
اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ اور کبھی کہتے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبُّهَا وَاَنْتَ خَلَقْتَهَا
وَاَنْتَ رَزَقْتَهَا وَاَنْتَ هَدَيْتَهَا الْاِسْلَامَ وَاَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا
تَعْلَمُ سِرَّهَا وَعَلَانِيَتَهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَنَا اور چار تکبیر کہتے اور
کبھی پانچ اور کبھی چھہ اور جو منع کرتے ہین چار تکبیر سے زیادہ کہنا کہتے ہین کہ ثابت ہے
کہ آخر جنازہ کی نماز جو پڑہی پیغمبر خدا نے سو چار تکبیر کہی اور ابن عباس سے روایت ہے
کہ فرشتون نے آدم علیہ السلام پر نماز پڑہی چار تکبیر کہی اور کہا یہ تمہاری سنت ہی اے
آدم کی اولاد اور دو سلام سے نماز سے باہر نکلتے اور کبھی ایک سلام پر قصر کرتے
اور ہاتھونکو ہر تکبیر مین اوٹھاتے اور جب نماز جنازہ کی انسے فوت ہوتی قبر
پر نماز پڑہتے ایکبار ایکدن دفن کے بعد ایک شخص کے قبر پر نماز پڑہی اور ایکبار
تین دن بعد اور ایکبار ایک مہینے کی بعد اور حدیث قبر پر نماز پڑہنی کے چھہ
طریق صحیح سے ثابت ہوئی ہے اور اگر کوئی لڑکا مرجاتا اسپر پڑہتے اور فرماتے
کہ صَلُّوْا عَلٰى اَطْفَالِكُمْ فَاِنَّهُمْ مِنْ اَفْرَاطِكُمْ اور جو اپنے آپکو ہلاک کرتا
اسپر جنازہ کی نماز پڑہتے اور نہ اسپر کہ جو غنیمت مین خیانت کرتا اور جو
حد شرع سے مارا جاتا اسپر نماز پڑہتے اور ثابت ہوا کہ جہینیہ کو سنگسار کیا

زنا کی سبب اسپر نماز پڑہی اور عمر رض نے کہا نماز ایسے شخص پر پڑہتے ہو کہ جسنے زنا کیا کہا توبہ کی ایسی توبہ کہ اگر اسکو بانٹیں ستر آدمیونپر اہل مدینہ کے تو انکو کفایت ہو کہ اسنے اپنی جان کو راہ مین اللہ کی رکہا اور جب نماز میت پر پڑہتی اسکی ساتھ تھے ہوا اور پیادہ جاتے دفن کی جگہ تک اسکی جاتے اور فرماتے جلدی کرو لیجانے مین یہانتک کہ جنازہ کو زمین پر رکہتے نہ بیٹہتے اور فرماتے اِذَا اتَّبَعْتُمُ الْجَنَازَةَ فَلَا تَجْلِسُوْا حَتّٰى تُوْضَعَ اور ہر غایب پر نماز پڑہتے لیکن صحیح ہوا کہ نجاشی پر حبش میں جب مرگیا نماز پڑہی اور صحابہ کو حکم فرمایا پڑہنے کا اور فرمایا تمہارا اپنا بہائی مرگیا اسپر نماز پڑہو اور معویہ لیثی پر بہی تبوک مین نماز پڑہی اور فقیہوں نے اسمین اختلاف کیا ہے شافعی اور احمد رح کہتے ہین نماز غایب پر پڑہنا مطلقا سنت ہی اور ابو حنیفہ اور مالک رح مطلقا منع کرتے ہین اور بعضی محقق تفصیل کرتے ہین کہ اگر میت ایسی شہر مین ہو کہ اسپر نماز نہین پڑہی ہے تو پڑہے اور اگر اسپر نماز پڑہے اور فرض ساقط ہوگیا تو پڑہنی کی حاجت نہین اور آنحضرت کی عادت یہہ تہی کہ آفتاب کے طلوع کے وقت اور دوپہر کے وقت میت کو دفن نکرتے اور قبر کو بلند نکرتے اور اسپر دیوار اور پتہر اور اینٹ وغیرہ کی نکرتے اور گچ اور مٹی وغیرہ سے سخت نکرتے اور قبر پر عمارت اور قبہ نبناتے اور یہہ سب عبث ہی اور مکروہ اور نبی کے طریقہ سے مخالف بعث رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ لَّا يَدَعَ تِمْثَالًا اِلَّا طَمَسَهٗ وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّاهُ اور منع فرمایا کہ قبروں کے اوپر مسجد بناوین یا قبروں پر چراغ جلاوین اور کرنیوالی پر اسکی لعنت فرمائی اور منع فرمایا قبرستان مین نماز پڑہنے سے اور قبر کے روبرو اور منع فرمایا اخراب رکہنی سے قبر کے اتنا کہ پامال کرین یا اسپر تکیہ کرین یا اسپر بیٹہین اور نبی صلعم کی عادت یہہ تہی کہ مُردوں کی زیارت کرتے دعا اور ترحم اور استغفار کی واسطے

اور اسطرح کی زیارت مستحب ہے اور فرمایا کہ جب گورستان کو دیکھو کہو اَلسَّلَامُ
عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
بِکُمْ لَاحِقُوْنَ نَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ اور زیارت کی وقت
اس قسم کی دعا کہ نماز جنازہ مین کرتے اور اسکا ذکر پہلے کر چکا ہون پڑھتے اور
عادت یہہ تھی کہ میت کے لوگونکی تعزیت کرتے اور انکو صبر کرنیکو فرماتے اور یہہ عادت
نہین تھی کہ میت کے واسطے جمع ہون اور قرآن پڑہین اور ختم پڑہین نہ قبر پر جاکی
نہ اور جگہ اور یہہ سب بدعت ہی اور مکروہ اور یہہ عادت نہ تھی کہ کسیکے واسطے کہانا
پکاوین بلکہ دوسرونکو فرماتے کہ میت کی اہل کو کہانا بہیجو اسواسطی کہ مصیبت مین
مشغول ہونا انکا انکو عذر ہے

فصل نماز خوف کی بیان مین

لڑائی کی حالت مین نماز کا وقت ہوتا اور دشمن قبلہ کی طرف ہوتی پیغمبر خدا
آگے ہوتے اور صحابہ پیچھے دو صف کہینچتی اور نماز شروع کرتے اور سب رکوع مین جاتی
اور سب سر رکوع سے اوٹہاتے لیکن جب بعد اسکے سجدہ مین جاتے انکے برابر
پہلی صف سجدہ مین جاتی اور پچھلی صف دشمن کے مقابل کہڑی رہتی یہانتک کہ
پیغمبر خدا صلعم صف کے ساتھہ پہلی رکعت سی فراغت کرتے اور دوسری رکعت کے
واسطے کہڑے ہوتے تب پچھلی صف سجدہ کرتی اور دونون سجدہ کرکے کہڑی ہوتے
اور پہلی صف والون کی جگہ پر آتی اور پہلی صف کے لوگ پچھلی والون کی جگہہ پر جاتے
تا فضیلت پہلی صف کی دونون گروہ کو حاصل ہوتی اور دوسری صف کی لوگ
دو سجدے پیغمبر خدا کی ساتھہ حاصل کرتے جب پہلی صف کی لوگونے وہ سجدے
رکعت اول کا انکے ساتھہ حاصل کیا پس فضیلت مین برابر ہے اور یہہ نہایت
عادل ہے اور جب تشہد مین بیٹھتے پچھلی صف سجدہ کرتی اور تشہد مین انکے ساتھہ
لاحق ہوتی اور سب سلام دیتے لیکن اگر دشمن قبلہ کے برابر نہوتے صحابہ کو دو گروہ

کرتے ایک گروہ دشمن کے برابر کھڑا ہوتا اور ایک گروہ ایک رکعت نماز کو پیغمبر خدا کے ساتھ ادا کرتا اسکے بعد اُس گروہ کی جگہ پر جاتا جو مقابل دشمن کے ہے اور وہ گروہ آتا اور دوسری رکعت کو پیغمبر خدا کے ساتھ پاتا اور پیغمبر خدا سلام پھیرتے اور جس گروہ نے ایک رکعت پڑھی تھی پیغمبر خدا کی سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت ادا کرتے اور بعض وقت دو رکعت ایک گروہ کے ساتھ پڑھتے اور مسلمان لوگ نماز سے باہر آتے اور پیغمبر خدا التشہد میں توقف کرتے یہاں تک کہ دوسرا گروہ آتا اور انکے ساتھ دوسری دو رکعت ادا کرتا اور ایکبار سلام پھیرتے جیسا کہ پیغمبر خدا چار رکعت ادا کرتے اور یہہ لوگ دو رکعت اور کبھی ہر گروہ کے ساتھ دو رکعت مستقل ادا کرتے اور سلام پھیرتے اور کبھی ہر ایک گروہ کے ساتھ ایک رکعت ادا کرتے اور یہہ گروہ ایک رکعت پڑھنے کے بعد نماز سے باہر چلے جاتے اور دوسرا گروہ آتا اور ایک رکعت ادا کرتا اور پیغمبر خدا کی ساتھ یا نتے سب پھرتے جیسا کہ ہر گروہ نے ایک رکعت پڑھی تھی اور پیغمبر خدا نے دو رکعت اور یہہ سب صورتیں جائز ہیں اور بعض حدیث کے علما اس نماز کو پندرہ صورت پر روایت کرتے ہیں لیکن بہت صحیح صورت یہہ ہے جو ہمنے بیان کی و باللہ التوفیق

باب زکوۃ و صدقات کی بیان میں

عادت نبی صلعم کی زکوۃ اور صدقے میں یہہ تھی کہ رعایت فقیر کی کرتے اور زکوۃ دینے والون کی رعایت کرتے اور مصلحت دونوں جانب کی نگاہ رکھتے زکوۃ کو چار قسم پر مقرر کیا کہ خلق کے اندر یہہ چیزیں بہت ہوتی ہیں اور لوگونکو احتیاج انکی بہت ہے ایک قسم کھیتی اور میووں کی اور دوسری قسم جانوروں چوپایوں کی جیسے اونٹ اور گائے اور بکری تیسری قسم سونا اور روپا کہ تمام عالم کی گذران ہے چوتھی قسم تجارت کا مال جس جنس کا ہو ہر سال میں ایکبار دینا اور کھیتی اور میووں کو کاٹنے کی وقت اور پکنے کے وقت مقرر فرمایا اور یہہ بھی نہایت انصاف سے محنت کی موافق آدمی کے تحصیل کرنیمیں پاسکے اور

آسانی اور مشقت میں اسکے اندازے میں واجب تفاوت بیان فرمایا پانچ کے
واسطے ایک واجب کیا جو مال کہ بے محنت و مشقت کے ہاتھ لگے اسیطرح جو گنج گڑا ہوا
لگے یا برس کا آنا اسمین اعتبار نکیا بلکہ جب پایا اسپر واجب ہوگا کہ پانچوان حصہ نکالے
اور اس مال میں سے جسکی تحصیل میں محنت و مشقت ایک اندازہ پر ہے پانچوین
حصے کا آدھا یعنی دس میں ایک واجب کیا جیسا اوس کھیتی اور میوہ میں جو مینہ
کے پانی سے حاصل ہوتا ہے اور دسوین حصے کا آدھا یعنے بیس میں ایک واجب کیا
اوس کھیتی میں جو زیادہ مشقت کی محتاج ہو ڈول یا کوئین سے سینچا جائیگا یا پانی خریدنیگا اور
بیسوین حصہ کا آدھا یعنی چالیس میں ایک واجب کیا اس مال میں کہ ہمیشہ کی رنج اور محنت کا
محتاج ہے جیسا سفر کی مشقت خواہ خشکی کی راہ سے ہو یا دریا کی راہ سے اور شہر شہر اور گانو
گانو پہرنا اور انتظار نرخ کا کرنا اور اس شکل کی اور باتین ہین غرض ہر قسم کے مال میں حسب
مصلحت اسکی نصاب معین فرمایا جیسا روپے میں دوسو درم اور سونے میں بیس مثقال اور غلے
اور میوہ میں آٹھ سو من شرعی ہے کہ پانچ اونٹ کا بوجھ ہے عرب کے اونٹوں میں اور بکری میں چالیس
اور گائی میں تیس اور اونٹ میں پانچ لیکن بعضے مال نصاب کو ایسی برداشت نہین ہے کہ زکوۃ
اسی کی جنس سے ہو واسطے ایک بکری ہر پانچ اونٹ میں معین فرمائی لیکن جب پچیس کے
حد کو پہونچی برداشت اس باب کی ہوگی کہ زکوۃ اسکی جنس سے دی صاحب مال مختار ہے
کہ پانچ بکری دے خواہ ایک اونٹنی دے اور جسکو جانتے کہ لایق زکوۃ لینے کی یعنی فقیر ہے
زکوۃ دیتے اور اگر کوئی زکوۃ مانگتا اور اسکا حال معلوم نہوتا اسکو زکوۃ دیتے لیکن بعد اسکے
کہ غنی ہونا اوسکا معلوم ہوتا تو خبر کرتے کہ غنیونکو زکوۃ مین حصہ نہین ہے اور نہ جسکو
کمانی کی طاقت ہی اور عادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ تہی کہ زکوۃ کو جس گانو مین تحصیل
کرتے وہان کے محتاجون پر صرف کرتے اور اگر کچھ بچتا تو آنحضرت کی پاس لاتے اور مدینہ کے
محتاجون پر صرف کرتے اور نبی کی عادت تہی کہ گھوڑے اور لونڈی اور استر اور گدھے

اور سائل اور حرز دار ترکہ حلی اور تہذا و سیروں سے کتابی نہیں جانتے اور جمع نہیں
کئے جاتے زکوۃ لیتے ہوں مگر تر خزا اور اگر جانتے کہ اوس نے زکوۃ لینے والا تو دیتے اور جب تک نہ
فرق کرتے اور جب کوئی زکوۃ آنحضرت کی پاس لاتا اسکو دعا کرتے اور کبھی کہتے اللّٰہم
بارك فيه وفي أهله اور کبھی کہتے اللهم صل عليه وعلى أهله اور صدقہ دینے
والیکو منع فرماتے کہ اپنا صدقہ خریدے اور صدقہ کی اونٹوں کو اپنے دست مبارک سے
داغ کرتے اور اکثر داغ کانپر کرتے اور اسلام کی مصلحت کے واسطے قرض کرتے اور صدقہ
کے مال کے آنے پر وعدہ کرتے اور ضرورت کے وقت زکوۃ کو دو برس کی پہلے سے طلب فرماتے

فصل زکوۃ فطر کے بیان میں منادی کرنیوالیکو بھیجتے بازار اور کوچوں
میں اور محلوں میں کہ پکار دیا الا ان صدقة الفطر واجبة على كل
مسلم ذكر او انثى حر او عبد صغير او كبير مدان من قمح او سواه
صاعا من طعام اور سنن نسائی میں ثابت ہے کہ جب خلافت کی نوبت امیر المومنین
علیؓ کی پہونچی فرمایا اما اذا وسع الله عليكم فاوسعوا اجعلوها صاعا
من بر وغيره وفي لفظ لابي داود فلما قدم علي رأى رخص الشعير
فقال قد اوسع الله عليكم فلو جعلتموه صاعا اور عادت آنحضرت کی یہ
تھی کہ زکوۃ فطر کو نماز عید سے پہلے دیتے اور فرماتے من اداها قبل الصلوة فهي زكوة مقبولة
ومن اداها بعد الصلوة فهي صدقة من الصدقات اور صحیحین میں ہے
ابن عمرؓ سے امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بزكوة الفطر ان يؤدى
قبل خروج الناس الى الصلوة اور ظاہر ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز کے
بعد صدقہ دینا صواب نہوگا اور اس صدقہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف مسکینوں
کو دیتے اور باقی آٹھ قسم پر زکوۃ کی طرح تقسیم نہیں فرماتے اور صرف مسکینوں کو دینا
حکم ہی صریح میں آیا اور بعضی عالم اسکے قایل ہوئے ہیں کہ آٹھ قسم پر صرف کرنا

جایز نہین بلکہ خاص مسکینون کو دینا چاہیئے اور لیکن صدقہ نفل کو بہی بہت
درست رکہتی اور دیتی ہے اسکئے اتنا خوش ہوتے کہ بخیل لوگ لینی سے خوش
ہوتے ہین اور جتنا اللہ کی راہ مین خرچ کرتے اسکو بہت بچانتی اور تہوڑا ہی نہین
سمجھتے اور کسیکی ایسے چیز ایسی نہین مانگی ہوگی کہ انکے پاس ہوا اور انہون نے
نہ دی ہو تہوڑی یا بہت اور ایسا دیتے کہ مفلسی سے اندیشہ نکرتے اور محتاج
کو دیکہتے اپنا کہانا اور پینا اسکو کہلا دیتے اور بخشش اور صدقہ کئی قسم سے دیتے
کبھی بطور صدقہ کے کبھی بطور ہدیہ کے کبھی چیز خرید لیتے اور قیمت اسکی ادا
کرتے اور پہر چیز والے کو بخشدیتے اور کبھی قرض لیتے اور ادا کرتے
کچہ بڑہا کر دیتے اور کبھی چیز خرید لیتے اور قیمت سے زیادہ دیتے اور کبھی ہدیہ
قبول کرتے اور دونا اوسکا انعام فرماتے اور غرض یہہ تہی کہ جس قسم کی
شفقت ممکن ہو خلق کو پہونچاتے اور لوگون کو صدقہ دینے کا حکم کرتے
اور حرص دلاتے اور آنحضرت صلعم کہہ کہہ کر کے لوگون کو سخاوت اور بخشش
کی دعوت کرتے اتنا کہ اگر بخیل حریص آنحضرت کا حال مبارک دیکہتا تو اوس
پہی ضرور اثر کرتا اور وہ بہی سخی ہوجاتا اور جو انکے ساتھ صحبت رکہتا آپکے
جانکا بہی مختار رہتا کہ احسان اور کرم اوپر غلبہ نکرے اور اس سبب سے
ہمیشہ خوش اور دلشاد اور مسکراتے رہتے **باب نبی صلعم کے**
روزون کے بیان مین کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اجود الناس واجود ما یکون فی رمضان آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ساری خلقت سی سخاوت اور کرم مین زیادہ تہی ہمیشہ
اور رمضان مین سخاوت اور بخشش اور لوگون کو دینا سب دن سے زیادہ تہا
صدقہ اور خیرات سب رات دن پر دوچند ہوتا اور ذکر اور نماز اور اعتکاف

97

اور تنہا وہ سب میں اپنا مستغرق رہا کرے اور ایسا ہی مبارک کو طرح طرح کی عبادتوں
سے خاص کرتے اور بعضے دن رمضان میں اسا دن برابر روزہ رکھتے اور دوسروں
کو منع فرماتے بعضوں نے کہا آپ تو رکھتے ہیں پہر ہم کو کیوں منع فرماتے ہیں
فرمایا لَسْتُ کَہَیْئَتِکُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ وَفِیْ لَفْظٍ اَظَلُّ عِنْدَ
رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ اور عالموں کے اس کہانے اور پینے میں کئی
قول ہیں ایک یہہ کہ کہانا اور پینا یہی تہا جیسے کہانے ہیں اسواسطے کہ
یہہ لفظ کی حقیقت ہے اور حقیقت سے نکالنا کوئی سبب ظاہر نہیں کہتا پس
قیاس حقیقت پر ہو نگا دوسرے یہہ امر اوندا سے روحانی ہے کہ معرفتیں
لذتوں سے مناجات کی اور فیضان سے آپ کے لطیفوں کے جو دل پر وارد ہوتے
تہے اور حواس جنس کی خبر نہی سو حق تعالیٰ ہے اور نفس کی خوشی سے اولیا
کی روح اور روشنی آنکہ کے کہ اس سے اتنی قوت اور قدرت اور چستی حاصل
ہوتی ہے کہ غذاے جسمانی سے بے پروا ہو جاتا ہے **شعر**

لَہَا اَحَادِیْثُ مِنْ ذِکْرَاکَ تَشْغَلُہَا ... عَنِ الشَّرَابِ وَتُلْہِیْہَا عَنِ الزَّادِ
لَہَا بِوَجْہِکَ نُوْرٌ تَسْتَضِیْءُ بِہٖ ... وَمِنْ حَدِیْثِکَ فِیْ اَعْقَابِہَا حَادِیْ
اِذَا اشْتَکَتْ مِنْ کَلَالِ السَّیْرِ وَاعَدَہَا ... رَوْحُ الْقُدُوْمِ فَتَحْیٰی عِنْدَ مِیْعَادِ

اور تیسرا قول مختار یہہ ہو سکتی کہ اگر حقیقت پر کہانے اور پینے کی گمان
کیا جاوے تو وصال متصور نہو بلکہ روزہ باطل ہو جاوے اور عادت یہہ تہی کہ روزہ
رمضان شریف کا بے دیکہے چاند کے شروع نکرتے یا گواہی ایک عادل کی جیسا
ایکبار گواہی سے ابن عمر کی روزہ رکہا اور دوسرے بار بہی گواہی سے اعرابی کے
اور صرف خبر پہنچانا ایکا کفایت کیا اور تکلیف تہا دے کے لفظ کی نہ کی اور
اگر نظر آتا اور نہ گواہی ہوتی تو شعبان کی چاند کو تیس کا حساب کرے

اسکے بعد روزہ کہولتے اور فرماتے لوگون کو کہ ایک شخص کی گواہی سے رکہو اور دو
کی گواہی سے کہولو اور افطار کرنے مین جلدی کرتے اور سحر ہمیشہ کہاتے اور دیر
کہاتے اور امت کو سحر کہانے اور انہین دیر کرنے کی ترغیب دیتے اور اسپر فرماتے
کہ روزہ دار افطار مین تو کہجور سے کرے اور اگر نہ پاوے تو پانی سوکہی ہے اور اگر
نہ پاوے پانی سے اور یہہ نہایت شفقت تہی امت پر اسواسطے کہ خلو معدہ کے
وقت طبیعت کہانیکو اچہی طرح قبول کرتی اور پہلی چیز جو معدہ مین پہونچی
اور میٹہی ہو بدن کو قبول ہے اسکے نہایت فایدہ ہوگا خصوصا بینائی کی
قوت کو مٹہائی سے زیادہ ہوتا ہی تقویت ساری بدن کی اور شیرینی چہانے
والونکی خرما ہے اور طبیعت وہانکی لوگون کی اسی سے پروردہ فایدہ انکا اس سے
زیادہ ہی دوسرے مٹہائی سے طب کے روسے اور لیکن شرع کی روسے اور اسکی اثر سے
راہ خرما مدینہ منورہ کا اللہ تعالی نے قدم کی برکت سے آنحضرت ؑ کی تریاق
ساری زہرونکا بنایا ہی اور دوا ساری بیماریونکی کیا اور فرمایا اِنَّ فِی الْعَجْوَۃِ
الْعَالِیَۃِ شِفَاءٌ مِنْ کُلِّ دَاءٍ وَاِنَّھَا تِرْیَاقٌ اَوَّلُ الْبُکْرَۃِ اور دوسرے
جگہ فرمایا ہے مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَیْنَ لَابَتَیْھَا لَمْ یَضُرَّہُ ذٰلِکَ
الْیَوْمَ سَمٌّ وَلَا سِحْرٌ اور ایسی جگہون مین رسمی طبیبونکی حیرت کی سوا
کچہہ بن نہین آتا اور اسکا بہید دلون کی جو طبیب ہین وہی جانتے ہین
اور افطار کی وقت یہہ دعا پڑہتے اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْنَا وَعَلٰی رِزْقِکَ
اَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور اسناد مین اسکے
گفتگو ہے اور سنن مین ابی داود کے ثابت ہوا کہ فرماتے تہی اَللّٰھُمَّ لَکَ
صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ کہتے
ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تعالی

اور منع فرمایا روزہ دار کو فحش کہنے سے اور گر نیوالی کی جواب کی طرف متوجہ ہونے
سے اور فرماتے اگر کوئی تجھکو بہ کہی اور گالی دے تو جواب میں کہے کہ میں روزہ دار
ہوں اور عالموں کو اسمین تین قول ہیں بعضے کہتی ہیں سنت ہے کہ جواب میں
یہی لفظ کہی اور یہہ بہت ظاہر قول ہے اور بعضی کہتے ہیں دلمیں کہے اور اپنے نفس
کو یاد دلاوے کہ میں روزہ دار ہوں تا جواب میں مشغول نہو اور بعضوں نے کہا ہے
کہ اگر روزہ فرض ہو زبان سے کہے اور اگر روزہ سنت ہو دل میں کہی تا ریا سے دور رہے

فصل اگر رمضان میں سفر کرتے کبھی افطار کرتے اور کبھی روزہ رکھتے اور یاران
کو بھی اختیار دیتے کہ روزہ رکھیں خواہ افطار کریں اور جب دشمن سے نزدیک ہو جاتے
حکم فرماتے لوگونکو افطار کا اور اگر اسی مثل حضر میں بھی اتفاق پیش آوے اور افطار
کرنیمین لشکر کو طاقت ہو اور دشمن پر تو افطار کرنا روا ہوگا اور عادت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی یہہ تھی کہ رمضان کی راتونکو اگر غسل کی حاجت ہوتی رات کو
غسل کر لیتے اور بعضی راتونکو تاخیر کرتے اور صبح کی بعد غسل کرتے اور روزہ کی نوبت میں
بوسہ ازواج مطہرات کا لیتے اور حدیث جو ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ
سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُمَا
صَائِمَانِ فَقَالَ قَدْ أَفْطَرَا اسناد اسکی ثابت نہیں ہے اور صحت کو نہیں پہنچے
اور جو بھولکر کھانا کھا جاتا یا پانی پی جاتا قضا کرنیکو نفرماتی اور فرماتی اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ الَّذِي أَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ اور اس کھانی اور پینے کو منزلہ کھانی اور پینی سونے
والیکی رکھتے اور مضائقہ نہیں سینگی لگانی اور مسواک کرنے اور غرغرہ اور ناک میں
پانی دینے میں مبالغہ نکرتے اور منع کرنیمین مسواک بانسرہ کے کوئی حدیث ثابت
نہیں ہوئے اور اس باب میں دو حدیثیں وارد ہوئی ہیں ایک یہہ کہ اكتحل رسول
اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو صائم اور ایک یہہ کہ فرمایا لیتقه الصائم

چاہیئی کہ پرہیز کرے روزہ دار سرمہ کھینچنے سے اور یہہ دونون حدیثین ضعیف ہین

بحث نہین ہو سکتی

فصل نفل روزون کے بیان مین

کبھی اتنے روزہ رکھتے کہ گمان کرتے کہ اب افطار نکرینگے اور کبھی اتنا پے درپے افطار کرتے کہ گمان کرتے لوگ کہ اب کبھی نرکھینگے کوئی مہینا روزہ سے خالی نچھوڑتے اور یہہ تین مہینے کہ عوام روزہ رکھتے ہین اس باب مین کچھہ وارد نہین ہوا اور رجب مین روزہ رکھنے کو منع فرماتے اور شوال مین چھہ روزہ رکھنی مین فرماتے کہ یہہ چھہ روزہ رمضان کے ساتھہ برابر صیام دہر کے ہین اور عاشورہ کے دن البتہ روزہ رکھتے اور مرتبہ عاشورہ کے روزے کی تین ہین افضل یہہ ہے کہ تین روزے دسوین کو اور ایک روز اوسے پہلے اور ایک روز اوسکے بعد دوسرا مرتبہ یہہ ہے کہ نوین دسوین کو رکھی اور تیسرا مرتبہ یہہ کہ صرف دسوین کو رکھی اور لیکن رکھنا صرف نوین کا ثواب سنت نہین رکھتا اور لیکن عرفہ کی دن اگر حج مین ہو تو افطار کرلے اسواسطے کہ افطار کرنا قوی تر ہتا دعا اور کوشش کے واسطے اور دوسرے افطار سفر مین افضل ہے اور دوسرے یہہ کہ حج آنحضرت کا جمعہ کے دن ہوا تہا اور ایک روزہ رکھنا جمعہ کے دن مکروہ ہے اور دوسرے یہہ کہ عرفہ کا دن اہل موقف کی واسطے عید کا دن ہے اس واسطے کہ انکا جمع ہونا وہان ایسا ہی جیسا دوسرے لوگونکا جمع ہونا عیدگاہ مین اور حدیث مین نبی کی وارد ہے یَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ مِنًى عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ اور ہفتہ اور یکشنبہ کو کبھی روزہ رکھتے اور غرض اس سے مخالفت یہود اور نصاری کی تہی اور حدیث مین ام سلمہ کی ثابت ہوا کہ پوچھا لوگون نے أَيُّ الْأَيَّامِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَهَا صِيَامًا قَالَتْ يَوْمَ السَّبْتِ وَالْأَحَدِ وَيَقُولُ إِنَّهُمَا يَوْمَا عِيدٍ لِلْمُشْرِكِينَ فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أُخَالِفَهُمْ اور عادت نبی کی نتہی کہ ہمیشہ روزہ رکھین اور ہمیشہ روزہ رکھنی سے منع فرماتے اور حق مین ہمیشہ روزہ رکھنی والی کی فرماتے لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ

١٠١

اور عادت آنحضرت کی یہ تھی کہ بہت دفعہ گھر مین آتی اور پوچھتی کہ کچھ کہانیکی چیز ہے اگر جواب ملتا نہین ہے فرماتے کہ مین روزہ دار ہون اور نیت روزہ کی کرتے اور بعض وقت نیت نفل کے روزہ کی ہوتی اور روزہ تمام نکرتے اور کسی کے روز مین افطار کرتے اور فرماتے من نزل علی قوم فلا یصومن تطوعا الا باذنہم لیکن اسناد مین اس حدیث کے طعن کیا ہے اور مکروہ کہتی کہ کوئی جمعہ کے دنکو خاص کرے روزے کی واسطی اور فرماتی کہ روز عید کا تمہارا ہے اور جمعہ کے دن روزہ نرکہو مگر یہ کہ پہلے اسکے یا پیچھے اسکے ایکدن روزہ رکھو تب مکروہ نہوگا اور سر اسکا جمعہ کے باب مین بیان ہوا

فصل اعتکاف کے بیان مین

اعتکاف سبب جمعیت دل کا ہے اور انقطاع کا غیر حق سے اور عبادت کی تہائی کا سبب اور دنیا کا موجب خلق سے اور واسطہ ہے زوال تفرقہ کا اور یہ مقصد روزہ کی حالت مین خوب حاصل ہوتا ہی ضرور ہوا کہ اعتکاف کا حکم افضل ایام روزہ کے ہو وہ دس دن اخیر مین ماہ رمضان کے آ روایت نہین ہے کہ آنحضرت بیروزہ کے معتکف ہوے ہون کسیوقت مین اور عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ اعتکاف نہین ہے بے روزے کے اور ہر رمضان مین اعتکاف فرماتی اخیر عشرہ مین مگر ایک عشرہ رمضان کا اعتکاف آپ سے فوت ہوا شوال کے مہینے مین قضا فرمایا اور ایکبار عشرہ اول مین اعتکاف فرمایا اور ایکبار عشرہ اوسط مین اور ایکبار آخر مین اور جب معلوم ہوا کہ شب قدر اسی عشرہ مین ہے دوسرا اسی عشرہ مین اعتکاف کرنا شروع کیا آخر عمر تک اور جب اعتکاف کیا چاہتے نماز صبح کی پڑھکر اعتکاف مین آتی اور اعتکاف کی جگہ خیمہ تہا کہ مسجد مین کہڑا کرتے اور اسمین خلوت کرتی اور گھر مین اپنے نہ آتی مگر پایخانہ کی واسطی اور کبھی سر مبارک کو مسجد سے حجرہ مین عایشہ رضی کی جہکا دیتے کنگھی کرنیکی واسطی اور سر دہونیکے اور اعتکاف کی حالت مین جو ازواج مومنین تہین جو چاہتین زیارت کو پیغمبر کی تشریف لاتین اور جبکہ جانیکا وقت اوتہتین آنحضرت بھی اوٹہتی اور انکو گلی تک پہنچانے

پرسیتے اور یہہ سب بات کو پورا اور نمکاف کی اندر بانٹ نہ کرتے اور جب اعتکاف کیا چاہتے اعتکاف کی جگہہ تخت بچھاتی اور اوسپر کپڑا تنا بچھاتی اور جب وضو کو گھر میں آتے کسی کی طرف مشغول نہ ہوتے بلکہ اگر کوئی گھر والون مین سے بیمار ہوتا اسکی پاس ہوی توقف نکرتے راہ چلتی حال اسکا پوچھ لیتی اور ہر برس مین دس روز اعتکاف کرتے اور آخر مین پاس برس کے مین بیس روز اعتکاف کیا اور ہر برس ایکبار قرآن حضرت جبرئیل ع کو سناتے اور اس آخر سال مین دو بار سنایا

باب حج مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عمرے مین انکے

سب علما اس بات پر ہین کہ بعد ہجرت کے ایک حج ادا کیا اور وہ حجۃ الوداع تہا اور خلاف نہین ہے کہ دسوین سال تہا ہجرت سے اور لیکن ہجرت سے پہلے دو حج کیے اور جامع ترمذی مین یہہ ثابت ہوا ہے اور صاحب محلی نے نقل کیا کہ ہجرت سے پہلے چار حج سے زیادہ کیے لیکن گنتی اسکی خوب یاد نہین ہے حج نوین برس سے فرض ہوا اور اسیوقت سے تیاری اسباب سفر حج کی مشغول ہوئے لیکن آیہ وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ الخ چہٹی برس مین ہجرت سے نازل ہوئے اور یہہ دلالت فرضیت پر حج اور عمرے کے نہین کہتی ہے بلکہ حکم ہے حج اور عمرہ پورا کرنیکا شروع کرنیکے بعد

فصل طور مین حج پیغمبر خدا کی

جب حج کا عزم کیا صحابہ کو اعلام کیا حج کا سب نے تیاری سفر کی کی اور یہہ خبر گانو اور بستیون مین کہ اطراف مین مدینہ کی تہین پہونچی سارے مسلمان مدینہ کی طرف متوجہ ہوئے اور راہ مین مکہ کے ہر طرف سے غول مخلوق آ نے لگا اور حاجیون کی گنتی حساب سے باہر ہوئی پنجشنبہ یا ہفتہ کے دن چوبیسوین کو ذی القعدہ کی ظہر کی نماز جماعت سے مسجد مین مدینہ کی پڑہی اور سفر کیا اور اسکے پہلے خطبہ کیا اور لوگون کو شرائط اور ارکان اور ادب حج کے تعلیم کئے اور یہہ جمعہ کے دن تہا اور یہہ ہو بہ ہی اس

بات پر کہ سفر شنبہ کے دن تھا اور لیکن صحیح حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ سفر کو روز
پنجشنبہ کو شروع کرے اور صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ ما کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج فی سفر الا یوم الخمیس اور نماز ظہر
کے بعد سر مبارک کو شانہ کیا اور تیل سر میں ڈالا اور چادر پہنا اور دو نمازوں کے
درمیان سفر کیا اور ذوالحلیفہ میں اترے اور عصر کی نماز کو قصر کیا اور ایک رات
اسی جگہ مقام کیا اور نماز شام اور عشا اور صبح اور ظہر کی وہان پڑھی اور پانچون بیبیان
وہان ہمراہ تھیں اور سب بیبیان حضرت کی ساتھ ہو تھیں اور اس شب کو سب کے
پاس آئے اور نماز صبح کی واسطے غسل کیا اور ظہر کے بعد احرام کی واسطے غسل
دوسرا کیا اور خطمی اور اشنان غسل کے وقت سر میں لگایا اور حضرت عائشہ
خوشبو لائیں اور وہ مرکب تھی کئی خوشبو ملا کر بنی تھی اور اسمیں مشک بھی تھا
بدن پر اور سر مبارک پر ملا اتنا کہ اثر مشک کا بدن پر اور سر مبارک پر آنحضرت کے
معلوم ہوتا تھا بعد اسکے تہبند اور احرام کی چادر پہنی اور نماز ظہر کی قصر کی ساتھ
ادا کی اور احرام باندھا اسی جگہ کہ نماز ظہر کی پڑھی تھی اور منقول نہیں کہ نماز سے
پہلے سوا نماز ظہر کے کوئی نماز خاص احرام کے واسطے پڑھی ہو اور احرام سے پہلے
قربانی کے اونٹ کے کوہان میں دو گوشت اٹھائے اور داہنے طرف سے اسکی کوہان
کو چیرا اور خون کو اسکے پاک کیا اور احرام میں انکے اختلاف ہے کہ تلبیہ کس قسم
کے حج کی کہی اور اکثر حدیثیں صحیح مصرح میں اس بات پر کہ احرام حج اور عمرہ کا
تھا اور فرمایا اتانی آت من ربی فقال صل فی ہذا الوادی المبارک
وقل عمرۃ فی حجۃ اور حدیثیں صحیح صریح اس باب میں بیس سے زیادہ ہیں
اور اسیطرح حدیثیں صحیح بہت وارد ہوئیں اس بات پر کہ احرام انکا صرف
حج کا تھا فی صحیح مسلم عن عائشۃ ان رسول اللہ صلعم

اہل بالحج مفردا اور صحیحین مین ثابت ہی خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نذکر الا الحج وعند مسلم عن ابن عمر اہللنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحج مفردا اور حدیثین صحیح تمتع مین بہی وارد ہین اور موافق کرنے کی راہ ان حدیثون مین یعنے تعارض اوٹہانے کی راہ یہہ ہے کہ آنحضرت نی اول احرام مفرد باندہا بعد اسکے عمرہ کو حج مین لے آئے اور قارن ہوئے اور فرمایا دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ اور جو شخص تمتع کا قایل ہے مراد اوسکی تمتع لغوی ہے کہ معنی اسکے انتفاع اور لذت اوٹہانا ہے اسواسطی کہ شک نہین ہے کہ قران مین فایدہ اور لذت حاصل ہوتی ہے اسواسطی کہ دو نسک مین سے ایک نسک پر اکتفا کرتا ہی اور افراد عمل کا ہر ایک کے لئی حج اور عمرہ سے محتاج ہونا نہین پڑتا ہے اور صحابہ رضی اللہ عنہم تین قسم پرتہے آنحضرت کی ساتہہ ایک قسم نے احرام حج اور عمرہ دونون کا باندہا یا صرف حج کا اور اونکی ساتہہ قربانی تہی اور احرام صرف حج کا باندہا تہا اور اسی احرام پر باقی رہے یہانتک کہ نحر کی دن احرام اوتارا اور دوسری قسم جنکی ساتہہ قربانی نہ تہی اور احرام حج کا باندہا اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ حج کو عمرہ کر دو یعنے پہیر دو احرام حج کو احرام عمرے کی طرف اور افعال کو عمرے کی تمام کر دو عرفہ کے روز سے پہلے اور پہر احرام باندہو حج کا کہ سے عرفات کو جاو تیسرے ایک جماعت تہی کہ انکے ساتہہ قربانی نہ تہی اور حج کا احرام باندہا تہا اور پیغمبر نے انکو فرمایا کہ احرام کو پہیرو عمرہ کی طرف اور یہہ معنی فسخ حج کے ہین عمرہ کے ساتہہ

فصل حج مین پیغمبر صاحب کے

گروہونکو علما کے پانچ سہو ہوئے پہلے گروہ مین کہتے ہین کہ حج مفرد ادا کیا جسکے ساتہہ عمرہ نہ تہا دوسر گروہ کہتے ہین تمتع تہا جسمین عمرے

١٠٥

حلال ہوئے اور آپ نے پہلے احرام حج کا باندا تیسرے گروہ ہین کہ کہتے ہین متمتع
تھے جس تمتع مین عمرہ سے حلال ہوئے بسبب قربانی لیجانیکے چوتھے گروہ وہ
ہین کہ کہتے ہین کہ قران تہا جسمین دو طواف تھے اور دو سعی پانچوین گروہ وہ ہین
کہ کہتی ہین مفرد تہا وہ افراد کہ بعد حج کے ادا کرنے کی عمرہ کی ساتھ باندا تنعیم
اور احرام مین بہی پیغمبر خدا کے پانچ گروہ کو سہو ہوا پہلے گروہ کہتے ہین کہ تلبیہ
صرف عمرہ کا کہا اور اسپر برابر رہے دوسرے گروہ کہتی ہین کہ تلبیہ صرف حج کا
کہا اور اسپر برابر رہے تیسرے کہتے ہین کہ تلبیہ صرف عمرہ کا کہا دوسرے بار حج
کو عمرہ مین داخل کیا چوتھی کہتے ہین کہ تلبیہ صرف حج کا کہا اور بعد اسکے داخل
کیا عمرے کو حج مین اور یہ مخصوص ہے ساتھ انکے پانچوین کہتے ہین کہ احرام
انکا مطلق تہا کسی نسک کو تعین نہ کیا اسکے بعد وحی آئی اور تعین کیا اور جب
نماز ظہر کی ادا کی احرام باندا اور لبیک کہا تب اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور جب
اونٹنی کہڑی ہو گئے دوسرے بار تلبیہ کہا پہر جب بلندی پر جو برابر بیداء کی ہے
چڑہے دوسرے بار تلبیہ کہا اور کبہی لبیک بحج و عمرہ کہتے اور کبہی لبیک بحج
اور فرماتے لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَ
النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور آواز بلند کرتے کہ ساری صحابہ سنتی اور
فرماتے آواز بلند کرو اور سواری آپکی ایک اونٹ تہا اور اسپر پالان تہا نہ شقدف
اور نہ محارہ اور محمل اور نہ ہودج اور محفہ اور ہمیشہ اسیطرح تلبیہ فرماتے اور صحابہ
عبارت مین تلبیہ کی کم بیش بہی کرتے اور پیغمبر خدا کسی پر انکار نہ فرماتی اور
احرام کی مدت مین سر کی بال کو خطمی اور غسل سے جماتے اور بعض روایت کرتی
ہین کہ شہد سے جمایا تہا تا گرد سے محفوظ رہے اور جب روحا کی مقام مین پہونچی
جنگلی گدہے کو دیکہا زخم کہایا ہوا فرمایا اسکو چہوڑ دو کہ جلد ہی زخمی کرنیوالا آجائے

ظاہر ہوگا اسیوقت ایک مرد پیدا ہوا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم جانو جو چاہو
کرو اس شکار کو میرے آنحضرت نے ابوبکر رض کو فرمایا کہ رفیقوں میں تقسیم کرو اور جب آگے آئے کی
منزل میں پہونچے کہ ایک جگہ ہے رویثہ اور عرج کی درمیان ایک ہرن کو دیکھا کہ درخت کے
سایہ میں سوتا ہے ایک شخص کو متعین فرمایا کہ اسکے نزدیک کھڑا رہے کہ کوئی محرم اور
حاجی اسکو چھیڑے نہیں جب آنحضرت عرج میں پہونچے ایک غلام حضرت ابوبکر کا
پیچھے رہا تہا اور ایک اونٹ کہ پیغمبر خدا اور ابوبکر رض کا تہا اور اوسکے ہاتہ میں تہا اور
ایک ساعت اوسکی راہ دیکھی جب پہونچا تو اونٹ اوسکی ہاتہ میں نہ تہا ابوبکر نے پوچھا اونٹ
کہاں ہے اوسنے کہا میں نے گم کیا ابوبکر رض اوٹھے اور اوسکو ادب کے واسطے مارنے لگے اور کہنے
لگے کہ ایک اونٹ ہمنے تیرے حوالہ میں ہمنے کیا اسکو بہی تو نے گم کیا اور پیغمبر خدا تبسم کرتے تھے
اور فرماتے تھے محرم کو دیکھو کہ کیا کرتا ہے اُنظُرُوا اِلیٰ ھٰذا المُحرِمِ مَا یَصنَعُ اور اس سے
کچھ زیادہ نہ فرمایا اور جب ابوا میں پہونچے صعب بن جثامہ جنگلی گدہے کو ہدیہ لائے قبول
نہ فرمایا اور جب انکا دل چھوٹا دیکھا فرمایا کہ ہدیہ رد نہیں کرتا ہوں لیکن ہم سب محرم ہیں اور
جب وادی عسفان میں پہونچے فرمایا ای ابوبکر تو جانتا ہے کہ یہ کون وادی ہے ابی بکر نے
کہا کہ یہ عسفان ہے پیغمبر نے فرمایا حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام اس وادی
میں چلے جاتے تھے دو اونٹ سرخ پر مہار انکی خرما کی پتی کی اور تہبند انکے پشمین عبا کی
اور چادریں انکی کمل اور تلبیہ حج کا کہتے تھے اور جب سرف میں پہونچے عایشہ کو حیض
آیا افسردہ ہوئیں اور رونے لگیں فرمایا کسواسطے روتی ہے کیا حیض دیکہا ہے کہا ہاں فرمایا
غم نہ کہا کہ اسکو خدای تعالی نے آدم کی بیٹیوں پر لکہدیا اور اس حج میں تیرا نقصان نہیں ہے
جو کام کہ حاجی کرتے ہیں کر لیکن طواف کعبہ نکر اور عایشہ نے احرام عمرہ کا صرف باندھا
تہا فرمایا کہ غسل کر اور احرام حج کا باندہ ویسا ہی کیا اور جب پاک ہوئیں طواف کیا
اور سعی کیا فرمایا اب تو حلال ہوئی حج اور عمرہ سے عایشہ رض نے کہا میں اپنے جی میں

وضعف کرتی ہون کہ مینے طواف نہین کیا عمرہ کا مگر بعد وقوف کی آنحضرت نے انکے
بہائی عبد الرحمن کو فرمایا کہ عائشہ کو لیجاؤ کہ تنعیم سے احرام باندہی اور عمرہ کرے
اور عالمونکو اسمین گفتگو ہے کہ یہہ کیا عمرہ تہا بعضے کہتی ہین کہ یہہ عمرہ زیادہ تہا خوش
کرنیکو عائشہ کے دل کے اور جبر نفع کرنیکو انکے دلکے اسلئے حکم فرمایا نہین تو طواف
اور سعی انکی کافی تہی انکے حج اور عمرہ کو اور پہلے تمتع تہی حج کو عمرہ مین لائی
قران ہوا یہہ بہت صحیح قول نہین ہے اور حدیثین سو اسکے دلالت نہین کرتین
اور بعض علما کہتے ہین کہ جب حائض ہوئی فرمایا کہ عمرہ کو چہوڑ دے اور اشتغال کرے
حج مفرد کی طرف جبسے حج تمام کیا فرمایا کہ عمرہ کو قضا کرے جسکا احرام پہلے
باندہا تہا اور یہہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور انکے شاگردونکا اور پیغمبر خدا
نے سرف کی مقام مین صحابہ کو فرمایا کہ جو قربانی برابر نہ رکہتا ہو اور چاہے کہ
نسک کو اپنے عمرہ کرے اسکو روا ہوگا اور جو قربانی برابر رکہتا ہو اسکو روا نہو گا
لیکن جب مکہ مین آئے فرمایا بطریق وجوب کے کہ جو قربانی برابر نہ رکہتا ہو نسک
کو اپنی عمرہ کرے اور احرام سے باہر آوے اور جو قربانی رکہتا ہو احرام پہنے قائم
رہے فرمایا اگر مین بہی قربانی نہ رکہتا احرام اتارتا اور آنحضرت مکہ مین داخل ہونے
سے پہلے وادی طوی مین پہونچی اور وہان اتری یکشنبہ کی شب کو پانچوین کو
ذیحجہ کے اور صبح کی نماز بہی وہان ادا کی اور غسل کیا اور مکہ کے شہر مین طلوع
آفتاب کے ایکساعت بعد حجون کی راہ تشریف لائے اور جب دروازہ بنی
شیبہ کے پہونچی اور کعبہ کو دیکہا یہہ دعا پڑہنے لگی اللھم زد بیتک ھذا
تشریفا وتعظیما وتکریما ومھابة اور بعض روایت مین یہہ ہے جب نظر
مبارک انکی کعبہ پر پڑی دونون ہاتہونکو اوٹہایا اور تکبیر فرماتے تہی اور یہہ دعا
پڑہتے تہے اللھم انت السلام ومنک السلام حینا ربنا بالسلام

109

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَكْرِيْمًا وَّتَعْظِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّبِرًّا اور جب مسجد میں آئے سیدہی کعبہ کی طرف چلے اور تحیت گزارنے میں مشغول ہوئے جب برابر حجر اسود کے پہونچے سلام کیا ہاتھونکو نہ اوٹھایا اور تکبیر سے شروع نہ کیا جیسا جاہل لوگ کرتے ہین اسکے بعد طواف شروع کیا اور خانہ کعبہ کو بائین ہاتھ رکھا اور کسی مکان مین دعا روایت نہین ہے کہ اسکی سند صحیح ثابت ہوئی ہو مگر درمیان دو رکن یمانی اور حجر اسود کے اسجگہ فرماتے تھے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور تین طواف اول مین جلدی چلتے اور قدم نزدیک رکھتے جیسا کشتی گیر لوگ چلتے ہین اور ردائے مبارک کو داہنی بغل کے نیچے سے باہر لائے اور بائین کندھے پر ڈالا اور آخر چار طواف مین آہستہ چلے اور جب حجر اسود کے پاس پہونچکر اشارہ کرتے اوس لکڑی سے جو دست مبارک مین تھی اور اس لکڑی کو بوسہ دیتے اور وہ لکڑی ایک عصا تھا چھوٹا سر کج اور برابر رکن یمانی کے اشارہ کرتے رکن کیطرف لیکن ثابت نہین ہوا کہ ہاتھ کہ اپنے لکڑی کو آپ بوسہ دیتے لیکن حجر اسود کو ثابت ہوا کہ اسکو بوسہ دیتے اور روے مبارک کو اوسپر رکھتے اور حدیث مین آیا ہے لبونکو اپنی حجر اسود پر رکھتے اور کبھی دست مبارک کو اوسپر اور ہاتھ کو اپنے چومتے اور استلام کی وقت فرماتی بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور جب برابر حجر اسود کی پہونچتے فرماتی اللہ اکبر اور کبھی حجر اسود پہ پیشانی رکھتے اور اسجگہ سجدہ کرکے بوسہ دیتے یہ کیفیت سب صحیح ثابت ہوئی ہے اور جب طواف سے فراغت کی تب مقام ابراہیم پر آئے اور یہ آیہ پڑہی وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى تب دو رکعت نماز کی اس مقام پہ پڑہی اور مقام انکا نزدیک کعبہ کے رکھا تھا وہان دو رکعت مین سورہ فاتحہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسرے مین

قبل ہو اللہ محمد پڑہا اور جب نماز سے فارغ ہوئے حجر اسود کی طرف رخ کیا اور اسکو
استلام کیا اور پانچ دروازے جو صفا کی طرف جانیکی راہ مین ہین بیچ کی دروازے سے نکلے
اور صفا پر آئے اور جب صفا کی نزدیک پہونچے پڑہا اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ
اور بعد اسکے فرمایا اَبْدَءُ بِمَا بَدَءَ اللّٰہُ بِہٖ اور روایت مین نسائی کی ابدءوا ہے یعنی شروع کرو اسکے
جسکو ہے پہلے اور صفا پر اتنا چڑہے کہ کعبہ نظر آوے کہڑے ہوکر کعبہ کی طرف مونہہ کیا اور
اللہ کی بڑائی کہی اور کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ
الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَ
نَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ اور دعا کی اور کہا اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ
وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ
وَلَا کَرْبًا اِلَّا کَشَفْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً اِلَّا قَضَیْتَہَا تین بار تہلیل کہا اور اسکے
درمیان دعا کرتے تھے بعد اسکے نیچے اترے اور صفیہ شیبہ کی بیٹی روایت کرتی ہے کہ
صفا اور مروہ کے درمیان پیغمبر خدا نے فرمایا رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ
الْاَکْرَمُ اور پیادہ سعی کرتے اور صفا سے مروہ کو جاتے اور مروہ سے صفا کو آتے اور
کے درمیان جب لوگ بہت ہوئے اونٹنی پر سوار ہوئے اور سعی کو سواری پر تمام کیا لیکن
طواف قدوم جسکا پہلے ذکر کیا پیادہ تہا جیسا کہ جابر نے کہا تین پہلے طواف مین
مونہہ سے لایا اور یہہ سواری پر ہو نہین سکتا لیکن رکن مین بسبب عذر کے جو تہا
ہو گی کیا اور سعی کو تمام مروہ پر کیا اور جب مروہ پر پہونچے وہی سب ذکر اور دعا کی
جو صفا مین پڑہی تہین مروہ مین بہی پڑہین اور جب سعی تمام کی صحابہ کو فرمایا
جو قربانی برابر رکہتا ہو حلال ہوا وہ حلال ہونا اونپر فرض کیا اور حلال تمام
عورت سے جماع کرنے اور خوشبو لگانے اور سیاہ پہننے اور اسکے سوا کا اور اسیطرح صحابہ

حلال ہے ترویہ کے دن تک آٹھوین ذی الحجہ ہے اور فرماتے کہ ہم قربانی نہ لاتے ہوتے تو حلال ہوتے اور بعض روایت مین کہ وارد ہوا کہ پیغمبر خدا بھی حلال ہوے ثابت نہین ہے اور غلط ہے اور اس محل مین دعا کی اور کہا اللّٰھم ارحم المحلقین تین بار انکو دعا کی اور ایکبار مقصرین پر یعنی فرمایا رحم کر ترشنے والونپر بھی سراقہ بن مالک نے پوچھا کہ یہہ فسخ اور حلال ہونا خاص ہے اس سال کے واسطے یا یہہ حکم ہمیشہ ہے فرمایا دایم ہے ہمیشہ تک اور ابوبکر اور عمر اور علی اور طلحہ اور زبیر رضہ حلال نہوے بسبب قربانی کے جو رکہتے تھے اور مومنون کی مائین حلال ہوئین اسواسطے کہ قربانی نہین رکہتی تہین اور فاطمہ بھی حلال ہوئین اسواسطے کہ قربانی نہین رکہتی تہین اور اس مدت مین جو مقیم رہے نماز کو قصر کرتے تھے اور منزل مین اپنی کہ مکہ سے باہر تھی جب چار دن گزرے یکشنبہ دوشنبہ سہ شنبہ چہارشنبہ پنجشنبہ کو جب آفتاب بلند ہوا دوپہر کی وقت منی کی طرف متوجہ ہوے ساری خلایق سمیت اور جو حلال ہوا تہا اسدن احرام حج کا باندہا ہر شخص نے اپنی منزل سے جب منی مین پہونچے اترے اور نماز ظہر اور عصر کی ادا کی اور رات کو وہان رہے اور جمعہ کی شب تہی اور جب آفتاب نکلا منی سے روانہ ہوے بائین طرف کی راہ سے عرفات کی طرف بعضے صحابہ تکبیر کہتے تھے اور بعضے تلبیہ کہتے تھے اور کسی پر انکار نہین فرماتے تھے جب نمرہ مین پہونچے خیمہ پیغمبر کا اسجگہ کہڑا کیا تہا اسمین اترے یہانتک کہ آفتاب ڈہلا فرمایا کہ اونٹ پر زین کہین اور اونٹ پر سوار ہوکے اور خطبہ پڑہا اور اس خطبہ مین مسلمانی کی قاعدے بالکل بیان فرمائے اور شرک اور جاہلیت کی بنیاد بالکل جڑ سے کہود ڈالی اور جو حرام کہ سب ملت مین حرام ثابت ہے ذکر فرمایا اور جاہلیت کی وضع کو ایک قلم پامال کیا اور رسمونکو جاہلیت کی دور کیا اور دعیت کی ہستا کو رعایت اور مہربانی کی عورتوں پر اور احسان کرنیکی حق مین انکے

اور حق جو عورتون کا ہی ہر دو نیز بیان کیا اور وصیت کی امت کو کہ تمسک کرین
اللہ کی کتاب سے اور یہ کہ جو کوئی اللہ کی کتاب پر جبتک عمل کریگا گمراہی سے بیغم رہیگا
اور پوچھا کہ کیا کہتی ہو اور کیا گواہی دیتی ہو میرے حق مین سب نے کہا کہ ہم گواہی
دیتی ہین کہ تونے خدا تعالی کے فرمودے امت تک پہنچائے اور امت کو خوب نصیحت کی
اور جو تجہپر تہا حق رسالت کا ادا کیا تب انگلی شہادت کی آسمان کی طرف اٹھائی
اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اور فرمایا کہ اس
مجلس کے لوگ یہ سب باتین انکو جو نہین حاضر ہوئی پہنچا دین آپکے بعد آپنے
اور بلال کو فرمایا کہ اذان کہی اور اقامت نماز کی کہی گئی اور نماز ظہر اور عصر کو
جمع اور قصر کے ساتھ پڑھا اور مکہ کے لوگ صحبت مین پیغمبر خدا کی تھی اور نماز آپکے
طریق سے پڑہی جب نماز سے فارغ ہوئے سوار ہوئے اور عرفات مین آئے اور دامن
کوہ مین عرفات کی نزدیک ان بڑی بڑی پتھرون کی کہ اس جگہ ہین قبلہ کی طرف
موہنہ کرکے اونٹ پر سوار ہوکر کہڑے ہوئے اور دعا اور زاری شروع کی یہانتک
کہ آفتاب تمام غروب ہوا روانہ ہوئے اور فرمایا کہ کہڑا ہونا عرفات مین اس مقام
مین کہ ہم کہڑے ہوئے ہین مخصوص نہین ہے بلکہ ساری میدان عرفات کی کہڑی
ہونیکی جگہ ہے اور دعا کی حالت مین ہاتھ سینہ کی نزدیک اٹھائے تھے جیسے
کوئی مسکین مانگتا ہی اور سب دعا نہین ہے کہ ثابت ہین کہ اس موقف مین
پڑہتے ہین یہ ہے اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ نَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ
اَللّٰھُمَّ لَکَ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ وَاِلَیْکَ مَآبِیْ
وَلَکَ رَبِّ تُرَاثِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ
وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ
شَرِّ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّیْحُ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَرٰی مَکَانِیْ

تمہارے لیے اسلام کے سبب دین کو

وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ وَلَا یَخْفٰی عَلَیْکَ شَیْءٌ مِّنْ اَمْرِیْ اَنَا الْبَائِسُ
الْفَقِیْرُ الْمُسْتَغِیْثُ الْمُسْتَجِیْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذُنُوْبِہٖ
اَسْاَلُکَ مَسْاَلَۃَ الْمِسْکِیْنِ وَاَبْتَہِلُ اِلَیْکَ اِبْتِہَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِیْلِ وَ
اَدْعُوْکَ دُعَآءَ الْخَائِفِ الضَّرِیْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَکَ رَقَبَتُہٗ وَفَاضَتْ لَکَ
عَیْنَاہُ وَذَلَّ جَسَدُہٗ وَرَغِمَ اَنْفُہٗ لَکَ اَللّٰہُمَّ لَا تَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِکَ شَقِیًّا
وَّکُنْ لِیْ رَءُوْفًا رَحِیْمًا یَا خَیْرَ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَیَا خَیْرَ الْمُعْطِیْنَ معجم طبرانی میں
یہہ دعا ثابت ہوئی اور امام احمد نے مسند میں اپنی روایت کیا کہ اکثر دعا پیغمبر کی بیچ
شام عرفہ کی دن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ بِیَدِہِ
الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور سنن بیہقی میں ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ بیشتر
دعا میری اور سب انبیا علیہم السلام کی عرفات میں یہہ ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰہُمَّ اجْعَلْ
فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا اَللّٰہُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ
وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ
وَفِتْنَۃِ الْقَبْرِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا
یَلِجُ فِی النَّہَارِ وَشَرِّ مَا تَہُبُّ بِہِ الرِّیَاحُ وَمِنْ شَرِّ بَوَائِقِ الدَّہْرِ
اور عرفات میں یہہ آیت اتری اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ
نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا اور اس دن عرفات میں ایک شخص
اونٹ پرسے گر پڑا اور مر گیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ اسکو پانی اور بیری کی پتی سے غسل
دو اور احرام کی جو چادر پہنتا تھا اسی میں دفن کرو اور خوشبو نہ لگاؤ اور سر اور منہ
کو اسکے نہ چھپاؤ اور فرمایا کہ قیامت کے دن یہہ شخص لبیک کہتا ہوا حشر میں حاضر
ہوگا اور بعد آفتاب تمام ڈوبنے کی روانہ ہوئے اسامہ بن زید کو اپنی پیچھے

سوار کر لیا اور اونٹ کی مہار کو ایسی کھینچے ہوئے تھی اتنا کہ اونٹ کا سر زین سی لگتا تھا

اور زبانی تھی ہی لوگو تسکین سے رہو اور آہستہ چلو کہ دوڑنے میں بھلا نہیں اور جلدی

پرہیزگاری نہیں اور ابن عباس سے یہی روایت ہے اسیطرح کہ عیدگاہ جانے میں دستور تھا کہ

جس راہ آتے اوس راہ نجاتی عرفات میں بھی یہی طور جاری کہا اور درمیان راہ کے

اونٹ کو چھوڑتے اتنا کہ جلدی اور آہستہ کی درمیان چلتا اور جب کشادہ جگہ میں پہنچتے

تھوڑا جلدی چلاتی اور جب بلندی پر پہونچتی لگام کو اونٹ کی نیچی کرتے کہ آسانی

سے چلی اور تمام راہ میں تلبیہ کہتی اور راہ میں سیل کرتے وہ پہاڑ کی درمیان میں اتر

اتری اور وضو کو توڑا اور ہلکا وضو کیا اسامہ نے عرض کیا نماز پڑھو گی یا رسول اللہ

فرمایا کہ نماز آگی ہے تو سوار ہوئے اور مزدلفہ میں آئے اور وضو کامل کیا اور فرمایا پھر اذان

کی کہی گئی اور اقامت کی اور شام کی نماز پڑھی بوجہ اتارنے اسباب کے اور اونٹوں کے

سلانی سے پہلی اور جب اتار چکا اقامت کی اور عشا کی نماز بھی ادا کی اور نماز

عشا کی واسطی اذان نہیں کہی اور فرض مغرب و فرض عشا کی درمیان کچھ نماز نہ پڑھی

اور دو میں آرام کیا اور تہجد نہ پڑھی اور تہجد میں عید کی رات کی کوئی حدیث صحیح

وارد نہیں ہوئی اور اپنی اہل میں جو ضعیف تھے اونکو رخصت دی کہ آگے رہیں

اور پہلی منی میں جا دین طلوع فجر سے پہلی لیکن فرمایا کہ کنکریں نماریں جبتک

آفتاب نہ نکلی اور لیکن حدیث عائشہ رضی کی کہ رسول اللہ نے ام سلمہ کو فجر کی رات کو

بھیجا اور کنکری ماریں آفتاب نکلنے سے پہلی اور مکہ میں گئیں اور طواف کیا

اور یہاں میں اسناد میں اسکی گفتگو ہے اور حدیث کی رکن ہیں وہ اسکے انکار کے

قایل ہیں اور جماعت کو عورتوں کی اونکو بھیجا اور رمی جمار پہلی اوس سے ہونی

رات کو کیا بسبب صعف حرف مزاحمت اور علما کو اس مسئلہ میں تین قول میں

شافعی و احمد کہتی ہیں آدھی رات کی بعد جائز ہے رمی جمار سب کو اور ابو حنیفہ کہتی

۱۱۲

جائز نہین مگر بعد طلوع آفتاب کے اور کتنی علما کہتی ہین کہ قادر کو جائز نہین ہے مگر بعد
طلوع آفتاب کے اور بعذر کو روا ہے پس جب فجر نے طلوع کیا نماز صبح کی اول وقت میں
پڑھی نہ پہلی وقت سے جیسا کہ بعضے گمان کرتے ہین اسکے بعد سوار ہوئے اور مشعر حرام
مین آئے اور وہ ایک بلندی ہے مزدلفہ کی درمیان مین اسپر بنا مکان اب بنایا ہے
بعضی مشایخ حدیث کی اور فقہا جو کہتی ہین کہ وہ ایک پہاڑ ہے چھوٹا بائین طرف
حجاج کی اور یہہ مقام جو مشعر حرام مشہور ہے سو نہین ہے یہہ انکی غلطی ہے جو مقام کہ
مشعر حرام مشہور ہے صحیح وہی ہے سو مشعر حرام مین کھڑے ہوئے اور قبلہ کیطرف
منہ کیا اور دعا اور تضرع اور التجا مین مشغول ہوئے اور تکبیر اور تہلیل اور ذکر مین رہے
یہانتک کے نزدیک ہوا کہ آفتاب طلوع کرے اسکے بعد روانہ ہوئے فضل ابن عباس
کو اپنے پیچھے سوار کیا اور اسامہ بن زید قریش کے درمیان پیادہ جاتے تھی اور
راہ مین فضل ابن عباس کو فرمایا کہ کنکری رمی جمار کی واسطے اٹھالی سو سات
کنکر زمین سے چن لیے اور پیغمبر خدا کو دیے آنحضرت اپنے دونون ہاتھون سے ہلاتے
تھے اور کہتے تھے امثال هؤلاء فارموا وایاکم والغلو فی الدین فانما اهلک
من کان قبلکم بالغلو فی الدین اور اس راہ مین ایک عورت قبیلہ خثعم کی نہایت
خوبصورت آئی اور سوال کرنے لگی کہ باپ میرا بوڑھا ہے اونٹ کی پیٹھ پر سکتا کیا حج کرون
اوسکی طرف سے فرمایا ہان تو اوسکی طرف سے حج کر اور فضل ابن عباس کہ پیچھے رسول اللہ
صلعم کے سوار تھے اس عورت کی طرف نگاہ کرتے تھے دست مبارک کو فضل کے منہ کے
آگے کیا کہ یہہ دونون ایک دوسرے کو نہ دیکھین اور ایک بوڑھی عورت آئی اور اپنی بوڑھی
مان کی خبر دی کہ نہایت عاجز اور ناتوان ہوئی اگر اونٹ پر باندھون ہلاکت کا خوف
ہے فرمایا اگر مان پر تیری قرض ہوتا ادا کرتی یا نہین بولی ہان ادا کرتی فرمایا پس
حج کو بھی اپنے مان کے واسطے کر کہ خدا کا دین ادا کرنا اولی ہے اور جب میدان وادی محسر

کے پہونچے جو وادی محسر ہی منی کے قریب اونٹ چل چلایا اور جلدی کے ساتھ اس وادی
سے باہر ہوئے آپ کی عادت شریف کی یہ تھی کہ ہر جگہ میں کہ اللہ کے دشمنوں پر بلا اور عذاب
اترتا تھا جلدی اس جگہ سے گذر جاتے اور اسی میدان میں وادی محسر کی ابرہے الوالفیل پر عذاب
پہونچا جو قرآن شریف میں مذکور ہے اور اسی سبب سے اسی وادی محسر کو بھی کہتے ہیں کہ ابرہہ کا
اس جگہ گر پڑا اور رہ گیا اور حرکت سے معذور ہوا اور یہ میدان محسر جو برزخ ہے درمیان
منی اور مزدلفہ کی نہ منی سے نہ اس طرف جیسا عرنہ اور نمرہ برزخ ہے درمیان
عرفہ اور مشعر حرام کی اسیطرح سے بیچ کی راہ سے منی کے چلے یہانتک کہ وادی کی نیچی اور
برابر جمرۃ العقبہ کے کھڑے ہوئے اور کعبہ کو بائیں طرف کیا اور منی کو داہنی اور
سوار ہو کر سات کنکریاں کرائیں ایک محل سے جمرات کی مارا اور ہر ایک کے
ساتھ تکبیر کہتے تھے اور کنکری ماریکی ابتدا میں تلبیہ چھوڑ دیا اور بلال اور اسامہ رضی
ساتھ تھے ایک لگام اونٹ کی اوٹھائے تھا اور ایک چھتری چھول لگائی تھی
کہ آفتاب کی دہوپ کا صدمہ نہ پہونچے اور وہاں خطبہ پڑھا ایسا کہ آواز انکی سب خلایق
کو کہ خیموں کے اندر تھی پہونچی اور یہ معجزہ تھا آنحضرت کا اور خطبہ میں خلایق
کو اعلام کیا نحر کے دن کی حرمت کا اور فضیلت کا اسکی اور بیان کیے مناسک انکو
کو فرمایا کہ حج کے ارکان مجھ سے سیکھ لو اور فرمایا کہ شاید دوسرے برس میں حج نہ کروں اور حکم فرمایا
کہ حاکم مانو اور تابعداری کرو پھر اسکی کہ وہ حکم کرے کتاب اللہ کی اور مہاجر اور انصار
کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ ہمارے بعد کافر نہ ہوجانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ اور
لوگ جو خیانت کرتا ہے اپنی جان پر کرتا ہے اور لوگوں کو رخصت کیا اور فرمایا کہ حاضر
لوگ پہونچا دیں اس مجلس کے جو سنا احکام مناسب کے غائبوں کو پہونچا دیں اور وہاں سے
نحر کے مقام پر گئے وہ ایک جگہ ہے مشہور منی کے درمیان
اپنے دست مبارک سے نحر کیے اونٹ کھڑے تھے اور

برسون کی عمر کی آنحضرت کی اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ نحر سو اونٹ کا تمام کرو

سینتیس اونٹ اور نحر کیے علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ گوشت اور کہال اور جہول اون اونٹون کے

سب کے تقسیم کرو اور جو کہال کی قصائی ہے اوسکو کچھہ نہ دو بلکہ اپنے مال مین سے دو اور لیکن

حدیث انس کی کہ پیغمبر خدا نے سات اونٹ اپنی دست مبارک سے قربانی کیے بعضے

وہم کرتے ہین کہ اس حدیث کی ساتھہ معارض ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ انس نے سات

کے نحر کو دیکھا اور اس جگہہ سے چلا گیا اور جابر نے تریسٹھہ کو دیکھا اور بعضے کہتے ہین

سات اونٹ کو اپنے ہاتھہ سے نحر کیا اور تمام تریسٹھہ اسطرح ہوئے کہ ایک طرف آنحضرت

حربہ مارتے تھے اور دوسری طرف حضرت علی اور بعد اس تریسٹھہ کے امیر المومنین

علی رضی اللہ عنہ نے سینتیس اکیلے نحر کیے اور جب نحر سے فارغ ہوئے آواز دی کہ ساری منی

منی کی نحر کی جگہہ ہے اور سب مکے کی راہ ہین اور نحر کی جگہہ اور نحر مخصوص نہین

ہے کسی جگہ کے ساتھہ اور حجام کو بلا کر سر مبارک کو اپنی منڈوایا اور حجام معمر بن عبد اللہ

بن نضلہ سر پیغمبر کی کہڑے ہوئے اور استرہ ہاتھہ مین لیا فرمایا یا معمر امکنک

رسول اللہ من شحمۃ اذنہ وفی یدک الموسی فقال معمر ان ذلک

لمن نعمۃ اللہ علی ومنہ فقال اجل پہر اشارہ فرمایا حجام کو کہ داہنی طرف سے

شروع کرے اور جب داہنی طرف سے فراغت کی بال تقسیم کیے حاضرون کو اسطرف کے

اور اشارہ کیا کہ بائین طرف بہی حلق کرے اور سب بال اسطرف کی ابو طلحہ کو دے اور

ابو طلحہ نے داہنی طرف سے بہی تہوڑا پایا تہا سب سے پہلے اور جب حلق سے فارغ ہوئی

اور آدمیون مین ہر ایک کو ایک بال یا دو بال پہونچے آخر ناخن کو انگلیون کے ترشوایا اور

اونکو بہی لوگون کو تقسیم کیا اور بعضے صحابہ سر منڈائے اور تہوڑے بال ترشوائے

اور بعد اسکے پہلی بال کے مکہ مین گئے اور طواف کیا اس طواف کو طواف افاضہ کہتے

ہین اور طواف زیارت اور طواف صدر بہی کہتے ہین اور بعضے حدیث مین جو وارد

۱۱۷

حج نہیں ہے بعضی کہتے ہیں سنن و آداب حج کے ہے اور تمام مناسک حج
اسلئے ہیں اسواسطے پیغمبر خدا نے فرمایا انا نازلون غدا ان شاء اللہ تعالی
بخیف بنی کنانۃ حیث تقاسموا علی الکفر یعنی اور مراد خیف بنی
کنانہ کی یہی محصب ہے یعنی کہ قریش اور بنی کنانہ نے وہاں آپس میں قسم کہائی
تھی اور عہد باندہا تہا کہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ساتھ کبھی نہ ملینگے اور
نکاح اور میل نکرینگے جبتک رسول کو بیچ نہیں دینگے اور آنحضرت نے چاہا کہ
اسلام کی شعایر کو ظاہر کیا چاہیے جہاں انہوں نے شعایر کفر کو ظاہر کیا

فصل داخل ہونیمیں خانہ کعبہ کی اور توقف کرنیمیں ملتزم میں طواف وداع سے بعد ایک جماعت علما اور فقہا کی یہ
بات ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جس حج کیا اندر کعبہ کے گئے اور جانا کعبے کے اندر
حج کی سنتوں سے ہے لیکن حدیثیں اور آثار اس پر دلالت کرتی ہیں کہ آنحضرت صلعم
اس سال کے حج میں داخل نہیں ہوئے بلکہ فتح مکہ کی سال کعبہ میں داخل ہوئے تہے اور
صحیحین میں ثابت ہے کہ ابن عمر رض نے کہا دخل رسول اللہ یوم فتح
مکۃ علی ناقۃ لاسامۃ حتی اناخ بفناء الکعبۃ فدعا عثمان
بن طلحۃ فاتی بالمفتاح فجاء بہ ففتح فدخل النبی واسامۃ
وبلال وطلحۃ فاجافوا علیہم الباب ملیا ثم فتحوا فبادر
الناس قال ابن عمر فوجدت بلالا علی الباب فقلت این صلی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بین عمودین المقدمین
قال فنسیت ان اسالہ کم صلی اور یہہ حدیث صریح ہے اس بات میں
کہ بیت اللہ میں فتح مکہ کے سال داخل ہوئے تہے اور فرمایا انی دخلت
البیت ووددت ان لم اکن فعلت انی اخاف ان اکون ا

اُنھین مین تعجب ہی اور عایشہ نے چاہا کہ کعبہ مین جاوین فرمایا کہ حجر مین دو
رکعت پڑہی کہ یہہ ایسا ہی ہے کہ جیسی کعبہ مین پڑہی اور توقف کرنا ملتزم
مین سنن ابوداود مین عبداللہ بن عمر سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا کو مینی دیکہا
کہ رکن کے درمیان کعبہ کے اندر کہڑے ہوئے اور منہہ اور سینہ کو دیوار سے کعبہ
کی لگایا اور دونون ہاتہہ اور دونون مونڈہون کو دیوار پر کعبہ کی پہیلایا یہہ
احتمال ہے کہتا ہی کہ فتح کی سال ہوا ہو اور مقرر دونون سال مین ہوا تہا ہو اسطے
کہ مجاہد اور شافعی اور ایک جماعت علما کی کہتے ہین کہ مستحب ہے کہ بعد طواف
وداع کی ملتزم مین کہڑا ہو اور دعا کرے اسواسطی کہ کسی شہدی نے اس مقام پر
اپنی حاجت کو پروردگار سے نہین چاہا مگر کہ حاجت اسکی روا ہوئی اور جب نماز
صبح کی پڑہی کعبہ کی برابر اور اس نماز مین سورہ والطور پڑہی مدینہ کی جانب روانہ
ہوئے اور راہ مین مدینہ کی ایک منزل مین پہونچی اسکا نام روحا کہتی ہین رات کو
ایک سوارون کی جماعت کو دیکہا کہ اونپر سلام کیا پوچہا کہ تم کون لوگ ہو بولے
ہم مسلمان ہین تم کون ہو فرمایا مین رسول خدا کا ہون ایک عورت آگی آئے
اور اپنے لڑکیکو آگے لائی اور بولی کہ اس لڑکے کو حج درست ہوگا فرمایا ہان اسکو
حج درست ہوگا اور ثواب تجکو ہوگا جب ذی الحلیفہ مین پہونچی انکو وہان مقام
کیا صبح کو مدینہ کیطرف روانہ ہوئے جب مدینہ کو دیکہا تین بار تکبیر کہی بعد اسکے کہا

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ
اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ پہر مدینہ مین تشریف
لائے

فصل بیان مین ذبح کے

ذبیحہ جسکی ذبح کرنیسے قربت حاصل ہوتا
ہے تین قسم ہے ہدی اور اضحیہ اور عقیقہ اور پیغمبر خدا اپنی ہدی بکری بہی بہیجا اور

اونٹ بہی اور امہات مومنین کے واسطے گائی کو ہدی بہیجا اور جب حج کو جاتے ہدی
ساتہہ لیجاتے اور جس سال حجکو نہ جاتے ہدی کو دوسرون کے ساتہہ مکہ مین بہیجتے
لیکن اس حالت مین اونپر کچہہ حرام نہین ہوتا اور عادت یہہ تہی جب بکری ہدی کی
ہوتی اوسکی گردن مین کچہہ لٹکائی کہ علامت ہدی کی ہو اور اونٹ ہدی کا ہوتا
تو اسمین بہی گہنٹ لٹکاتے اور کوہان مین نشان دیتے اور اسکا بیان پہلی کیا گیا
اور جب ہدی کو دوسرے کے ساتہہ بہیجتے اسکو فرماتے کہ جو مرنے لگے اسکو ذبح کرکے
بعد اسکے اسکے نعل کو خون مین اسکے ڈوبا دین اور اسکے بدن پر مارین اور چہوڑ دین
اور کوئی اس جماعت سے اسکے گوشت کو نہ کہاوے بلکہ اگر کوئی جماعت اجنبی حاضر ہو
تو اسکی گوشت کو اونپر تقسیم کرین اور اونٹ اور گائی کو سات شخص کیطرف سے
ہدی کرتے اور مباح رکہتے سوار ہونا ہدی کا حاجت کی وقت اتنی دیر کہ جبتک
دوسری سواری آئے اور اونٹ کو کہڑا کرکے اور بایان پانو باندہ کی نحر کرتے
اور نحر کے وقت بسم اللہ اور تکبیر کہتے اور جب بکری کو ذبح کرتے پاٰی مبارک کو
بازو پر اسکے رکہتے اور مباح کیا امت کو کہ ہدی اور قربانی مین سے اپنے کہاوین
اور رکہہ لین اور ہدی کے گوشت کو کبہی تقسیم کرتے اور کبہی فرماتے کہ جسکو حاجت
ہے اپنی واسطے کاٹ لے اور بعضی علما اسی سے دلیل پکڑتے مین جایز ہونے پر لوٹ کے
اور ہدی کو عمرہ مین ساتہہ لیجاتے مروہ مین نحر کرتے اور ہدی جو حج مین لیجاتے
منیٰ مین نحر کرتے اور کبہی ہدی کو نحر نہین کیا مگر بعد نماز عید کے اور عید کی دن
سے پہلی بہی ہدی کو نحر نہین کرتے یہہ کام اسی طرح کبہی تہے عید کے دن پہلی
رمی جمرہ عقبہ کیا پہر نحر پہر سر منڈایا پہر طواف کیا **فصل بیان مین قربانی**
انحضرت صلعم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز ترک قربانی نہ کرتے
اور بکری کی قسم مین دنبہ کرتے اور نماز عید کی بعد ذبح کرتے اور قربانی جو نماز سے

پہلی ذبح کرے چاہیئے کہ اوسکی جگہ دوسرا ذبح کرے اسواسطے کہ وہ عبادت نہین ہے
بلکہ گوشت ہی اپنے اہل کے واسطی اور فرماتے کہ میش سے ایک برس کا اور اسکے سوا سی
دو برس کا اور سارا عید کا دن اور تین دن تشریق کے ذبح کا دن ہے اور سنتون
سے آنحضرت ؐ کی یہہ ہے کہ جو چاہے کہ قربانی کرے جب ذی الحجہ کا چاند دیکہی بال
اور ناخن مین سے اپنے کچہہ دور نکرے اور اس دن سے محرمون کی صورت پر رہے اور
قربانی کی واسطی خوب موٹی اور اچھی اور عیب سے سلامت قربانی پیدا کری اور کان
کٹی اور سینگہہ ٹوٹی اور کانی اور کان پہٹی اور چیری یا کان کے آگی کی طرف یا پیچھی کیطرف
یا بال تراش دیتے ہین ایسا نہو اس سب کو قربانی نکرے اور عادت آنحضرت
کی یہہ تہی کہ قربانی عیدگاہ مین ذبح کرتے جابر کہتا ہے مین عیدگاہ مین حاضر تہا
پیغمبر خدا کی ساتہہ جب نماز پڑہی اور خطبہ کیا اور منبر سے نیچی آئے ایک کبش کو لائے
اور ہاتہہ سے اپنے ذبح کیا اور ذبح کے وقت فرمایا بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا عَنِّیْ
وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ اور سنن مین ابی داؤد کے ثابت ہے ذَبَحَ یَوْمَ النَّحْرِ
کَبْشَیْنِ اَقْرَنَیْنِ اَمْلَحَیْنِ مَوْجُوْئَیْنِ فَلَمَّا وَجَّھَھُمَا قَالَ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ
لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَ
نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا
مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ مِنْکَ وَلَکَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِہٖ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ
وَاَمَرَ النَّاسَ بِالْاِحْسَانِ فِی الذَّبْحِ یعنی فرمایا لوگون کو احسان کرنا ذبح مین
اور فرماتے کہ باری تعالی نے سب چیز مین نیکی کرنیکو لکہا ہے سو جب ذبح کرو تو نیکی
کرو اور جب قتل کرو نیکی کرو اور نیکی کرنا ذبح مین اسطرح ہوتا ہے کہ چہری اور تلوار
کو تیز کرین اور ایکہہ دوسری کی سامنے ذبح نکرین اور اچھی طرح دم نکلجائے اور بدن
سرد ہوجانے کی پہلی کہال نہ کہینچین

فصل سنتو ہمین نبی کی عقیقہ میں

اور منع مین بعض چیزون سے عقیقہ نام اوس بال کا ہی کہ سر پر لڑکے
کے ہوتا ہی کما سبق لایحب اللہ العقوق (الحدیث) ۔ الحمد والحلال اسانی نسقہما لا ہے صحیح ہی اور پیغمبر خدا اس
نام کو مکروہ جانتے تہی کسی نے سوال کیا عقیقہ سے فرمایا مین عقوق کو دوست نہین رکہتا
ہمارے لئے فرزندون کی طرف سے کرون فرمایا دوست رکہتا ہے کہ نسک فرزندون
کی طرف سے کرے چاہیی کہ لڑکی کی طرف سے دو بکری کرے اور لڑکی کی طرف سے ایک
اور حدیث صحیح مین وارد ہی کُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ
وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمّٰى امام احمد رح کہتے ہین حدیث کی معنی یہہ ہین کہ فرزند بند
ہے ماں باپ کی شفاعت سے جبتک عقیقہ اوسکا نہ دین اور بعضی کہتے ہین کہ مبدء
نیکی ہے اور زیادتی اور نشو ونما سی جبتک عقیقہ اسکا نہ دین اور بعضی روایت مین
بدل ویسمّی ویدمّی ہے اور قتادہ نے تفسیر کی ہے کہ جب ذبح کرین بکری کو تو
ڈالین کو اس خون سے جو اس جانور سی ٹپکتا ہے تر کرین اور لڑکے کی سر پر رکہین
کہ خط کی طرح سر پر اسکی بہی اسکے بعد دہو ڈالین اور سر کی حجامت کرین اور بہتر
یہہ ہے کہ نکرین اسواسطی کہ یہہ تحریف ہی بعضی راویون کی اسواسطی کہ پیغمبر خدا
نے عقیقہ مین حسن وحسین کے دو بکری ذبح کئی یہہ فعل نکیا اور یہہ فعل رسمون
سے اہل جاہلیت کی زیادہ مشابہ ہے واللہ اعلم لیکن ذبح عقیقہ مین حسن وحسین
کے ہر ایک کی طرف سے ایک بکری صحیح ہے اور فاطمہ رضہ کو فرمایا کہ اسکا سر مونڈ
اور اسکی وزن کے موافق چاندی صدقہ دے اس بال کو جو تولا تو ایک درم
کے موافق چاندی ہوئی لیکن حدیث عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ زیادہ قوی وزیادہ
صحیح ہے اور دوسرے یہہ کہ قول فعل سے زیادہ قوی ہے اسواسطی کہ فعل احتمال
تخصیص کا رکہتا ہے اور فعل دلالت کرتا ہے جواز پر اور قول استحباب پر
اور یہہ کہ قصہ ذبح عقیقہ کا حسنین رضہ کے مقدم ہے حدیث پر امر کرنے کی ...

۱۲۴

کروہ احد کے سال تھا اور اوسکی دوسرے سال کے بعد اور حارث نام کرے کی
کہ حدیبیہ کی صلح کا برس تھا چھٹے برس مین ہجرت کے دوسرے یہہ کہ اللہ نے مرد کو تفضیل
دی ہے عورت پر میراث مین اور سب امر مین اور یہہ مقتضی ہے فرق کو اس باب مین
بھی اور حدیث مین وارد ہوا کہ پیغمبر خدا نے بعد نبوت کے اپنے عقیقہ کو ذبح کیا لیکن
اسناد مین اوسکے ضعف ہے اور ابو رافع کہتا ہی کہ مینے دیکھا کہ حسن بن علی رضکو
بعد پیدا ہونیکے پیغمبر خدا کی پاس لائے کان مین انکے اذان نماز کی کہی لیکن نام
رکھنا لڑکے کا سنت ہے کہ ساتوین دن ہو اور لیکن ختنہ ابن عباس کہتے ہین کہ صحابہ
بعد بلوغ کے فرزندونکا ختنہ کرتے تھے اور مکحول کہتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے
اپنے بیٹے اسحاق علیہ السلام کا ساتوین دن ختنہ کیا اور اسمعیل کا تیرہوین برس
سو اولاد مین اسمعیل علیہ السلام کی یہہ سنت رہی کہ تیرہوین برس کرین اور عادت
حضرت نبی کی یہہ تھی کہ لڑکیکا نام اچھا رکھتے اور فرماتے بہت دوست نام
مین خدا کی نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہے اور بہت سچا نام مومنین حارث اور
ہمام ہے اور بدتر نام مومنین حرب مرہ ہے اور فرماتے بہت خراب نام مومنین خدا کے
نزدیک شاہنشاہ ہے اور فرمانی کہ غلام کا یسار اور رباح اور نجیح اور افلح نام کہو
اسواسطی کہ اگر کوئی پوچھی کہ افلح یا رباح یا فلانا وہان ہے اگر حاضر نہین ہوگا تو
کہوگی نہین ہے اور یہہ بد فال ہے اور عادت آنحضرت کی یہہ تھی کہ جب برا نام سنتے تو
بدل دیتے اور اچھا نام رکھتے عاصیہ کا جمیلہ نام کہا اور برہ کا جویریہ نام رکھا اور اصرم
کا نام زرعہ اور حزن کا سہل اور حرب کا حلم اور مضطجع کا منبعث اور بنو الزنیہ کا بنو الرشدہ
اور شعب الضلالت کا شعب الہدی اور دوسرے نام جو پیغمبر خدا نے تغیر فرمائے بہت
ہین اور امت کو اچھے نام رکھنے کو فرمایا اور اسمین تنبیہ ہے اس بات پر کہ کام نام کے
مناسب چاہیے اسواسطی کہ نام قالب ہین معنی کے اور دلالت کرتے ہین اوسپر ضرور

مقتضا حکمت الٰہی کا یہہ ہوا کہ درمیان انکے رابطہ اور مناسبت ہو اور ایک سے
دوسرا اجنبی نہ ہو اسطرح کہ درمیان مین انکے کسی وجہ سے تعلق نہ ہو اسواسطے کہ
حکمت اس معنے سے بعید ہے اور واقع اور مشاہدہ خلاف اسکے ہے اور نام کی
تاثیر نام والون مین اور نام والون کی نام مین ظاہر ہے اور اس معنی کی طرف اشارہ
کیا کہنے والے نے اس بیت کی شعر وَقَلَّ اِنْ اَبْصَرَتْ عَيْنَاكَ ذَا لَقَبٍ اِلَّا
وَمَعْنَاهُ اِنْ فَكَّرْتَ فِي لَقَبِهِ + آنحضرت معانی کو خواب کے نام سے اخذ کرتے
اور اس سے تعبیر خواب کی کرتے چنانچہ ایکبار خواب مین دیکھا کہ گھر مین عقبہ بن رافع
کے ایک کالی کھجور ابن طاب کے انکے آگے اور انکے یارون کے آگے لائے صبح کو تعبیر
فرمائی کہ عاقبت اچھی ہو گی ان لوگون کی دنیا اور آخرت مین اور دین اسلام مین
تمام ہو اِنَّ الدِّيْنَ الَّذِيْ قَدِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ لَهُمْ قَدْ اَطَابَ وَطَابَ اور ایکبار اور
بھی اشارہ کیا دوہنے کا ایک بکری کے ایک شخص جماعت مین سے اٹھا کر دوسے
فرمایا نام تیرا کیا ہے بولا مرہ فرمایا بیٹھ دوسرا اٹھا فرمایا کہ تیرا نام کیا ہے بولا
حرب فرمایا بیٹھ دوسرا اٹھا فرمایا نام تیرا کیا ہے بولا یعیش فرمایا دوہ اور اسیطرح
راہون اور منزلون کے نام لینا برا ہوتا گزرنے اور اترنے سے اس جگہ کے کنارہ رہتے اسی سبب
رابطے کے جو نامون مین اور نام والون مین موجود ہے اور ایاس بن معویہ جس شخص
کو دیکھتا کہتا شاید نام اسکا فلانا ہوا اور خطا کم واقع ہوتی اور انبیا صلوات اللہ وسلامہ
علیہم اشرف اور اکمل خلق مین ہین خلائق میں اور اعمال انکا اشرف اخلاق ہے اور نام انکا اشرف
نامون کا تہا اسواسطے رسول اللہ صلعم نے امر فرمایا بطریق ندب کہ نام رکہین جو نام
انبیا علیہم السلام کا تہا جسطرح سنن نسائی اور ابی داود مین ہے تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ
الْاَنْبِيَاءِ اور کنیت مین ایک قسم کی بزرگی ہے کنیت والی کے واسطے اور رسول خدا
صہیب کے کنیت ابو یحیی رکھی اور امیر المومنین علی رضی کی ابو تراب پہلی کنیت کی ساتہ

کہ ابوالحسن سے جمع کیا اور یہہ کنیت بہت دوست اور عزیز تھی علی رض کو اور انس رض کہ
بیان کی کہ ایک دن میں ابو عمیر کنیت کی اور کنیت کرنے کی منع میں کچھ ثابت نہیں
ہوا سوا اس حدیث کی تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي اور علما کے اس مسئلے
میں کئی قول ہیں بعضے کہتے ہیں روا نہیں ہے مطلقا کہ ابو القاسم کنیت کسیکی
کریں خواہ نام اوسکا محمد ہو یا غیر محمد اور یہہ قول شافعی سے منقول ہے دوسرا
قول یہہ ہے کہ روا نہیں ہے کہ جمع کریں کنیت اور نام پیغمبر خدا کے درمیان
جیسا حدیث میں ترمذی کی وارد ہوا ہے کہ مَنْ تَسَمَّى بِاسْمِي فَلَا يَكْتَنِ بِكُنْيَتِي
وَمَنْ تَكَنَّى بِكُنْيَتِي فَلَا يَتَسَمَّى بِاسْمِي اور یہہ حدیث قید دینی والی اور تفسیر
کرنیوالے اس حدیث کی ہے تیسرا قول یہہ ہے کہ جمع درمیان کنیت اور نام کے روا ہے
اور یہہ قول امام مالک رح سے منقول ہے اور دلیل اوسکی حدیث سی امیر المومنین علی
کرم اللہ وجہہ کی ہے کہ کہا یَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ مِنْ وَلَدٍ
اُسَمِّيهِ بِاسْمِكَ وَاُكَنِّيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيٌّ رض وَكَانَتْ رُخْصَةً
لِيْ صَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ اور حدیث عایشہ رض کی کہ کہا جَاءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي وَلَدْتُ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ
مُحَمَّدًا وَكَنَّيْتُهُ اَبَا الْقَاسِمِ فَذُكِرَ لِي اَنَّكَ تَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا الَّذِي
اَحَلَّ اِسْمِي وَحَرَّمَ كُنْيَتِي یہہ گروہ کہتی ہیں حدیثیں منع کی منسوخ ہیں ان دو
حدیث سے چوتہا قول یہہ ہے کہ کنیت ابوالقاسم رکہنا منع کی تہی حیات میں
حضرت پیغمبر صلعم کے لیکن بعد وفات کی جائز ہے اسواسطے کہ سبب منع کا
یہہ تہا کہ کہ میں کسی شخص کو پکارا یا ابا القاسم رسول خدا نے التفات
فرمایا اوسنی کہا یا رسول اللہ دوسرے کو میں پکارتا ہوں فرمایا تَسَمَّوْا
بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي سو خاص تہا زمانہ میں حضرت کے اور حدیث

ہین علی رضی کی کران قول لکلی من تعدلت اشارہ ہے اس بات پر
اور بعضی علما جنکے قول پر اعتماد نہین ہے کہتے ہین کہ کنیت کرنے سے
کنیت کرکے پیغمبر خدا کی منع صحیح ہوا اور جائز نہین ہے تو نام رکھنا بھی
نام کرکے پیغمبر خدا کی جائز نہوگا اور بہتر اون قول مین یہہ ہے کہ نام رکھنا
نام کرکے انکے یعنی صلعم کے جائز ہے بلکہ مستحب ہے کیونکہ فرمایا تسموا
باسمی اور کنیت کرنا انکی کنیت کا ممنوع اور منع اپنے زمانہ مین پیغمبر خدا
کے قوی زیادہ اور سخت تہا اور جمع کرنا نام اور کنیت کی درمیان بہی ممنوع
اور جواب حدیث کا عائشہ کی یہہ ہے کہ وہ حدیث غریب ہے صحیح حدیثا
کے معارض نہین ہوسکتی اور صحت مین حدیث حضرت علی کے تامل ہے
اور باوجود اسکی حدیثیمین ازنکی ثابت ہی اور کہا یہہ خصت ہی ہکو
اور یہہ دلالت کرتا ہے منع کے باقی رہنے پر واللہ اعلم اور منع فرمایا
کہ انگور کو کرم کہین اسواسطی کہ کرم دل مومن کا ہے اور یہہ منع دو وجہ
سے ہے ایک یہہ کہ مراد منع سے انگور خاص کرنے سے اس نام کرکے اور
حالانکہ دل مومن کا اس نسبت کی لئی اولی ہے تو منع نہوگا انگور کا کرم نام
رکھنا بلکہ منع ہوگا خاص کرنا انگور کا اس نام کرکے اور دوسری وجہ انگور کا
کرم نام رکھنے سی منع کی یہہ ہے کہ یہہ درخت کہ جڑ ہے خباثت کی اوسکا وصف
کرنا کرم اور خیر کرکے ذریعہ ہے تعریف کا حرام کی اور لوگون کے نفسون کو شوق
دلانا ہے حرام پر اور منع فرمایا نام رکھنی سے عشا کی عتمہ اور فرمایا لا یغلبنکم
الاعراب علی اسم صلوتکم الا وانها العشاء وانهم یسمونها العتمة
اور دوسری حدیث وارد ہے کہ لو یعلمون ما فی العتمة والصبح لاتوهما ولو حبوا
بعضی کہتی ہین منع منسوخ ہی جواز کی بعضی کہتی ہین جواز منسوخ ہے منع کی

اور صورت یہہ ہے کہ تعارض ان حدیثون مین نہین ہے اسواسطی کہ منع
نہ فرمایا مطلق نام سے عتمہ کے بلکہ منع فرمایا چہوڑدینے سی عشاکی اور کفایت
کرلینے پر عتمہ کے اگر نام اسکا عشا رکہین اور عتمہ کبہی کبہی کہین جایز ہوگا واللہ اعلم

باب ذکر مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عایشہ نے کہا کہ کان رسول
اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَلیٰ کُلِّ اَحْیَانِہٖ یعنی آنحضرت
صلعم سب وقت مین ذکر حق کرتے تہی اور کوئی چیز اونکو اللہ کے ذکر سے باز
نرکہتی اسواسطی کہ بات اونکی ساری یاد مین خدا کی تہی اور امر و نہی اور جاری
کرنا شریعت کا امت پر یہہ سب ذکر حق کا تہا اور بیان اسما و صفات
اور احکام کا اللہ تعالی کی اور وعدہ وعید یہہ سب انکا ذکر تہا اور ثنا اور دعا
اور برا لیے اور حمد کہنا اور بہلی بولنا اور سوال کرنا اور دعا کرنا اور ڈرانا اور رغبت
دلانا سب اللہ کا ذکر تہا اور خاموشی کی حالت مین دل مین ہروقت ذکر
حق جاری تہا پہر نفس انکا ذکر مین تہا کہڑے ہوتے مین اور بیٹہنے مین اور سوتے
مین اور جاگنی مین اور سب حالتو نمین ذکر سی حق تعالی کے جدا نہوتے اور
سوکر اوٹہتی تب کہتی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا
وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ اور عایشہ رض روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خدا جب سوکر اوٹہتے
دس بار تکبیر کہتے اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ اور دس بار کہتی
سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ اور دس بار کہتی اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور دس بار
کہتی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اسکے بعد دس بار کہتی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ
مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ پہر نماز شروع کرلے اور یہہ بہی
عایشہ کہتی ہین کہ جب کبہی بیدار ہوتے کہتی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَکَ
اَللّٰھُمَّ اَسْتَغْفِرُکَ لِذَنْبِیْ وَاَسْأَلُکَ رَحْمَتَکَ اَللّٰھُمَّ زِدْنِیْ

عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ
رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ اور یہ دونوں حدیثیں سنن ابو داود میں
ثابت ہیں اور بخاری صحیح میں لایا ہے کہ پیغمبر خدا فرماتے کہ جو اٹکو
سوتے سے اٹھی کہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِي یا دوسری دعا بعد اس ذکر کے کرے باری تعالیٰ اسکو قبول
کریگا اور ابن عباس کہتا ہے ایک رات میں تھا گھر میں میمونہ کی جو میری خالہ ہے
میں تھا جب حضرت سو کر اٹھے سر کو آسمان کی طرف کیا اور دس آیتیں
آخر سورہ آل عمران کی پڑھیں اِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ آخر سورہ تک اسکے بعد
رَبَّنَا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ
فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ
وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ
وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ
اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ
اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ
وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰهِي لَا اِلٰهَ اِلَّا
اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور حضرت عائشہ روایت کرتی
ہیں کہ جب پیغمبر خدا سو کر اٹھتے کہتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ
وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

١٣٠

أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اِهْدِنِيْ
لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ
إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ اور کبھی نماز کو اس دعا سے شروع کرتے اور جب
نماز وتر سے فراغت کرتے تین بار کہتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ اور
پچھلی بار شور سے آواز کو کھینچکر کہتے اور جب گھر سے باہر نکلنا چاہتے یہ
دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ
أَنْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ اور فرمایا جو کوئی باہر
ہونے کی وقت گھر سے کہے بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ فرشتہ اسکو کہتا ہے هُدِيْتَ وَوُقِيْتَ وَكُفِيْتَ
اور اس شخص سے دور ہوجاتا ہے شیطان ابن عباس رض کہتے ہین کہ
اس رات کو کہ میمونہ کی گھر مین ہم تھے سنا کہ پیغمبر صلعم جب گھر سے مسجد
کو روانہ ہوئی صبح کی نماز کو راہ مین کہتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ
نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ
فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ أَمَامِيْ
نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ
أَعْطِنِيْ نُوْرًا اور ابو سعید خدری کہتے ہین پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو کوئی بندہ اپنے
گھر سے باہر نہین آتا نماز کو اور اس دعا کو پڑھتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ستر ہزار
فرشتہ بھیجتا ہے کہ اسکے واسطے بخشش چاہین اور اللہ تعالیٰ قبول کرتا
ہے اپنے منہ سے اس زمانہ تک کہ نماز سے فارغ ہوا اور دعا یہ ہے اَللّٰهُمَّ
إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَايَ هٰذَا إِلَيْكَ
فَإِنِّيْ لَمْ أَخْرُجْ بَطَرًا وَلَا أَشَرًا وَلَا رِيَاءً وَلَا سُمْعَةً خَرَجْتُ

اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تُنْقِذَنِيْ مِنَ النَّارِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ ذُنُوْبِيْ إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ

اور دوسری حدیث میں سنن ابی داود کی ہے کہ جو مسجد میں آئے وقت کہی أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ شیطان کہتا ہی یہ شخص آج شر سے میرے بچا اور فرماتے تھی جو کوئی چاہی کہ مسجد میں آوے چاہیئے کہ پہلے درود بھیجی اوپر سلام کے تب کہی اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور نکلا چاہے تب کہی اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ اور پیغمبر جب مسجد میں جایا چاہتی فرماتے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ اور جب نماز صبح کی پڑھتی نماز کی جگہ پر بیٹھی رہتے یہاں تک کہ آفتاب نکلتا تب دو رکعت پڑھتے اسکی فضیلت میں حدیثیں بہت سی زیادہ وارد ہوئیں اور فرماتے کہ یہ عمل ایک حج اور عمرہ کی برابر ہے پورا پورا اور صبح کو فرماتے اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوْتُ وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ اور رات کی وقت کہتی أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ آخر تک ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ مجکو بتا دیجیے کہ صبح اور شام کہا کروں فرمایا کہو اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ

١٣٢

شیطان وشرکہ وان اقترف علی نفسی سوءا او اجرہ الی مسلم
اسکو صبح اور شام اور سونیکے وقت تو کہی اور فرماتے تہی جو بندہ کہ صبح اور شام ہر روز
اور شب اس دعا کو پڑہی اسکو کچھ صدمہ نہ ہوچیگا بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ
شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور فرماتے کہ جو
صبح اور شام کہی رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا حق
ہوگا اللہ پر کہ اسکو راضی کرے اور جو کوئی کہ صبح اور شام کہی اللھم انی اصبحت
اشھدک واشھد حملۃ عرشک وملائکتک وجمیع خلقک انک
انت اللہ الذی لا الہ الا انت وان محمدا عبدک ورسولک جو
ایکبار کہی چوتہائی بدن اسکا آگ سے آزاد ہوگا اور اگر دو بار کہی آدہا بدن اوسکا آگ
سے آزاد ہوگا اور اگر تین بار کہی تین حصے بدن آزاد ہوگا اور اگر چار بار کہی تمام بدن
آزاد ہوگا اور جو صبح کو کہی اللھم ما اصبح بی من نعمۃ او باحد من خلقک
فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر اس دن کا شکر
ادا ہوگا اور اگر رات کو کہی اللھم ما امسی بی آخر تک شکر اس رات کا ادا ہوگا اور
بہت صبح اور شام حضرت یہ دعا پڑہتے اللھم انی اسئلک العافیۃ فی
الدنیا والآخرۃ اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی دینی و
دنیای واھلی ومالی اللھم استر عوراتی وآمن روعاتی اللھم
احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن
فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی اصبحنا واصبح الملک
للہ رب العالمین اللھم انی اسئلک خیر ھذا الیوم فتحہ ونصرہ
ونورہ وبرکتہ وھداہ واعوذ بک من شر ما فیہ وشر ما بعدہ
اور رات کا وقت ہوتا تو کہتی امسینا وامسی الملک للہ آخر تک اور ایک کو

پہنچیگا ضرر سے فرمایا کہ صبح کے وقت کہے سبحان اللہ وبحمدہ ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ ما شاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن اعلم ان اللہ علی کل
شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما اور فرمایا جو اس دعا کو صبح
کہے حفظ اور امان میں رہیگا جبتک رات ہو اور اگر شام کو کہیگا حفاظت میں خدا
کی رہیگا جبتک دن ہو آنحضرت نے ایک صحابی کو فرمایا کیا تجھکو نہ سکھاؤں چند باتیں کہ اگر
اسکو کہے تو خدا تعالی غم کو تیری خوشی کے ساتھ بدل دے اور تجھکو قرض سے خلاص
کردے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ سکھا مجھکو وہ کلام فرمایا جب صبح اور شام
ہو تو کہو اللہم انی اعوذ بک من الہم والحزن واعوذ بک من العجز
والکسل واعوذ بک من الجبن والبخل واعوذ بک من غلبۃ
الدین وقہر الرجال اس مرد نے کہا میں نے یہ دعا پڑھی باری تعالی نے میرے
غم کو دور کیا اور قرض کو میرے ادا کیا آپ نے فرمایا جو صبح اور شام کو یہ کلمے کہے حق تعالی
دور کرتا ہے اس سے غم دنیا اور آخرت کا اور وہ کلمے یہ ہیں اللہم ما اصبحت
منک فی نعمۃ وعافیۃ وستر فاتم علی نعمتک وعافیتک و
سترک فی الدنیا والآخرۃ اور ایک شخص رسول اللہ کی پاس آیا اور بولا
یا رسول اللہ آفتیں بہت مجھپر پہونچتی ہیں فرمایا کہ صبح جب ہو تو کہہ بسم اللہ
علی نفسی واہلی ومالی کہ آفت تجھپر نہ پہونچیگی لیکن دنیا طمع نہ کر کہا کیا اثر
ہے مجھکو اس سے کہ جب صبح ہو اور جب رات ہو تو کہے یا حی یا قیوم بک استغیث
فاصلح لی شانی کلہ ولا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین اور فرمایا جو ہر صبح
شام سات بار کہے حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش
العظیم حق تعالی مصیبت کو اسکی دنیا اور آخرت کی کفایت کریگا اور جو اول دن
اس دعا کو پڑھے رات تک اسکو کوئی مصیبت نہ پہونچے اللہم انت ربی لا الہ

الا انت علیک توکلت وانت رب العرش الکریم ما شاء اللہ کان
وما لم یشا لم یکن لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اعلم ان اللہ
علی کل شیء قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیء علما اللہم انی اعوذ
بک من شر نفسی ومن شر کل دابۃ انت اخذ بناصیتہا ان ربی
علی صراط مستقیم یعنی میں کہ ابو الدرداء کو خبر دی گئی کہ تیرا گھر جل گیا ابو الدرداء
کو نہ جلیگا اور اسی کلمہ کی برکت سے حضرت سے سنی ہیں پھر وہاں میں حق تعالی
سے مجکو نہ جلاویگا جو دیکھا تو اطراف وہی گھر جل گیا تھا اور اسکا گھر سلامت تھا
اور فرمایا کہ سردار استغفار میں یہ ہے کہ کہے اللہم انت ربی لا الہ الا انت
خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک
من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ
لا یغفر الذنوب الا انت جو صبح کو اسے یقین سے کہے اور اسی دن مرجاوے فورا بہشت
میں جاویگا اور اگر شام کو کہے یقین سے اور اسی رات کو مرجاوے سو وہ بہشت میں جاوے
اور فرمایا کہ جو صبح اور شام کہے سو بار سبحان اللہ وبحمدہ کوئی شخص قیامت کو
اس سے زیادہ عمل لیکر نہیں آویگا مگر جسنے اسی کلمہ کو اس سے زیادہ کہا ہوگا اور فرمایا
کہ صبح کو دس بار کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ
الحمد وهو علی کل شیء قدیر اسکو دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دس گناہ
کم ہوتے اور ثواب جیسے غلام آزاد کرنیکا پاویگا اور اوس دن خدا پاک بچاویں
اپنی لاویگا اور جو صبح اور شام سو بار کہیگا تو اسکو ثواب زیادہ دیتے سو غلام کی
اور اسکو سو نیکی لکھی جاوینگی اور سو گناہ اس سے مٹایا جاویگا اور کوئی زیادہ عمل سے
اسکے محشر میں نہ آویگا اور مسند میں امام احمد کی ثابت ہے کہ رسول خدا نے زید بن
ثابت کو تعلیم کیا اور فرمایا کہ انہیں موعظت کرے ہر صبح کو لبیک اللہم لبیک

وسعديك والخير في يديك ومنك واليك اللهم ما قلت من قول
او حلفت من حلف او نذرت من نذر فمشيتك بين يدي ذلك كله
ما شئت كان وما لم تشأ لم يكن لا حول ولا قوة الا بك انك على
كل شيء قدير اللهم ما صليت من صلوة فعلى من صليت وما لعنت
من لعنة فعلى من لعنت انت وليي في الدنيا والاخرة توفني مسلما
والحقني بالصالحين اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب
والشهادة ذا الجلال والاكرام فاني اعهد اليك في هذه الحيوة
الدنيا واشهدك وكفى بك شهيدا اني اشهد ان لا اله الا
انت وحدك لا شريك لك لك الملك ولك الحمد وانت على
كل شيء قدير واشهد ان محمدا عبدك ورسولك واشهد ان
وعدك حق ولقاءك حق والساعة اتية لا ريب فيها وانك تبعث
من في القبور وانك ان تكلني الى نفسي تكلني الى ضعف وعورة و
خطيئة واني لا اثق الا برحمتك فاغفر لي ذنوبي كلها انه
لا يغفر الذنوب الا انت وتب علي انك انت التواب الرحيم
صبح كرے اللهم اني اصبحت لا استطيع دفع ما اكره ولا املك
نفع ما ارجو واصبح الامر بيد غيري واصبحت مرتهنا بعملي فلا
فقير افقر مني اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تسوء بي صديقي
ولا تجعل مصيبتي في ديني ولا تجعل الدنيا اكبر همي ولا مبلغ علمي
ولا تسلط علي من لا يرحمني اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك
نحيا وبك نموت واليك النشور اللهم عالم الغيب والشهادة
فاطر السموات والارض رب كل شيء ومليكه اشهد ان لا اله

١٣٦

إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ
وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ
قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ
الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُونَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اَللّٰهُمَّ
اسْتُرْ عَوْرَتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ
وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ
أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ
وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ إِنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ
الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور تین بار کہے اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي
اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي ای اللہ عافیت
دی تو مجھکو میرے بدن میں ای اللہ عافیت دی تو مجھکو میرے کانوں میں ای
اللہ عافیت دی تو مجھکو میرے بینائی میں اور فرمائے اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو
فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا
أَنْتَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ
وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ
لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ
لَا يُسْتَجَابُ لَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ

مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ وَمِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ
اَعْمَلْ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ
اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ
وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَشَرِّ بَصَرِيْ وَشَرِّ لِسَانِيْ وَشَرِّ
قَلْبِيْ وَشَرِّ مَنِيِّيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَمِنَ الْغَرَقِ
وَمِنَ الْحَرَقِ وَالْهَدَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ
اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا وَاَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ
عِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ اَللّٰهُمَّ
اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ وَاَعِذْنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ اَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ
الَّذِيْ لَا شَيْءَ اَعْظَمُ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ
بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ وَبِاَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ
وَمِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ
وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ
هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ
اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ
وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَ
التُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى رَبِّ اَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ
عَلَيَّ وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى وَانْصُرْنِيْ

١٣٥

على من بغى علي رب اجعلني لك شكارا لك ذكارا لك رهابا
لك مطواعا لك مخبتا اليك اواها منيبا رب تقبل توبتي و
اجب دعوتي واغسل حوبتي وثبت حجتي وسدد لساني واهد
قلبي واسلل سخيمة صدري اللهم ما رزقتني مما احب فاجعله
قوة لي فيما تحب اللهم ما زويت عني مما احب فاجعله فراغا
لي فيما تحب اللهم اقسم لنا من خشيتك ما تحول به بيننا
وبين معاصيك ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين
ما تهون به علينا مصيبات الدنيا ومتعنا باسماعنا وابصارنا
وقوتنا ما احييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا على من
ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا في ديننا ولا
تجعل الدنيا اكبر همنا ولا مبلغ علمنا ولا غاية رغبتنا ولا
تسلط علينا من لا يرحمنا اللهم بعلمك الغيب وقدرتك على
الخلق احيني ما علمت الحيوة خيرا لي وتوفني اذا ما علمت
الوفاة خيرا لي واسالك خشيتك في الغيب والشهادة و
اسالك كلمة الحق في الرضى واسالك القصد في الفقر والغنى
واسالك نعيما لا ينفد واسالك قرة عين لا ينقطع واسالك
لذة النظر الى وجهك والشوق الى لقائك في غير ضراء مضرة
ولا فتنة مضلة اللهم زينا بزينة الايمان واجعلنا هداة
مهديين اللهم اجعلني اعظم شكرك واكثر ذكرك واتبع
نصحك واحفظ وصيتك اللهم اني اسالك الصحة والعفة
والامانة وحسن الخلق والرضا بالقدر اللهم طهر قلبي من

النفاق وعملی من الریاء ولسانی من الکذب وعینی من الخیانة
فانک تعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور اللهم اجعل سریرتی
خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحة اللهم انی اسالک
صالح ما تؤتی الناس من الاهل والمال والولد غیر الضال و
لا المضل اللهم اهدنی وسددنی اللهم رب السموات السبع و
رب العرش العظیم ربنا ورب کل شیء فالق الحب والنوی ومنزل
التوریة والانجیل والقرآن اعوذ بک من شر کل شیء انت آخذ
بناصیتها اللهم انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الآخر
فلیس بعدک شیء وانت الظاهر فلیس فوقک شیء اقض عنا
الدین واغننا من الفقر یا ارحم الراحمین اللهم رب جبرئیل
ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة
انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیه یختلفون اهدنی لما اختلف
فیه من الحق باذنک انک تهدی من تشاء الی صراط مستقیم
اور چاہیے سو درود پیغمبر پر بھیجنا اور وضع درود کی جو آنحضرت سے ثابت ہی
بیچ کتاب صلوٰۃ میں پہلے ہم نے بیان کیا ہے انہیں سے ایک یہہ ہے اللهم صل
علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم
وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراهیم وعلی آل
ابراهیم انک حمید مجید والسلام علیک ورحمة الله وبرکاته
ای اللہ درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسا کہ درود بھیجا تو نے ابراہیم پر
اور ابراہیم کی آل پر اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسا کہ برکت بھیجی
تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر بیشک تو سراہا گیا بزرگ ہے اور سلام

بهیجیو اور رحمت اللہ کی اور اوسکی برکتین دوسری وضع یہہ ہے اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْنَا مَعَھُمْ صَلَوٰۃُ اللّٰہِ وَصَلَوٰتُ الْمُؤْمِنِیْنَ
عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
ای اللہ درود بہیج محمد پر اور اوسکی اہل بیت پر جیسا کہ درود بہیجا تونے ابراہیم
پر بیشک تو سراہا گیا بزرگ ہے ای اللہ درود بہیج ہمپر اونکی ساتہہ ای اللہ برکت
بہیج محمد پر اور اوسکی اہلبیت پر جیسا کہ برکت بہیجی تونے ابراہیم پر اور ابراہیم
کی آل پر بیشک تو سراہا گیا بزرگ ہی ای اللہ برکت بہیج ہمپر اونکی ساتہہ
درود اللہ کا اور درود مومنونکا محمد پر جو نبی امی ہے سلام تمپر اور رحمت اللہ
کی اور برکتین اوسکی آور بالکل وضع جو مجہکو پہونچی ہین اڑتالیس ہین انمین سے
چہبیس آنحضرت سے روایت ہین اور باقی صحابہ اور تابعین سے رضی ہو اللہ
ان سب سے اور افضل وضع مین علما کو اختلاف ہی اور شیخ محی الدین نووی
رحمۃ اللہ علیہ نے اذکار مین اسپر اختصار کیا کہ افضل یہہ ہے کہ کہی اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
وَّاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِہٖ
وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اسواسطی کہ یہہ کیفیت جامع ہی سارہی عبارتونکو جو حدیث صحیح مین وارد
ہوئی ہین اور امام ابراہیم مروزی رحمۃ اللہ علیہ کہتا ہی افضل یہہ ہے کہ کہی

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَکُلَّمَا
سَھٰی عَنْہُ الْغَافِلُوْنَ ای اللہ درود بھیج محمد پر او ر محمد کی آل پر جتنا کہ ذکر کیا ذکر
کرنیوالوں نے اور جتنا کہ بھول گئے اوس سے غافل **فصل بیان مین کپڑا
پہننے کی دعا مین** آنحضرت جب کپڑا پہنتے یہہ دعا پڑہتے اَللّٰھُمَّ
لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْئَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ
شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ ای اللہ تیرا شکر ہے تو نے مجھکو یہہ کپڑا پہنایا مانگتے
ہین تجھسے خیر اوسکی اور خیر اس چیز کی جسکے واسطے بنا اور پناہ مانگتے ہین تجھسے
سے اسکی او ر شر سے اس چیز کی جسکے واسطے بنا اور فرماتے جو کپڑا پہنے کہے اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ غُفِرَ لَہٗ
مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ شکر ہے اللہ کا جسنے پہنایا یہہ کپڑا اور نصیب کیا میرا اسکا
نہ بہرل سے میرے اور نہ زور سے بخشا جائیگا جو گزر چکا گناہ اسکا اور امیر المومنین عمر
رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین آنحضرت سے کہ فرمایا جسنے کپڑا نیا پہنا اور کہا اَلْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ شکر
اللہ کا جسنے پہنائی مجھے وہ چیز جس سے ڈہکی عورت میری اور رونق ہوئی حیوۃ
میری اور بعد اسکے پرانا کپڑا دیدیا کسی فقیر کو وہی ہمیشہ حفظ اور پناہ اور راہ حق
چلنے مین ہیگا اور عادت آنحضرت کی یہہ تھی کہ جب کپڑا یا عمامہ
نام کہتے اور امیر المومنین عمر پر ایک کپڑا دیکھا کہا یہہ کپڑا دہویا ہے یا نیا کہا دہویا
کہا اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَّعِشْ حَمِیْدًا وَّمُتْ شَہِیْدًا یعنی نیا پہن اور اچہی طرح زندگی کر
اور شہید مر **فصل بیان مین گھر آنے کی دعا کی** آنحضرت جب
مین آتے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَفَانِیْ وَاٰوَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَ
سَقَانِیْ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیَّ اَسْئَلُکَ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنَ النَّارِ

شکر اوس خدا کا جسنی کفایت کی مجہی اور جگہ دی مجہی اور شکر ہی اس خدا کا جسنی
کہلایا مجہکو اور پلایا مجہکو اور شکر ہی اوس خدا کا جسنی احسان کیا مجہپر مانگتا ہون
پناہ ہی مجہی آگ سے اور فرمایا جب بندہ مسلمان گہر مین اپنے پاون رکہی چاہیی کہ
کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا
وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ای اللہ مانگتا ہون تجہسی بہتر بیٹہنی کی جگہ اور بہتر
نکلنی کیجگہ نام سی اللہ کی در آیا مین اور اپنی اللہ رب پر بہروسا کیا مینے تب کہی
گہر والون کو سلام کہی اور انس بن مالک کو فرمایا جب تو اپنی گہر مین آوی گہر والون
پر سلام کہی برکت ہوگی تجہپر اور تیری گہر والونپر اور فرمایا تین شخص پناہ اور ضمان مین
مین حق تعالی کی ہین ایک وہ کہ نیت سے جہاد اور غزا کی گہر سے باہر نکلی ضمانت مین
اللہ کی ہے یا اسکو مار ڈالیگا اور بہشت مین لیجائیگا یا سلامتی کی ساتہہ مزدوری
اور لوٹ کی پہیریگا اور دوسرا جو نماز کی واسطی مسجد کو چلتا ہی اللہ کی پناہ مین ہے
یا مر جائیگا اور بہشت مین جائیگا یا سلامت ثواب اور غنیمت کے ساتہہ پہر آویگا اور تیسرا
وہ شخص کہ گہر مین در آوی اور سلام اپنے لوگونپر کہی وہ بہی اللہ کی پناہ مین ہے اور
فرماتے تہے جب ایک شخص گہر مین آوی اور داخل ہوتے وقت اور کہانیکی وقت حق
تعالی کو یاد کرے شیطان کہتا ہے اس گہر مین نہ مجہکو جگہ سونے کی ہے اور نہ جگہ کہانے
کی اور اگر در آدمی گہر مین اور آتے وقت خدا کو یاد نکری شیطان کہتا ہی کہ سونے
کی جگہ پائی مینے اور جب کہانیکی وقت اللہ کو یاد نکری شیطان کہتا ہی کہ کہانی کی
جگہ اور سونے کی جگہ دونون پائین مینے **فصل بیان مین پایخانہ کی دعا**
مین آنحضرت جب اس گہر مین جایا چاہتی کہتی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ
الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ای اللہ پناہ مانگتا ہون جن سے اور جنیہ سے اور دوسرے حدیث
مین آیا ہی کہ جب پایخانے جانے لگی کوئی تم مین تو عاجز نہو اسکے کہنے سے اللہم

إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِيثِ الْمُخْبِثِ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ یعنی
مین پناہ مانگتا ہون پلید ہی پلید خبیث مخبث شیطان رجیم کی اور پیشاب کی حالت
مین ایک شخص نے انپر سلام کہا جواب نہ فرمایا کہ خدا تعالی کی یاد کو اس سے دشمن
رکھتا ہی یعنی پیشاب کی حالت مین بات کہنی ہے اور فرماتے کہ چاہیے کہ کوئی پیشاب
پاخانہ ضرور پہرنیکے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ یا مونھہ نہ کرے اور اس حدیث کو ایک جماعت
نے صحابہ کی روایت کیا اور حدیث رخصت کی مسند مین امام احمد نے روایت کی کہ حضرت
خدا کی نزدیک ذکر کیا کہ ایک گروہ قبلہ کی طرف مونھہ کرنا پیشاب کی حالت مین مکروہ
جانتے ہین فرمایا انکے مذہب پر کہ ایسا کرتے ہین تو چوکی کو قبلہ کی طرف کرو اور یہ حدیث
مسند مین امام احمد کی ہے لیکن امام اہل حدیث کی بخاری نے تو اسپر طعن کیا اور
کہی کہ بڑے اماموں نے اسکو اثبات نکیا اور امام احمد کا کلام اثبات و تحسین کو اسکی
نہین ہے اور دوسرے یہہ کہ منقطع ہی اور مرسل ہے اور بعض راوی ضعیف ہین اور جب
پاخانہ سے نکلتے کہتے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي شکر
ہے اوس خدا کا جو لیگیا مجسے ایذا دینے والی چیز اور بچالیا مجھکو اور وضو کا ذکر اول کتاب مین
کیا گیا

فصل اذان کے ذکر مین

اذان کی پانچ چیزین شرع مین مقرر
ہوئی ہین ایک سننے والا جو موذن سے سنے اسکی مثل کہے سوا لفظ حی علی الصلوٰۃ
حی علی الفلاح کے کہ اسکو لا حول و لا قوۃ الا باللہ کہے اور کوئی حدیث جمع کرنیکی
حولا اور حیعلہ کے ثابت نہین ہوئی اور نہ قصر کرنیکی حیعلہ پر دوسرے یہہ کہے رَضِيتُ
بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا راضی ہوا مین اللہ سے کہ رب ہے اور
اسلام سے کہ دین ہے اور محمد سے کہ رسول ہے اور فرمایا کہ یہہ قول موجب مغفرت کا ہے تیسرے
یہہ کہ درود رسول پر بھیجے موذن کے جواب کے بعد چوتھے یہہ کہ یہہ دعا پڑھے اللّٰهُمَّ
رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ

وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَّهُ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ پانچوین یہہ کہ دعا اپنی دنیا اور آخرت کی واسطے کرے اور بعض روایت مین مسند امام احمد کے آیا ہے بعد اذان مؤذن کے کہے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْهُ رِضًى لَا سَخَطَ بَعْدَهُ باری تعالی اسکی دعا کو قبول کریگا اور ام سلمہ نے کہا کہ پیغمبر خدا نے مجھی تعلیم کیا کہ آخر اذان مغرب کے اول وقت کہوں اَللّٰهُمَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَائِكَ فَاغْفِرْ لِي اور ابو امامہ کہتا ہے آنحضرت صلعم اذان کی آواز جو سنتی یہہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْمُسْتَجَابَةِ الْمُسْتَجَابِ لَهَا دَعْوَةِ الْحَقِّ وَكَلِمَةِ التَّقْوٰى تَوَفَّنِي عَلَيْهَا وَأَحْيِنِي عَلَيْهَا وَاجْعَلْنِي مِنْ صَالِحِي أَهْلِهَا عَمَلًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور فرماتے کہ دعا درمیان اذان نماز اور اقامت کے رد نہین ہوتی صحابہ نے پوچھا کیا مانگین فرمایا چاہیے مانگو دنیا اور آخرت مین

فصل دعا مین عشرہ ذی حجہ کی

عشرہ ذی حجہ مین آنحضرت دعا بہت کرتے اور حکم کرتے تہلیل اور تکبیر اور تحمید کا اور بعض روایات مین وارد ہوا ہے کہ پیغمبر خدا صلعم تکبیر کہتے نماز صبح سے عرفہ کی دن عصر تک آخر دن تشریق کے پیچھے ہر نماز فرض کے کہتے اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اور ہر چند اسناد اس حدیث کی صحت کی رتبہ کو نہین پہونچی لیکن عمل سب اہل اسلام کا اسپر ہے اور امام شافعی سے منقول ہی کہ اتنا زیادہ سو تو بھی بہتر ہے اور زیادتی یہہ ہے اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ وَصَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

فصل دعا میں

یا نیا چاند دیکھتے تو کہتے اللهم اهله
والاسلام ربی وربک

الله اکبر اور کبھی کہتے الله اکبر اللهم اهله علینا بالامن والایمان
والسلامة والاسلام والتوفیق لما تحب وترضی ربنا وربک
الله اور سنن ابی داود میں قتادہ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر خدا جب نیا چاند
دیکھتے کہتے هلال خیر ورشد هلال خیر ورشد آمنت
بالذی خلقک آمنت بالذی خلقک الحمد لله الذی ذهب
بشهر کذا وجاء بشهر کذا اور اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے

فصل
بیان میں کھانا کھانے کی دعا کی

آنحضرت جب کھانا کھاتے بسم اللہ سے شروع کرتے اور دوسروں کو بھی اسکے کہنے کو فرماتے
اور فرمایا اگر کوئی کھانا کھاوے تو چاہیے کہ بسم اللہ کہے اگر پہلے بھول جاوے
پیچھے کہے یا جس جگہ کھانے کی درمیان یاد آوے کہے بسم الله في اوله و
آخره اور محققین کے نزدیک بسم اللہ کہنا اول کھانے میں واجب ہے کیونکہ
حدیثیں اس امر کی صحیح اور معارض سے پاک ہیں لیکن اگر کسی مجمع میں ہو
تسمیہ کہنا ایک کا اس جماعت سے کفایت کرتا ہے دوسروں کی طرف سے
یا نہیں ایک گروہ علما کی کہتی ہیں کہ کفایت کرتا ہی لیکن حدیث حذیفہ
کی اس بات کی موافق نہیں ہے اسواسطے کہ وہ روایت کرتا ہی کہ کنا حضرنا
مع النبي طعاما فجاءت جارية كأنها تدفع فذهبت لتضع
يدها في الطعام فاخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بيدها
ثم جاء اعرابي فاخذ بيده فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الشيطان ليستحل الطعام ان لا يذكر اسم الله عليه

وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ یَدَهٗ لَفِیْ یَدِیْ مَعَ یَدَیْهِمَا ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ وَاَكَلَ اور سنن میں ترمذی کے بھی حدیث سے عائشہ کے ثابت ہے کہا نبی صلعم صحابہ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اچانک ایک گنوار آیا اور اس سب کھانے کو دو لقمہ کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ گنوار اگر بسم اللہ کہتا یہ کھانا تم کو کافی ہوتا اور تحقیق ہے کہ پیغمبر خدا اور صحابہ کی جماعت کا تسمیہ کہنا تھا سو اگر تسمیہ ایک کا کافی ہوتا اوروں کے تسمیہ سے تو اعرابی کے تسمیہ کہنے کی محتاج نہ ہوتے اور حدیث ضعیف میں وارد ہے کہ مَنْ نَسِیَ اَنْ یُّسَمِّیَ عَلٰی طَعَامِهٖ فَلْیَقْرَءْ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اِذَا فَرَغَ اور جب کھانے سے فراغت کرتے کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَكًا فِیْهِ غَیْرَ مَكْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا اور کبھی کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ كَفَانَا وَاٰوَانَا اور کبھی جو کھانا کھاوے کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ بخشے جاتے اگلے گناہ جو کرچکا ہے اور کبھی کھانے کے بعد کہتے اَللّٰهُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَیْتَ وَاَغْنَیْتَ وَاَقْنَیْتَ وَهَدَیْتَ وَاَحْیَیْتَ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا اَعْطَیْتَ اور کبھی کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ مَنَّ عَلَیْنَا وَهَدَانَا وَالَّذِیْ اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَكُلَّ الْاِحْسَانِ اٰتَانَا اور دوسری حدیث میں ثابت ہے کہ فرمایا جب کوئی تم میں کھانا کھاوے چاہئے کہ کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ اور اگر دودھ پیے چاہیے تو کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ اور جب پانی پیتے تو تین بار دم لیکر پیتے اور شروع میں ہر دم کی بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ کہتے

فصل بیان میں گھر میں آنے کی

پیغمبر خدا جب اپنے گھر میں آتے کبھی فرماتے کہ تمہاری میں

کچھ کھانا ہی وجب سامنی آتا اگر موافق طبیعت کی پاتے تناول فرماتے اور اگر
نہین تو ترک کرتے او کبھی کسی کھانیکو عیب نکرتے اور کبھی کبھی کھانی کی تعریف
کرتے جیسے کہتی کہ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ اور سوا اسکے بھی اسیطرح آیا اگر کھانا سامنے
آتا اور روزہ کبھی ہوتے فرماتے کہ مین روزہ دار ہون اور کھانا شروع کرتے وقت
اور کھانون کو دوبارہ کھانا اور پیکر کو چہتی جیسا سخی لوگونکا دستور ہے جیسا حدیث مین
ابہریرہ کی اور قصے مین دودہ پینے کے فرمایا اِشْرَبْ اونہی پیا دوسری بار فرمایا اشرب
پہر دوسری بار فرمایا اشرب برابر اسیطرح کہتی گئی پیا تنک کہ اونہی کہا قسم ہے اسکی
کہ جسنے تجھکو بہیجا سچ کر دوسری جگہ دودہ کی مین نہین پاتا اور جب کسیکی گہر مین کہانا
کہاتی اسکو دعا دیتے کبھی فرماتے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ
لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ اور کبھی کہتی اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَ
وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ اور ابو الہیثم مالک بن التیہان نے آنحضرت کو ایک جماعت
کے ساتھ صحابہ کے دعوت کی جب کھانے سی فارغ ہوئے فرمایا اصحابہ کو کہ جزا دو اور
بدلا ادا کرو اسکا کہنے لگی یا رسول اللہ اسکا کیا بدلا ہی فرمایا جو کسی کے گہر مین جاے
اور کہانا اور پانی اوسکا کہا وی اوسکو دعا کری یہی اوسکا بدلا ہوگا اور فرمایا جب
کہانا کہاؤ تو اسکو پچاؤ اللہ کی یاد مین اور نماز مین اور کہانا کہا کر جلدی سو رہنے
کرو کہ دل تمہارے سخت ہونگے اور ایکبار ایک کوڑہی کا ہاتہ پکڑ کر اپنی کہانیکی
رکابی مین ڈالدیا اور فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَى اللّٰهِ اور حکم فرماتے
کہ دہنی ہاتہ سے کہانا کہاؤ اور بائین ہاتہ سے نہ کہاؤ کہ شیطان بائین ہاتہ سے
کہانا پیتا ہے اور کسی نے شکایت کی آنحضرت کے سامنے کہ کتنا ہی کہاتا ہون پیٹ
نہین بہرتا فرمایا جدا جدا نہ کہاؤ ملکر کہاؤ اور خدا کو یاد کرکے کہاؤ کہ برکت تمہارا

فصل سلام اور ادب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

اس باب مین صحیح حدیث مین ثابت ہوا ہی کہ افضل الاسلام و خیرہ اطعام الطعام و ان تقرء السلام علی من عرفت و من لم تعرف اور صحیحین مین ثابت ہی کہ باری تعالی نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا حکم فرمایا کہ جا نزدیک جماعت فرشتون کی اور اونپر سلام کر اور سن کہ یہ لوگ تجہکو کیا جواب دیتے ہین کہ وہ جواب تیرا ہی ہی اور تیری اولاد کی سو آدم گئے اور انپر سلام کیا السلام علیکم کے لفظ سی انہون نے جواب مین کہا السلام علیک و رحمۃ اللہ رحمۃ اللہ کے لفظ کو زیادہ کیا اور پیغمبر خدا نے حکم فرمایا سلام کی جاری کرنیکا اور فرمایا جب سلام کو رواج دوگے تمہاری درمیان دوستی پیدا ہوگی اور لوگ بہشت مین نجائینگے جبتک ایمان نہ لائینگے اور ایمان نہ لائینگے جبتک آپسمین خدا کی واسطے ایک دوسرے سے دوستی نرکہینگے اور صحیح بخاری مین ہے قال عمار ثلث من جمعھن فقد جمع الایمان الانصاف من نفسک و بذل السلام للعالم و الانفاق من الاقتار اس بات کی ضمن مین تمام اصل اور فرع ایمان کا ہے اسواسطے کہ انصاف کے سبب حق خالق اور مخلوق دونونکا اچہی طرح ادا ہوتا ہی اور بخشنا سلام کا ساری خلق کو اور کہانا کہلانا اور مال خرچ کرنا خصوص تہوڑی مین سے جب انصاف کی ساتہہ جمع کرین تو اصول اور فروع ایمان کے سب اسمین جمع ہونگے اور پیغمبر خدا کا گزر لڑکو نپر ہوتا تو انپر ہی سلام فرماتے اور بوڑہی عورتون کی جماعت پہ گزرتے انپر سلام کرتے اور فرمایا کہ لڑکا بڑہی کو سلام کری اور آنیوالا بیٹہے کو اور سوار پیادہ کو اور تہوڑے بہت کو اور جب برابر ہون ان صفتونمین جو پہلی سلام کرے اسکو بڑی فضیلت ہی اور فرمایا کہ زیادہ نزدیک اور زیادہ اولے مخلوقونمین خدا کی پاس وہ شخص ہے کہ

سبقت کرتا ہے سلام مین اور عادت آنحضرت کی یہہ تھی کہ جب آپ پہلے سلام کہتے اور جب
جانے لگتے سلام کہتے اور فرمایا اِذَا قَعَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیُسَلِّمْ وَاِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ
فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ اور دوسری جگہ فرمایا اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ
صَاحِبَهٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ حَالَ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ ثُمَّ لَقِیَهٗ
فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ اَیْضًا اور جب مسجد مین آتے تو تحیة المسجد شروع کرتے اسکے
بعد سلام حاضرین پر کرتے اسواسطے کہ اللہ کا حق ان سبھون مین مقدم ہے حق پر خلق
کے اور جب بیت کو گھر مین آتے سلام اسطرح کرتے کہ جاگتے لوگ سنتے اور سونے والے نہ جگتے
اور فرمایا اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ وَلَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَی الطَّعَامِ حَتّٰی یُسَلِّمَ ہرچند
اسناد مین اسکی ضعف ہے لیکن عمل اہل اسلام کا اسپر ہے اور دوسری حدیث مین وارد
ہے اَلسَّلَامُ قَبْلَ السُّؤَالِ فَمَنْ بَدَاَکُمْ بِالسُّؤَالِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِیْبُوْهُ
اور بعض حدیثون مین آیا کہ جو سلام نکرے اجازت گھر مین آنے کی نہ دے اور فرمایا لَا تَاْذَنُوْا
لِمَنْ لَمْ یَبْدَاْ بِالسَّلَامِ اور کلدہ بن حنبل نے کہا ہمکو صفوان بن امیہ نے پیغمبر خدا
کے پاس دودہ اور ککڑیان اور لبا ہدیہ دیکر بھیجا مین گھر مین لیکر چلا آیا اور بلا سلام
کہے فرمایا پھر جا اور السلام علیکم کہہ اسکے بعد داخل ہو اور جب کسی قوم کے پاس
آتے سامنے سے نہ آتے بلکہ داہنی طرف سے یا بائیں طرف سے تشریف لاتے اور کبھی کہتے
اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور جسے کہتے آپ پر سلام کہتے اور سلام لوگون
کا دوسرونکو پہنچاتے جسطرح سلام خدا کا حضرت خدیجہ کو پہنچایا جبرئیل آئے اور
کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ آتی ہے اور ترسی مین اسکی کہانا لائی ہے اسکو حق تعالی
کی طرف سے سلام پہنچا اور خوشخبری دے اسکو کہ اللہ نے اسکو بہشت مین ایک گھر دیا ہے
کہ اسمین نہ شور ہوگا اور نہ تکلیف اور ایک دوسری بار عائشہ کو فرمایا کہ یہہ وقت جبرئیل علیہ السلام
حاضر ہین اور تمکو سلام کہتے ہین عائشہ نے کہا وَعَلَیْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

وبرکاتہ اور جب سلام کرتے تمام وبرکاتہ کی لفظ تک پہونچاتی آیک دن ایک
شخص آیا کہا السلام علیک پیغمبر خدا نے جواب دیا اور فرمایا کہ عشر یعنی دس نیکی
تیری لکہی ثابت ہوئی دوسرا آیا اوسنے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ جواب
دیا اور فرمایا عشرون یعنی بیس نیکی تیری لکہی ثابت ہوئی ایک اور آیا اوسنے کہا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ جواب دیا اور فرمایا ثلثون یعنی تیس نیکی
تیری لکہی ہے ایک اور آیا اسنے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
وَمَغْفِرَتُہٗ فرمایا کہ اربعون یعنی تجہکو چالیس نیکی ہٰذَا تَکُوْنُ الْفَضَائِلُ اور اسناد
مین اس حدیث کی ضعف ہی اور جسکو دیکہتے پہلی آپ سلام کرتے اور اگر کوئی دوسرا
سلام کرتا تو جواب مین فورًا اتنا یا اس سے زیادہ کہتی دیر نکرتے مگر کسی عذر سے جیسے
نماز یا پیخانہ ہی اور سلام کا جواب اسطرح کہتے کہ سلام کرنیوالا اسنی اور اشارہ ہی پر
کفایت نکرتی مگر نماز مین کہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہوا ہی کہ اگر کوئی نماز مین پر سلام
کرتا انگلی سے اشارہ کرتے جواب کا اور ان حدیثوں کا کوئی معارض نہین ہے مگر ایک
مجہول حدیث کہ مَنْ اَشَارَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اِشَارَةً یُّفْهَمُ عَنْهُ فَلْیُعِدْ صَلٰوتَہٗ
یہہ حدیث معارضہ کی لایق نہین اور تمسک کے قابل نہین اور سلام شروع کہتی
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ اور مکروہ جانتی پہلی کہنا علیک السلام ابو جری جہیم
نے کہا رسول اللہ کی پاس مین آیا اور مینی کہا عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
فرمایا لَا تَقُلْ عَلَیْکَ السَّلَامُ فَاِنَّ عَلَیْکَ السَّلَامُ تَحِیَّةُ الْمَوْتٰی نہ کہہ علیک
السلام کہ علیک السلام دعا ہی مردون کی یعنی شاعرون کی اور سوا اسکی اور لوگون کی
عادت یہہ ہے کہ مردونکو اس صیغہ سے دعا دیتی ہین لیکن اس سے حق مین زندونکی
کراہت اور جواب سلام کا وعلیک السلام واو کی ساتہہ کہتی اور بعض فقیہ کہتی ہین
اگر بسبب واو کی جواب مین تہاب ہوگا اور فرض ساقط نہوگا یہہ اسکی کہ مخالف سنت

151

کے ہی اور سبب سلام کہتی ہیں کہ ساقط ہو جائیگا اور دلیل اس قول میں آیت جواز کی
قَالُوْا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ اور پہلی سلام کرنا اہل کتاب کو منع فرمایا ابوہریرہ روایت
کرتے ہیں لَا تَبْدَؤُا الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِیْتُمُوْھُمْ فِیْ طَرِیْقٍ
فَاضْطَرُّوْھُمْ اِلٰی اَضْیَقِہٖ اور بالاتفاق دو قول ہیں سب مسلمان اس بات کی قائل
ہیں یعنی یہود اور نصاری کو پہلی سلام نہ کریں اور بعض جائز کہتی ہیں اور انکی سلام کا
جواب دے یا نہیں سو اس میں بھی دو قول ہیں سب اس بات پر ہیں کہ جواب دے اور
بعضے کہتی ہیں کہ جواب نہ دے جیسا بدعتی واللہ اور حدیث صحیح میں ثابت ہے
کہ ایک گروہ تھی کہ اسمیں مسلمان اور مشرک اور بت پرست ملے ہوئے تھے اسپر آنحضرت
اسپر سلام کیا اور ایک حدیث میں سنن ابی داؤد کی وارد ہے یُجْزِیْ عَنِ الْجَمَاعَۃِ
اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُّسَلِّمَ اَحَدُھُمْ وَیُجْزِیْ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُھُمْ لیکن
اس حدیث کی راوی ہیں سعید خزاعی ہے اور ایک جماعت اسکو ضعیف کہتی ہیں
اور عادت آنحضرت کی یہہ تھی کہ جو کوئی کسیکا لاکر سلام پہونچاتا اسپر اور کہلانیوالے
دونو پر سلام کہتے جیسا سنن میں ثابت ہوا ہی کہ ایک شخص نے کہا اِنَّ
اَبِیْ یُقْرِؤُکَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَیْکَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ اور عادت نبی کی تھی
کہ جس سے کسی تقصیر عمداً صادر ہوتی اوسکے سلام اور جواب سلام ترک کرتے اور جب
سلام کرنا ہی شعار اسلام ہے تو اس شہر و زمین ہندوستان کے ہنود اور برا اوز
سر جھکانا اور مشابہہ ہونا کفار کا یہہ بدعت رائج ہے قایم مقام اسکے ہوا اور سلام کا
لفظ مسنون کا لما بہت علم کے نزدیک ترک اور بہہ بہ غیری ہے حکام کو لازم
ہے کہ سلام کو جاری کریں اور اسمیں کوشش کریں اور بہانے نہ دیں رسم کفار کی مان
رواج نہ ہوا اور اسکو اقرب اللہ وسیلہ نجات کا اور بہت بڑا اسباب قرب
سے آیا ہے باب ماسبق **فصل اول پہلی میں** صحیح حدیث میں آتا ہے کہ

۱۵۳

اذن لینا سلام کے پیچھے ہوتا فعلاً اور قولاً یعنی آنحضرتؐ آپ بھی کرتے اور لوگون کو بھی تعلیم فرماتی ایک شخص دروازہ پر آیا اور کہا ءَ اَلِجُ حضرتؐ نے لونڈی کو کہا کہ جا اسکو سلیقہ اذن کی تعلیم کر اور کہدی کہ کہی اَلسَّلَامُ عَلَیکُم ءَاَدخُلُ اوس شخص نے سنا اور کہا السلام علیکم ءَاَدخُلُ پھر حکم دیا تب آیا اور فرماتی اذن لینا تین بار ہی اگر اذن پاوی تو جا اور نہین تو پھر جا اور فرماتی اگر کوئی حکم کسی قوم کے گھر مین جھانکی گھر والی کو حلال ہے کہ اسکی آنکھ پھوڑ دے دیت اور قصاص لازم نہ آئیگا اور مستاذن کو فرمایا کہ اگر اسکو کہین کون ہے جواب مین نہ کہی کہ ہم ہین بلکہ نام یا کنیت یا لقب اپنا کہی اور ایک حدیث مین جسکو ابوہریرہ نے روایت کیا سنن ابوداود مین آیا ہی کہ رَسُولُ الرَّجُلِ اِلَی الرَّجُلِ اِذنُهٗ وَفِی لَفظٍ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُم اِلٰی طَعَامٍ ثُمَّ جَاءَ مَعَ الرَّسُولِ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَهٗ اِذنٌ لَهٗ اور جب کسی مقام مین خلوت کرتے ایک شخص کو مقرر کرتے کہ کسیکو بے اذن بغیر نہ آنے دے

فصل چھینک کے بیان مین

آنحضرتؐ کو جب چھینک آتی ہاتھہ کو یا کپڑی کو منہ پر رکھتی آواز کو چھینک کے دبا دیتی اور فرماتی بہت جمہوائے اور سخت چھینک شیطان سے ہے اور خدا چھینک کو دوست رکھتا ہی جمہوائی کو کراہیت رکھتا ہے اور جب کوئی تم مین چھینکے اور اللہ کا حمد کہی واجب ہے ہر مسلمان کو جو حمد کو اوسکی سنے یَرحَمُکَ اللّٰہُ کہی لیکن جمہوائی شیطان سے ہے اگر کسیکو جمہوائی آوی چاہیے کہ اوسکو رکے جتنا ہوسکی اور صحیح بخاری مین ہے کہ جب کسیکو تم مین چھینک آئے چاہیی کہ کہی اَلحَمدُ لِلّٰہِ اور جو بھائی مسلمان کہ حاضر ہو اور سنے چاہیی کہ کہی اوسکو یَرحَمُکَ اللّٰہُ اور چھینکنی والا جواب مین کہی یَهدِیکُمُ اللّٰہُ وَیُصلِحُ بَالَکُم اور ایک شخص کو آنحضرتؐ کی حضور مین چھینک آئی

اسکو یرحمک اللہ فرمایا اور دوسری شخص کو آپ نے یرحمک اللہ نفرمایا اس شخص
نے عرض کیا یا رسول اللہ فلانی کو تشمیت کیا اور یرحمک اللہ فرمایا مجکو نفرمایا فرمایا
اوسنے اللہ کا حمد کہا اور تونے نہیں کہا اور صحیح مسلم مین ثابت ہوا کہ چھینکنے والا
اگر حمد خدا کا کہے یرحمک اللہ کہو اور اگر نہ کہے نہ کہو اور فرمایا کہ حق مسلمانون
مسلمانون پر چھہ ہین جب بیمار ہو عیادت کرے اور ملاقات ہو سلام کہے
اور جب دعوت کرے قبول کرے اور جب نصیحت کرے ملاحظہ کرے اور جب
چھینکے یرحمک اللہ کہے اور جب مر جاوے تو جنازہ کے ساتھہ اسکے جاوے اور سنن
ابی داود مین ہے سند صحیح کے ساتھہ اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ
عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَلْیَقُلْ اَخُوْہُ وَصَاحِبُہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَیَقُوْلُ ھُوَ
یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ اور ظاہر حدیثین صحیح یہہ ہین کہ چھینک کا
جواب فرض ہے ہر جسنے چھینکنے والے سے الحمد سنا اور جواب کہنا ایک کا دوسرے
کی طرف سے کفایت نہین کرتا اور یہی قول ہے ایک جماعت کا بعض عالمونکی
اور یہی ظاہر ہے اور یہہ شعار ہندوستان کی شہرون مین بالکل موقوف ہی اور
اسکی طرف توجہ نہین کرتے مگر صالحون مین خواص ہین اور سنت کی ترویج
مین اور عام خلق اس حکم کو نہین جانتی اور نہین پہچانتی اور اللہ ہی نگہبان
ہون سلامتی اور سنن ابی داود مین وارد ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا کے
پاس چھینکا اور کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ پیغمبر خدا نے فرمایا عَلَیْکَ وَعَلٰی اُمِّکَ
اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ وَلْیَقُلْ مَنْ عِنْدَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ وَ
لْیَرُدَّ عَلَیْھِمْ یعنی یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اور یہہ جو فرمایا جواب مین سلام کے
وہ اشارہ رکھتا ہی ایک یہہ کہ سلام اس محل مین بیموقع ہے جیسے کوئی سلام
تیری ماں پر کرے دوسری یہہ کہ تنبیہ کرتا ہی اس بات پر کہ یہہ ادب امیونکا ہے

١٥٤

اور جن لوگون نے تربیت مردون کی نہ پائی ہوگی اور مان کی گود مین آداب
عورتونکا سیکھا ہوگا اور حمد کہنا چھینکنے کی وقت شرع مین وارد ہوا اس سبب
سے کہ چھینک ایک نعمت ہے اور منفعت حاصل ہونیکا سبب نکلنی سے بخارات کے
جو مجتمع ہوتے ہین دماغ مین اور انکا دماغ مین رہنا باعث ہی بیماریکا اور درد
کا اور ایک شخص کو چھینک آئی پیغمبر خدا نی اسکو جواب دیا اسنی دوسری بار
چھینکا فرمایا کہ اس مرد کو زکام ہے اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ شَمِّتْ
اَخَاكَ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ اور دوسرے لفظ مین فرمایا اِذَا عَطَسَ
اَحَدُكُمْ فَلْيُشَمِّتْهُ جَلِيْسُهٗ وَاِنْ زَادَ عَلَى الثَّلَاثِ فَهُوَ مَزْكُوْمٌ
وَلَا تُشَمِّتْهُ بَعْدَ الثَّلَاثِ اور اگر چھینکنی والا حمد نہ کہی حاضر لوگ سب حمد
کہین سکے یاد دلانیکو اور بعضی علما کہتی ہین کہ اسکی تعزیر کے واسطی نکہین
اسواسطی کہ یاد دلانا اگر سنت ہوتا تو پیغمبر خدا بطریق اولی اسکو کرتے

فصل سفر کے اذکار مین

فرمایا کہ جب کوئی کسی کام کا ارادہ
کرے چاہیے کہ دو رکعت نماز ادا کرے سوا فرض نماز کے اور نماز کی بعد کہی
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ
الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ
الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ
دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ
لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ
شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ
وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ
ثُمَّ اَرْضِنِیْ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَهٗ جاہلیت کی ایام کی عادت جو یہہ تھی کہ جب

اسے عند قولہ ہذا الامر ۱۲ مرقاۃ

سفر کا ارادہ یا کسی کام کا کرتے تو پانسے الٹتے اور جانوروں کو اڑاتے اور فال اور
شگون لیتے اور اس قسم کی چیزیں شعار سے اہل شرک اور کفر کی ہے شارع نے
اسکے بدلے ٹھیرایا توحید بیان کرنا اور اپنی حاجت چاہنا اور بندگی اور توکل کو
سوال رشد و فلاح کا مطلق بخشنے والے سے کہ سب نیکیاں دست قدرت مین
اسکے ہین اور مسند مین امام احمد کی ہے روایت سے سعد وقاص سے کہ آدم کی اولاد
کی نیکبختی خیر طلب کرنی مین ہے حق سے اور راضی ہونے مین اسکے تقدیر پر اور
اور شقاوت آدم کی اولاد کی ترک مین استخارہ کے ہے اور ناراضی مین اسکی
تقدیر پر اور انس کی حدیث مین ہے کہ رسول اللہ نے عزم سفر کا جب کیا تو
پہلے اٹھے اور یہ دعا پڑھی اَللّٰھُمَّ بِکَ انْتَشَرْتُ وَاِلَیْکَ وَجَّھْتُ
وَبِکَ اعْتَصَمْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ ثِقَتِیْ وَاَنْتَ
رَجَائِیْ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مَا اَھَمَّنِیْ وَمَا لَا اَھْتَمُّ لَہٗ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ
بِہٖ مِنِّیْ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ
زَوِّدْنِی التَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَجِّھْنِیْ لِلْخَیْرِ اَیْنَمَا تَوَجَّھْتُ
اور بعضے محققون نے بڑے شائخ سے کہا اور لکھا کہ آدمی کو چاہیے کہ ہر روز
ایک وقت معین مین نماز استخارہ کی پڑھے اور کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ
بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ
تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّ جَمِیْعَ مَا اَتَحَرَّکُ فِیْہِ فِیْ حَقِّیْ وَفِیْ حَقِّ اَھْلِیْ وَمَا لَدَیَّ مِنْ
حَقِّ غَیْرِیْ وَجَمِیْعَ مَا یَتَحَرَّکُ فِیْہِ غَیْرِیْ فِیْ حَقِّیْ وَحَقِّ اَھْلِیْ
وَوَلَدِیْ وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنِیْ مِنْ سَاعَتِیْ ھٰذِہٖ اِلٰی مِثْلِھَا
مِنَ الْغَدِ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْ

حوّ عبدک و جمیع ما یحرک فیہ عبدی فی جمعی و فی حوّ اھلی
و ولدی و ما ملکت یمینی من ساعتی ھذہ الی مثلھا من الغد
شر لی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری فاصرفہ عنی و
اصرفنی عنہ و اقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ
ہرچند یہ کیفیت استخارہ کی حدیث میں آئی نہیں لیکن عمل اکثر
موافق حدیث استخارہ ہے اور بسبب اتباع سنت کے ہی

فصل بیان میں سوار ہونے کی دعا کی

حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اونٹ
پر سوار ہوتے تین بار کہتے اللہ اکبر اسکے بعد کہتے سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا
ھٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا
نَسْأَلُكَ فِی سَفَرِنَا ھٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی
اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ
الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اَصْحِبْنَا
فِی سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِی اَھْلِنَا اور جب سفر سے پھر کے کہتے آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ
اِنْ شَاءَ اللّٰہُ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ اور مسند میں امام احمد کے
لفظ دعا کا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی
الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفِتْنَۃِ فِی السَّفَرِ وَالْکَاٰبَۃِ فِی
الْمُنْقَلَبِ اَللّٰھُمَّ اقْبِضْ لَنَا الْاَرْضَ وَھَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ وَاِذَا
اَرَادَ الرُّجُوْعَ قَالَ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ
اور جب شہر میں آتے کہتے تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا یُغَادِرُ عَلَیْنَا
حَوْبًا توبہ کرتے ہیں اپنے رب کی طرف رجوع ہیں نہ چھوڑے ہم پر گناہ اور صحیح مسلم
میں لفظ دعا کا یہ ہے اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ

فی الاهل اللهم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی اهلنا اللهم
انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکآبة المنقلب ومن الحور
بعد الکور ومن دعوة المظلوم ومن سوء المنظر فی المال
والاهل اور بعضی روایتوں میں ہی کہ جب پاؤں مبارک رکاب میں
رکہتی فرماتی بسم اللہ اور جب گہوڑی کی پیٹہ پر سیدھی ہو بیٹھتی تین بار
الحمد للہ الحمد للہ الحمد للہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر
سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ لا الہ الا انت سبحانک
انی ظلمت نفسی فاغفر لی انہ لا یغفر الذنوب الا انت
اور کسیکو سفر میں رخصت کرتی کہتی استودع اللہ دینک وامانتک
وخواتیم عملک اور ایک صحابی نے کہا کہ میں سفر میں جایا چاہتا ہوں
مجہکو زاد راہ دو فرمایا زودک اللہ التقوی توشہ کری تیرا اللہ تقوی
کہا فرمایا زیادہ فرمائیے کہا وغفر ذنبک اور بخشدی گناہ کو تیری کہا
زیادہ فرمائیے فرمایا ویسر لک الخیر حیثما کنت اور میسر کری تجہکو
نیکی جہاں تو ہے اور دوسری نے کہا عزم سفر کا رکہتا ہوں فرمایا تجہکو وصیت
کرتا ہوں پرہیزگاری کی خدا سی اور تکبیر کہنے کی ہر بلندی پر اور جب وہ
پہیر کر چلا کہا اللہم ازول لہ الارض وہون علیہ السفر
اور سفر میں جب بلندی پر چڑہتی تکبیر کہتی اور جب اترتی تسبیح کہتی اور بلندی
میں فرماتی اللہم لک الشرف علی کل شرف ولک الحمد علی کل
حال اور منع فرمایا تنہا سفر کرنی سی اور کتا پالنی اور گہنٹا جانوروں کی
گلی میں باندہنے سی اور جو کوئی منزل میں اترے کہا چاہیے کہ کہی اعوذ
بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو نہ ہوگی اسی ضرر اس منزل

کی نہ پہونچیگی اس زمانہ تک کوچ کرتی اور کبھی جب رات آتی کہتے یا اَرْضُ رَبِّی
وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا
خُلِقَ فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ كُلِّ
اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَحَيَّةٍ وَعَقْرَبٍ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ
شَرِّ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ اور فرماتی جب اچھی برس میں سفر کرو تو جانورون
کو دانہ گھاس سے محروم نکرو یعنی چرالی جاؤ اور جب خشکسالی مین سفر کرو
جلدی کرو اور جلد مقصد کو پہونچو کہ جانور دبلے نہون اور جب رات کو جا ہو
کہ ایک ساعت آرام کی واسطے اترین دور اتر و سر راہ سی اسو اسطی کہ راہ محل
جانورون کی اور گزند و نکا گزرگاہ ہی اور جب نزدیک آبادی کی پہونچتی
اور کسی گانو یا شہر مین تشریف لاتی یہ دعا پڑہتی اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ
السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ
وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُكَ خَيْرَ
هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ
شَرِّ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا اور سفر مین جو ہوو اور صبح ہوتی تو
یہ دعا کہتی سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا
رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا مِنَ النَّارِ اسکو تین بار آواز
بلند کہتی اور قرآن کو دشمن کی زمین اور کافرون کے شہر مین لیجانی سے
منع فرمائی اور عورتون کو مطلق سفر کرنے سی منع فرمائی چھوٹا ہو یا بڑا
اگرچہ چار کوس ہو مگر محرم کے ساتھ اور حکم فرمائی مسافر کو جب حاجت اپنی
حاصل کری جلدی اپنے لوگون مین پھر آوے اور سفر مین کسی بلندی پر آتے
تو کہتی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا
حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ
وَحْدَهٗ اور رات کو گھر میں سفر سے آنا منع فرمایا ہے انکو جو ایام تک سفر میں ہوں
اور آپ بھی آتے بلکہ صبح کو یا عصر کو آیا کرتے اور جب سفر سے پھرتے صحابہ
ملاقات کو باہر شہر کے آتے اور لڑکے بالوں کو بھی ساتھ لاتے اور کبھی انکو آپ پر آگے
سوار کرتے آگے یا پیچھے اور کبھی عبد اللہ بن جعفر کو اپنے آگے اور پیچھے اور ایک بار حسن
بن علی کو بھی ملاقات کی واسطے باہر لائے تھے انکو پیچھے اپنے سوار کر لیا اور اسی طرح
شہر میں داخل ہوئے اور استقبال کو آنیوالوں سے گلے ملتے اور اگر اپنے عزیزوں میں ہوتا
تو اسکی یا اسکی پیشانی کو بوسہ دیتے قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَمَّا قَدِمَ
جَعْفَرٌ وَاَصْحَابُهٗ تَلَقَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَ بَيْنَ
عَيْنَيْهِ وَاعْتَنَقَهٗ وَكَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ اِذَا قَدِمُوْا مِنْ
سَفَرٍ تَعَانَقُوْا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے پہنچتے گھر میں داخل ہونے
سے پہلے دو رکعت نماز مسجد میں پڑھ لیتے اسکے بعد گھر میں آتے **فصل بیان**
میں تعلیم خطبہ مہمات کے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ
کو حاجت اور مہم کے واسطے یہ خطبہ تعلیم کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ
نَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ
يَّهْدِی اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ يَا
اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا

اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا
یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم
اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز
فوزا عظیما شعبہ نے کہا اوسنے یہی حدیث کی مینے پوچھا کہ یہہ خطبہ نکاح کا ہی
یا غیر نکاح کا کہا یہہ خطبہ سب حاجتونکا ہی اور فرمایا کہ جب کوئی تم مین عورت کو
خریدے یا غلام کو یا جانور کو چاہیے کہ پیشانی کا بال پکڑے اور بسم اللہ کہے
اور برکت کی دعا مانگے اسکے بعد کہے اللہم انی اسألک خیرہا وخیر
ما جبلت علیہ واعوذ بک من شرہا وشر ما جبلت علیہ
اور جو دولہا دعا کرنا اوسکو یہہ دعا کرے وبارک اللہ لک وبارک علیک
وجمع بینکما فی خیر اور فرمایا کہ اگر کوئی عورت کے پاس جاتے وقت کہے
اللہم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا اگر اولاد
پیدا ہو شیطان اسپر فتح نہ پایگا اور شیطان کا ضرر نہ کہیگا اور اگر کسیکو بلا مین
مبتلا دیکہے کہے الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی
علی کثیر ممن خلق تفضیلا یہ کہیگا کچہہ بلا اوسکو نہ پہونچیگی اور فرمایا جو نعمت
بندہ کو پہونچی اولاد یا مال سے اور کہے ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
کبہی کچہہ آفت اسکو نہین پہونچیگی مگر سبب موت کے اور کوئی چیز دیکہے کہ اسکے
دل کو کراہت معلوم ہو کہے اللہم لا یاتی بالحسنات الا انت
ولا یدفع السیئات الا انت ولا حول ولا قوۃ الا بک یا کہے اللہم
لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا قوۃ الا بک کچہہ ضرر
اسکو نہ پہونچیگا اور کوئی بری بات خواب مین دیکہے چاہیے کہ بائین طرف
تہنکارے اور بعد اسکے کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور اس

١٦٢

خواب کو کسی سے نکہے سو اسطے کہ اسکا ضرر نہ پہونچیگا او شیطان کے وسوسے میں مبتلا
یا غصہ غلبہ کرے اعوذ باللہ سے دفع کرے آور اگر کسی کام کو اپنے میں اچہا دیکہے کہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور اگر کوئی کام ناپسند دیکہے کہے
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اور اگر کوئی آنحضرت سے قریبی وصل کرتا کوئی کام کرکے یا
اچہی بات کے سبب اسکو دعاے خیر فرماتے ابن عباس وضو کا پانی آنحضرت کی واسطے
لائے انکے حق میں فرمایا اَللّٰہُمَّ فَقِّہْہُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْہُ التَّاْوِیْلَ اور ابو
قتادہ رضی اللہ عنہ رات کو انکی خدمت میں تہے اونگہنے میں انکو اپنا تکیہ کیا اور حق
میں انکے فرمایا حَفِظَکَ اللّٰہُ بِمَا حَفِظْتَ نَبِیَّہٗ اور فرمایا مَنْ صُنِعَ اِلَیْہِ
مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِہٖ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِی الثَّنَاءِ
کسی سے عبداللہ بن ربیعہ کی قرض لیا تہا جب ادا کیا اسکی حق میں فرمایا
بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِیْ اَہْلِکَ وَمَالِکَ اور فرمایا جب گدہے کی آواز سنو کہو
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور جب مرغ کی آواز سنو تو کہو اَللّٰہُمَّ
اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ اور جب آگ کسی مکان میں لگی تکبیر کہے کہ تکبیر اسکو
بجہاتی ہے اور چاہیے کہ جو شخص جس مجلس میں بیٹہے بے اسکے ذکر کے اوٹہی یا دیر
اوٹہنے لگے کہے سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ایک صحابی نے سنا کہ پیغمبر اوٹہنے کے وقت
مجلس سے یہ بات کہتے تہے اس صحابی نے کہا یا رسول اللہ یہ بات آپ سے سنی
اس سے پہلے نہیں سنی فرمایا یہ کفارہ ہے اس خطا کا جو مجلس میں واقع ہو جاتی
اور خالد بن ولید نے انکو نیند نہ پڑنے اور قلق کا رات کے شکوہ کیا فرمایا کہہ
اَللّٰہُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا
اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ

كلهم جميعًا ان يفرط علىٰ احد منهم او ان يطغى عز جارك وجل
ثناؤك ولا اله الا انت اور ایک دوسرے شخص نے شکوہ کیا کہ میں خواب
میں ڈرتا ہوں فرمایا کہہ اعوذ بكلمات الله التامات من غضبه و
عقابه وشر عباده ومن همزات الشياطين وان يحضرون اور منع
فرمایا اس سے کہ کوئی کہے ما شاء الله وشاء فلان ایک کسی نے آنحضرت کو
کہا ما شاء الله وشئت فرمایا اجعلتني لله ندًا اور اسی قسم سے ہے کہ کہے
میں پناہ میں خدا کی ہوں اور تمہاری اور تیرا تکیہ ہے اور خدا پر یہ لفظ اور اس قسم
کے لفظ منع ہیں اور ان سے بو شرک کی آتی ہے اور منع چیزوں میں یہ ہے کہ فرمایا
مرغ کو بانگ دیتی وقت برا کہنا اور مسلمان کو گالی نہ دینا چاہیے رسمیں جاہلیت کے
چھوڑنا مثل عصبیت و دعوت اور جب تین آدمی ہوں ایک جگہ بیٹھے تو دو آدمی
مشورہ نکریں اور کوئی عورت حسن دوسری کی عورت کا اپنی شوہر سے نکہی اور
نہ کہی اللهم اغفر لي ان شئت قسم بہت نہ کہا و قسم غیر خدا کی نہ کہا و
عبد کی و امتی نسبت سے نہ مانگو مدینہ کو یثرب نہ کہو کوئی کسی سے نہ پوچھی کہ اپنے
عورت کو تو نے کیوں مارا مگر ضرورت میں کمان برسات میں جو آسمان پر
نکلتی ہے اسکو قوس قزح نکہو **فصل بیان میں اون الفاظ کی
جنکی کراہیت میں کسی کو اختلاف نہیں** ملک الملوک و
قاضی القضاۃ سید الناس سید الکل بندہ میرا پرستار میرا میں تیرا
تیری بیری ہے عمر تمہاری دراز ہو دن تمہارا ہمیشہ بنا رہے ہزار سال کی
عمر ہو مسایل اجتہادیہ میں نہ کہی کہ ہمکو خدا تعالیٰ نے حلال کیا یا حرام کیا
بلکہ اسطرح یوں کہنا چاہیے کہ حرام یا حلال ہو نہیں اسکی صریح آیت یا حدیث
آئی ہو اور قرآن اور حدیث کی دلیلوں کو ظاہر لفظی نہ کہیں اور مجازات

۱۶۳

نہ پڑے مین اسواسطے کہ شرح بولنا حسرت کو اسکی جاہلون کے دل سے دور کرتا ہی
خصوصاً انکے ساتھی کہ شبہون کو فلاسفون کے اور متکلمون کے دلیل عقلی اور
بحث قطع کرنیوالی ہوتی ہین نعوذ باللہ من الخذلان

فصل

سبب مین شرح صدر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ سورۂ
الم نشرح لک صدرک امتنان کے واسطے نازل ہوئی جاننا چاہیے کہ سبب
شرح صدر کا توحید اور ایمان ہے اور سبب کامل ہونے اور قوی اور زیادہ ہونے ایمان
کے ہوتا ہی قال اللہ تعالی افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو
علی نور من ربہ وقال اللہ تعالی فمن یرد اللہ ان یہدیہ یشرح
صدرہ للاسلام ومن یرد ان یضلہ یجعل صدرہ ضیقا حرجا
کانما یصعد فی السماء اور اسباب مین سے شرح صدر کی ایک چیز نور ہی کہ
باری تعالی مومن بندے کی دل روشن کرتا ہی اور وہ نور ایمان ہے کہ جب دل مین سما
کے ہوتا ہی بڑی خوشی اور فرحت اور کشادگی دل مین پیدا ہوتی ہے اور جب وہ
نور بجھ گیا تنگ دلی اور بڑی سختی اور محنت مین پڑا قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا دخل النور القلب انفسح وانشرح قالوا وما علامۃ
ذلک یا رسول اللہ قال الانابۃ الی دار الخلود والتجافی عن
دار الغرور والاستعداد للموت قبل نزولہ اور جتنا یہہ نور اسکی نصیب
ہے اتنا ہی شرح صدر اور دل کشادہ ہوگا اور یہہ واسطی یہہ جو ظاہر کی سختی ہے
اوس سے بھی کشادگی دل کی اور فرحت اور لذت حاصل ہے اور بسط ظاہر کی تاریکی کی
بخلاف اسکا ظاہر ہوتا ہی اور ایک دوسرا اسکا سبب علم ہے اسواسطے کہ عالم
کو اتنا کھولتا ہی کہ ہر گوشہ اسکا آسمان اور زمین سے بھی کہین زیادہ کشادہ ہوتا ہی
اور جتنا علم آدمی کا زیادہ ہو شرح صدر زیادہ ہوگی اور مراد اس سے ہر علم نہین

وہ علم ہے جو میراث پیغمبر خدا کی ہے ان الانبیاء لم یورثوا دینارا و
لا درہما و انما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر اسی علم
کی طرف اشارہ ہے اور اوس علم والی دل کشادہ زیادہ اور خوش گذران اور خوش
خلق سب سے زیادہ ہوتے ہین اور اس علم سے رجوع ہونا اور محبت حق کی پیدا
ہوتی ہے اور محبت کو شرح صدر مین دخل عظیم ہے جتنی محبت قوی ہے اتنا شرح
صدر زیادہ اور کامل اور پورا ہوگا اور تنگدلی کا بڑا سبب حق سے بے نصیب ہونا
اور دل کا متعلق ہونا غیر خدا کی طرف اور غفلت خدا کی یاد سے اور اسکی غیر سے
دوستی اور جو غیر خدا کو دوست رکھتا ہے وہی اسکی حق مین عذاب ہو جاتا
ہے اور قید مین اس چیز کی رہیگا اور عالم مین اوس سے زیادہ بدبخت اور بری
زندگی والا اور بڑا غم اوٹھانیوالا نہوگا سو اصل یہ کہ محبت دو ہین ایک محبت
ہے کہ جنت ہی اس جہان کی اور عیش دنیا کا اور خوشی نفس کی اور لذت دل
اور آرام روح اور دوا ساری غمون کی سو یہ وہ محبت حق تعالی کی ہے اور
دوسرے عذاب روح اور عذاب نفس اور قید خانہ دل کا اور تنگی اور سبب بلاؤن
کی بنیاد ہے اور وہ محبت غیر خدا کی ہے اور شرح صدر کے اسباب مین سے ایک
یہہ ہے کہ ہمیشہ خدا کی بات کرتے رہنا کہ اوس سے توحید کا نور اور دل کو صفائی
اور حلاوت ایمان حاصل ہوتی ہے اور ایک دوسری بات یہہ ہے کہ احسان
کرنا خلق پر جو ہوسکے عزت اور مال وغیرہ سے اور دوسرے شجاعت ہے اور
دوسری پاک کرنا دل کا بری باتون سے اور پیغمبر خدا ان سب باتون مین
کامل تھے اور جن لوگون نے انکی ہاتھ پر بیعت کی تھی وہ بھی کامل تھے اللہ
کی بات ٹھیک ہی اور وہی شافی ہے اہ باب بیان گذران
اور عام بات مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

اکثی فعلیں ہیں فصل جو رسم میں نبی صلعم کی عادت یہہ تہی کہ جو
کہانا سامنے آتا اسکو رد نکرتے اور جو موجود نہ ہوتا اسکی بہت تلاش نکرتے
اور جب اچہا کہانا میسر ہوتا تو کہا لیتے اور کبہی کسی کہانیکو عیب نکرتے اگر جی
چاہتا کہاتے اور جی نچاہتا چہوڑ دیتے اور میٹہا اور شہد بہت کہاتے اور
ہر روز ایک پیالہ شہد کا پانی ملاکر پیتے اسکے بعد جب بہوک لگتی تو تہوڑی
روٹی جو کی پانی کے ساتہہ یا بادام کے ساتہہ کہاتے اور ایسی پر کفایت کرتے
حدیث صحیح سے ثابت ہی کہ اونٹ کا گوشت اور بکری کا اور مرغ کا اور حباری کا
اور خرگوش کا اور گورخر کا اور مچہلی اور عنبر بحری اور تر خرما اور خشک خرما اور زرد
دودہ اور ملا ہوا دودہ پانی کے ساتہہ اور روٹی خرما کی یا سرکہ یا چربی کی ساتہہ
پکائی اور نقیع خرما کا اور خربوزہ اور کہجور اور ککڑی اور کلیجہ بہونا ہوا اور پکا ہوا
گوشت قدید اور پکا ہوا کدو اور پنیر اور ثرید اور روٹی زیتون کے تیل کے ساتہہ
اور خرما مسکہ کے ساتہہ اور کہجور خربزہ کی ساتہہ یہہ کہانا ثابت ہوا ہی غرض
جو تہوڑی چیز حاضر ہوتی رد نکرتے اور کچہہ نملتا تو صبر کرتے بیاشک کہ بہوک
سے پیٹ پر پتہر باندہے رہتے اور کبہی تین مہینے گزر جاتی کہ انکی گہر میں
آگ نجلتی اور جب کہانا آتا چمڑے کی دسترخوان پر رکہتے اور زمین پر
بچہا دیتے اور بیٹہتے خواہ پنجہ پر نہ کہاتے اور تین انگلیوں سے کہاتے اور جب فارغ
ہوتے انگلیوں کو چاٹتے اور تکیہ لگاکے کہانا نہ کہاتے اور تکیہ تین قسم ہے
ایک یہہ کہ پہلو زمین پر رکہی دوسرا یہہ کہ چار زانو بیٹہے تیسرا یہہ کہ ایک
ہاتہہ زمین پر رکہکر اسپر تکیہ کرے اور دوسرے ہاتہہ سے کہانا کہاوے
تینوں برے ہیں اور جب کہانے سے فراغت کرتے کہتے الحمد للہ
حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغنی

عنہ رہتا اور کبھی کہتے الحمد للہ الذی اطعم من الطعام
وسقی من الشراب وکسی من العری وھدی من الضلالۃ
وبصر من العمی وفضل علی کثیر ممن خلق تفضیلا الحمد
للہ رب العالمین اور کبھی کہتے الحمد للہ الذی اطعم وسقی
وسوغہ اور عادت آنحضرت کی یہہ تھی کہ کہانا کہانے کی بعد ہمیشہ
ہاتھ دہو لیتے اور اکثر پانی بیٹھ کر پیتے اور پانی پیکر فورا کہڑے ہوتے اور
منع اور زجر کرتے اور ایکبار کہڑے ہو کر پانی پیا بعضے کہتے ہیں وہ منع
کا ناسخ ہے بعضے کہتے ہیں منع اسکی ناسخ ہے بعضے کہتے ہیں پانی
یہہ کہڑے ہو کر پینا جواز کے بیان کے واسطے تہا اور بعضے کہتے ہیں کہ
عذر کے واسطے تہا اکثر علما کہتے ہیں کہ کہڑے ہو کر پانی نہ پینا چاہیے
اگر کچھ عذر ہو تو مضائقہ نہیں اور پانی پیتے تو اول اسکو دیتے جو انکے
داہنی طرف ہوتا اگرچہ بائیں طرف کوئی اس سے بزرگ اور دانا زیادہ
ہوتا **فصل کپڑا پہننے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم**
کے اکثر روئی کے سوت کا کپڑا پہنتے اور صحابہ بھی یہی پہنتے اور کبھی
پشمی بھی پہنتے یا چھال اور جو لباس میسر آتا اسیپر اکتفا کرتے جبہ ہو
یا قبا ہو یا کرتا اور تہبند جامہ اور ردا اور موزہ اور جوتی یہہ سب پہنتے
اور عمامہ میں کبھی شملا چھوڑتے اور کبھی چھوڑتے اور گردن کے نیچے
رکھتے اور جب نیا کپڑا ہاتھ آتا اوسکا نام رکھتے اور پہنتے اور کہتے اللھم
انت کسوتنی ھذا القمیص او الرداء او العمامۃ اسالک
خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ اور
جب کپڑا پہنتے قمیص وغیرہ داہنی طرف سے شروع کرتے اور کبھی پیوند

پہنتے عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پیغمبر خدا گھر میں سے باہر گئے اور سیاہ بال کا کپڑا پہنے تھے اور قتادہ نے کہا کہ انس سے میں نے پوچھا کہ پیغمبر خدا کس طرح کے کپڑے کو دوست رکھتے تھے کہا چادر خطدار یمنی کی اور کبھی کتان کا کپڑا مصری پہنتے عائشہ نے کہا کہ پیغمبر خدا کی واسطے کپڑا تیار کیا میں نے پشمی اور اسکو پہنا جب پسینا آیا بال کی بو آنے لگی اسکو اتار دیا اسواسطے کہ بدبو بہت ناخوش رکھتے تھے اور خوشبو کو دوست رکھتے ابن عباس نے فرمایا کہ پیغمبر خدا کو میں نے دیکھا کہ بہتر حلہ پہنے بیٹھے تھے اور ابو رمثہ نے کہا پیغمبر خدا کو میں نے منبر پر دیکھا کہ خطبہ پڑھتے تھے اور چادریں دو سبز پہنے تھے اور چادر سبز ایک چادر ہے کہ اسمین خط سبز ہوتے ہیں یہ نہیں کہ نرا سبز ہو اور تکیہ نبی صلعم کا چمڑے کا تھا جسکی بیچ روئی کی جگہ لیف خرما تھا اور سب لوگ دو گروہ ہوئے ہیں ایک گروہ تو اچھے کپڑے پہنتے ہیں اور پھٹے پرانے پر اختصار کیا کرتے ہیں اور ایک گروہ نے سب عمدہ لباس اشرف کپڑا پہننا اختیار کیا اور نئے کپڑے اور خوبصورت مشہور پہننا اختیار کیا اور دونوں یہ گروہ مخالف نبی صلعم کی سنت کے ہوئے اور پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جو کپڑا مشہور پہنیگا قیامت میں اسکو ذلت کا کپڑا پہناوینگے پھر آگ اسمیں لگیگی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اگر تکبر و افتخار کے قصد سے پہنیگا تو برعکس اسکو عذاب ہوگا اور فرمایا من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ اور لیکن اگر عمدہ کپڑا پہنا اظہار نعمت کی واسطے حق کے ہو روا ہے جیسا حدیث میں آیا ہے کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کی برابر تکبر ہوگا بہشت میں نہ جاویگا ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ہمکو پسند ہے

کہ کپڑا اور جوتی خوب بہتر ہو یہہ بھی کبر کی قسم ہوگا تو قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا ان اللہ جمیل یحب الجمال الکبر بطر الحق و غمط الناس
فرمایا اتنا کبر کے حساب مین نہین ہے بلکہ کبر تو وہی ہی جو حق کو باطل کرے یعنی توحید
اور حق بندون کا جو اوسپر واجب ہے اوس سے انکار کرے اور اسکے قبول کرنے کو منع
کرے اور خدا کی بندون کو حقیر سمجھے اور خوار جانے **فصل** نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے ازار یا رومین پہنا اور کبھی عمامہ سے ٹوپی کی پہنتی اور کبھی ٹوپی کی ساتہہ
اور کبھی ٹوپی بے عمامہ کے اور عمامہ مین شملا دونو مونڈہون کے درمیان چھوڑتے اکثر
یون ہی ہوتا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ جس رات کو خواب مین دیکھا کہ
پروردگار نے فرمایا یا محمد فیم یختصم الملأ الاعلی قلت لا ادری قال
فوضع یدہ بین کتفی فعلمت ما بین السماء والارض اسکی صبح ہوکر دونون
مونڈہون کے درمیان شملا چھوڑا اور آستین کرتے کی پہنچے تک انکی دست مبارک
کے تہی اور کرتے کو دوست رکہتی اور کبھی سرخ حلہ پہنتی اور حلہ یعنی دو کپڑا مراد ہے
کہ اسکی خط سرخ تہی یہہ نہین کہ نرالا سرخ تہا اسواسطی کہ نرا سرخ منع ہے
عبد اللہ بن عمرو بن العاص نے سرخ کپڑا کسم کا رنگا پہنا تہا فرمایا تونی کیا
پہنا ہی جب اونہون نے دیکھا کہ آنحضرت نے کراہت کی گہر آکر تنور مین جلا دیا
دوسرے روز جب آئے فرمایا سرخ کپڑا کیا کیا قصہ بیان کیا فرمایا ھلا کسوتہ
بعض اھلک فانہ لا باس بہ للنساء اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ
دو کپڑی سرخ کسی پہ دیکھی فرمایا ان ھذہ لباس الکفار فلا
تلبسھما یہہ لباس کافرونکا ہی سو اسکو نہ پہن غرض نرالا سرخ پہننے سے
احتراز کیا چاہیے اور خط دار کپڑا پہنتی اور سیاہ کپڑا پہنتی اور آستین
سندس کی سنجاف لگی ہوئی اور موزہ اور جوتی اور تا موزہ یہہ سب پہنا ہے

اور انگوٹھی ہاتھہ مین رکھتی لیکن روایت مختلف ہی بعضی حدیث مین یون
ہے کہ دہنی ہاتھہ مین تہی نقش اوسکا محمد رسول اللہ اس شکل سے بنا تہا
اور منع فرمایا کہ کوئی مخلوق میری انگوٹھی کا نقش اپنی انگوٹھی پر نکہدی
زرہ پہنتی اور خود اور جوشن اور کبہی دو زرہ ایکبارگی قبا پہنتی اور جبہ خسروانی
کہ ریشم کا فرون کو اسکے نیچے دیباے سیا تہا لیکن طیلسان گرمی کی حالت مین
آفتاب سے پہنا جسدن حکم ہجرت کا آیا تہا دوپہر کو حضرت ابوبکر رضی کی گہر مین
تشریف لائی طیلسان اوڑہے ہوئے لیکن انس کی حدیث مین آیا ہی کہ کان
یُکْثِرُ الْقِنَاعَ یعنے طیلسان بہت اوڑہتے اور بعضون نے گمان کیا کہ ضرورت کے
وقت کیا ہی اور سفر مین آستین جبہ کی تنگ پہنتی اور کبہی ازار اور چادر پہنتی اور
چادر کی درازی چہہ گز کی تہی اور عرض تین گز اور ایک بالشت اور ازار چار گز
ایک بالشت اور عرض مین دو گز اور ایک بالشت **فصل عادت کی بیان**
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی ساتہہ عیش و عشرت
کرنیمین فرماتے حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ
قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ اور بعضی مصنف تین کو زیادہ کرتے ہین اور یہ
سہو ہے اور نسا دنیا کی امور سے نہین اور دوست زیادہ چیزون مین دنیا کی سو
سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتین تہین اور خوشبو اور بہت راتون
مین اپنی نون بیبیون سے صحبت کی ہے اور مباشرت مین قوت تیس قوی
جوان کی انکو ملی تہی اسواسطے انکو مباح ہوا جتنی چاہین نکاح کرین نو یا
زیادہ اور انکے درمیان برابری کا دہیان رکہتے رات کی رہنے مین اور کہانا
کپڑا دینے مین اور ساری باتون مین جسکا اختیار رکہتے لیکن محبت کی
باتمین فرماتے اَللّٰھُمَّ ھٰذَا قِسْمِیْ فِیْمَا اَمْلِکُ فَلَا تَلُمْنِیْ فِیْمَا

لا أملك یعنی محبت اور جماع مین اور واجب ہو نہیں برابر کی رعایت
کی انکی درمیان انمین اختلاف ہی دو قول پر ایک یہہ کہ بانٹ واجب تہی
دوسرے یہہ کہ معاشرت انکی ساتہہ رواتہی انکو بے بانٹ کی اور یہہ کہ انکی
خاصیت تہی اور بعض کو طلاق دیا اور پہر رجوع کیا اور ایلا کیا ایک مہینے
کی میعاد لیکن ظاہر نہیں کیا اور فقیہون نے جو کہا ہی کہ ظہار بہی کیا غلطی
ظاہر ہے اور اپنی عورتون کے ساتہہ بہتر خوشمزاجی سے پیش آتے اور فرماتے
خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَهْلِیْ انصار کی لڑکیون کو عائشہ
کے ساتہہ کہیلنے کو بلاتے اور جو فرمایش کرتین کسی چیز کی جو لڑکیان کہیلتی ہیں
اگر منع نہوتی تو کر دیتے اور جب صراحی سے پانی پیتین تو اسکو آپ لیکر حضرت
عائشہ رض کی لب رکہنے کی جگہ پر اپنا لب رکہکر پانی پیتے اور جب ہڈی اوٹہاتین
اور اسکا گوشت دانت سے کہاتین اس ہڈی کو اونسے چہین لیتے اور انکے منہ
رکہنے کی جگہ سے گوشت کہاتے اور انپر تکیہ کرکے قرآن پڑہتے اور کبہی سر مبارک
اپنا انکے گلے پر رکہتے اور قرآن پڑہتے اگرچہ وہ حیض سے ہوتین اور کبہی حیض
مین فرماتے کہ ازار باندہی اور ازار کے اوپر انکو سینہ سے لگاتے اور منہ انکی
منہ سے ملاتے اور روزے کی دنون مین انکا بوسہ لیتے اور کمال لطف اور نہایت
کرم انکا اہلبیت کی ساتہہ یہہ تہا کہ حضرت عائشہ رض کو اجازت کہیل کے
دیتے جیسی عادت لڑکیون کی ہوتی ہے اور انکے مونڈہے پر تکیہ کرکے حبشیون
کی بازی اور ناچ دکہتین کہلتے اور سفر مین دو بار انکے ساتہہ دوڑے کہ دیکہین کون آگے
بڑہتا ہی پہلی بار حضرت عائشہ آگی بڑہگئین اور دوسرے بار مین حضرت عائشہ
ذرا زیادہ موٹی ہوگئین حضرت آگے بڑہگئے تو فرمایا هٰذا بِذَاكَ اس بار ہم آگے
اسواسطے کہ اوس بار تم آگے بڑہین اور ایکبار حجرے کے دروازے سے باہر نکلتے تہے

دروازے میں برابر دونوں آگئی ایک دوسری کو ہاتہہ سے ٹہیلنے لگی باہر نکلنی
کو اور جب سفر کا ارادہ کرتے قرعہ ڈالتے جسکے نام کا قرعہ نکلتا اسکو لیجاتے اور
جب پہر آتے تو دوسرون کی پاس اسکی قضا نکرتے اور کبہی سب بیبیون کے
ساتہہ ہی ایک پر ہاتہہ رکہتے اور اسکے ساتہہ کہیلتے اور ہر روز جب نماز عصر کی پڑہہ چکتے
سب حجرون میں پہرتے اور حال پوچہتے اور جب رات ہوتی تو جسکی باری ہوتی
اسکے حجرہ میں رہتے اور آٹہہ عورتون میں اپنی رات تقسیم کرتے اسواسطے کہ سودہ نے جو
نوبت تہی اپنی باری عائشہ کو بخشدی تہی اسواسطے عائشہ کی باری دو رات کی
ہوتی اور دون کی ایک رات کی اور صحیح مسلم میں جو آیا ہے کہ عطا کہتی ہین کہ جس
عورت کی باری نہین ہوتی وہ صفیہ تہی صریح غلطی عطا کی ہے اور یہہ وہم انکو
اس سبب سے ہوا کہ رسول صلعم ایکدن صفیہ پر خفا ہوئے صفیہ نے گہبرا کر عائشہ سے
کہا اسکی کچہہ تدبیر ہو سکتی ہے اگر پیغمبر خدا صلعم مجہسے راضی ہون تو ہم اپنی باری تمکو
دینگی عائشہ رض نے کہا کہ ہو سکتی ہے تب عائشہ صفیہ رض کی باری کی دن آنحضرت
کی پاس آکر بیٹہیں آنحضرت نے فرمایا کہ دور ہو تیری باری آج نہین ہے عائشہ
نے کہا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ اور اس قصہ کو کہا پیغمبر خدا صلعم
صفیہ سے راضی ہو گئے اور یہہ ماجرا ایکدن ہوا تہا اور ایک باری بخشی تہی اس سبب سے
بعضے راویونکو وہم ہوا کہ جس عورت کی باری نہین ہوتی وہ صفیہ تہی اور
كَانَ يُقْسِمُ لِثَمَانٍ حدیث صحیح ہے اور پیغمبر خدا کی عادت یہہ تہی کہ اول رات
کو صحبت کرتے کبہی غسل کرتے اسکے بعد سوتے اور کبہی وضو کرتے اور سوتے اور
غسل آخر رات کو کرتے اور عائشہ رض سے روایت ہے کہ رُبَّمَا كَانَ يَنَامُ وَلَا
يَمَسُّ مَاءً غلطی ہے بعضے راویونکی اور کبہی سب بیبیون پاس جاتے اور سبہون پر
رات کو ایک غسل کرتے اور کبہی ہر بار کرتے اور جب سفر سے گہر میں آتے تو

رات کو گھر مین نہ آتے **فصل سونے مین اور جاگنے مین**
آنحضرت صلعم کی کبھی بچھونے پر یعنی کپڑے پر سوتی اور رات کاٹتی اور کبھی
نطع اور کبھی چٹائی پر اور کبھی صرف زمین پر سوتے اور چمڑی کی نہالی بھی
اور بچھے کی بدلے خرما کا پتا بھرے دیا ہوا اور رات کی واسطی پلاس بالی کا تہا
اسپر سوتے اور اسکو رات کو دو تہ کرتے ایک رات اسکو چار تہ کرکے بچھا دیا کہ زیادہ
نرم ہو منع فرمایا کہ جسطرح دو تہ بچھتا تہا بچھا دو کہ کل ہمکو نماز سے باز رکھا بچھونے
پر سوتے اور لیٹے اوپر لحاف اوڑھتے اور فرمایا کہ جبرئیل پھر کسی عورت کی لحاف مین
نہین آیا سوا عایشہ رض کی اور تکیہ ادیم کا تہا اور اسکی درمیان خرما کا پتا
فصل سواری کی بیان مین آنحضرت صلعم کی کبھی گھوڑے پر سوار
ہوتے اور اونٹ پر اور کبھی استر پر اور کبھی گدھے پر اور کبھی گھوڑے کی کہلی پیٹھ
پر سوار ہوتے بے زین کے اور کبھی گھوڑے کو دوڑاتے اور اکثر تنہا سوار ہوتے اور بعضی
وقت مین اونٹ پر کسی کو اپنے پیچھے بٹھلا لیتی اور کبھی کسیکو آگے بٹھلا لیتی اور
تین آدمی ایک اونٹ پر سوار ہوتے اور کبھی بعضی امہات المومنین کو بھی اپنے سوار
کروا لیتی اور اکثر سواری آنحضرت کی گھوڑا اور اونٹ تہی لیکن خچر عرب کی
زمین مین کم تہا ایک خچر بغلہ ملک اسکندریہ سے ہدیہ آیا تہا اسپر سوار ہوتے
صحابہ نے فرمایا ہم بھی گدھے پر گھوڑے چھوڑین کہ اُس سے خچر پیدا ہو فرمایا
إِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ **فصل آنحضرت کی پاس ایک**
گلہ بکریونکا تہا ہمین سو بکریان تہین اس سے زیادہ کہنا پسند نہ تہا جب
اس سے کوئی بڑہ جاتی تو اسکے بدلے ایک ذبح کر ڈالتی اور لونڈی اور غلام رکھتے
تہے لیکن آزاد غیر آزاد سے بہی زیادہ تہی اور بہت سولی عتاق غلام تہی لونڈی بہی
تہی اور فرمائی أَيُّمَا امْرِئٍ أَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ

يجزي كل عضو منه عضوا منه وايما امرىء مسلم اعتق امرأتين مسلمتين
كانتا فكاكه من النار يجزي كل عضوين منهما عضوا منه اور يہہ
حديث صحيح ہے اور اس بات كى دليل ہے كہ غلام كا آزاد كرنا لونڈى كى آزاد
كرنيسے افضل ہے اور اس بات كى دليل ہے كہ ايك غلام آزاد كرنا دو لونڈى كے آزاد
كرنے كى برابر ہے **فصل خريد و فروخت كے بيان ميں نبى صلعم كى** وحى اترنے
كے بعد آپنے خريد بہت كى ہے بنسبت بيچنى كى ليكن ہجرت كى بعد بيچنى كى روايت
ياد نہيں ہے مگر تين صورت كى ليكن خريد بہت ہى اور اجاره دينا اور اجاره لينا
زياده تہا اجاره دينيسے اور صحيح روايت ميں ہى كہ نبوت سے پہلے اپنے كو اجاره ديا
بكريان كے چرانى پر اور ايكبار اور اپنى كو اجاره ديا خديجہ كو تجارت كرنيكے واسطے اور
صحيح سنن ميں حاكم كى ہے كہ دوبار اپنى كو اجاره ميں ديا خديجہ كى دو سفر ميں ايك
اونٹ پر اور لوگونكے ساتہہ شراكت كرتى اور لوگون كو اپنا وكيل كرتے اور آپ بہى
لوگون كى وكالت قبول كرتے ليكن وكيل كرنا زياده تہا وكيل ہونے سے اور ہديہ
لوگونكے پاس بہيجتى اور لوگونكے ہديہ قبول كرتے اور عوض ديتے اور بخشا اور بخشا ہوا
قبول كيا سلمه بن الاكوع رضه كو كسى لڑائى ميں ايك خوبصورت لونڈى ہاتہہ
لگى انكو فرمايا كہ هبها لي فوهبها له اسكو ليا اور كئى قيديون كو مكہ كے
قيديون ميں سے بدلے اس لونڈى كے فديہ ديا اور قيدى خلاص كيا اور قرض
چيز گرو ركہكى بہى ليتے اور بے گرو ركہى بہى اور منگنى چيز ليتے اور كبہى نقد سودا ليتے
اور مہلت سى دام ديتے اور ضامن ہوتے حق تعالى كى طرف سى خاص ضامن
يعنى فلانا عمل كرے ميں ضامن ہون اور فرمانے من ضمن لي ما بين
لحييه وما بين رجليه ضمنت له بالجنة اور اسطرح كى ضامنى بہت
ميں بہت واقع ہوئى ہے اور كبہى دام ضامن ہوتے دين كى واسطى جو مركيا

اور دین اپنا اونہیں کیا اور آپ سعی کرتے لوگون کی اور لوگ آپکی سعی کرتے
اور ایکبار مغیث کی واسطے سعی کی اس عورت سی جسکا بریرہ نام تہا بریرہ
نے قبول نکی آپکی سعی اس سے خفا نہوئی اور اسپر عتاب نہین فرمایا اور خدا
کی قسم بہت کہاتے اور حدیث صحیح مین اسی جگہ سے زیادہ قسم آئی ہے اور اللہ نے
تین جگہ حکم فرمایا پیغمبر کو قسم کہانیکا پہلے فرمایا اللہ تعالی نے ویستنبئونک
احق ہو قل ای وربی انہ لحق دوسرے فرمایا اللہ نے وقال الذین
کفروا لا تاتینا الساعة قل بلی وربی لتاتینکم تیسرے فرمایا اللہ نے
زعم الذین کفروا ان لن یبعثوا قل بلی وربی لتبعثن ثم لتنبؤن
بما عملتم وذلک علی اللہ یسیر اور کبھی قسم مین انشاء اللہ کہتے اور کبھی
قسم کا کفارہ دیتے اور وہ کام کرتے اور فرماتے مین جب کسی چیز پر قسم کہاتا
ہون اور اوس سے بہتر دوسری چیز دیکھتا ہون تو ضرور کرتا ہون اور قسم کا کفارہ
دیتا ہون اور ہنسی کرتے اور ہنسی مین ناحق نکہتے اور توریہ کرتے اور توریہ مین
نکہتے جسطرح کہ عزم دوسری جگہ کا کرتے حال دوسرے راہ کا دریافت کا اور منزل
اور مقام کا اسکے پوچھتے اور اسطرح کا توریہ جہاد مین بہت کرتے اور مشورہ کرتے
اور مشورہ دیتے اور بیمار کو پوچھتے اور جنازہ پر حاضر ہوتے اور دعوت کو قبول
کرتے اور بیوہ عورتون کی اور ضعیفونکی اور مسکینون کی ساتہ جاتے انکی حاجت
روا کرنیکو اور انکا کام کرتے اور شاعرون سے مدح سنتے اور انکو دیتے اور خلعت بخشتے
اور انکی مدح جو کہی اور قیامت تک جو کہین گے ایک قطرہ ہی دریا سی تو دنیا
انکا ان لوگون کو حق بات پر تہا اور انکے سوا اور بادشاہون کے اور امراؤن
کے اور دنیاداروں کی مدح جہوٹ اور صریح بہتان ہے اسواسطے فرمایا احثوا
فی وجوہ المداحین التراب

فصل بیان مین بعض احوال

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون سے دوڑنی مین مقابلہ کرتے اور لوگون
سے کشتی کرتے اور اپنا جوتا اپنی ہاتہہ سی ٹانکتے اور اپنی کپڑے مین اپنے ہاتہہ سے
پیوند لگاتی اور اپنی گہر کے ڈول مین اپنے ہاتہہ سی پیوند لگاتے اور بکری کو
اپنے ہاتہہ سے دوہتے اور بکری اگر جاوے تو خیال کرنا آپ دہوتے اور اپنی گہر کے
لوگون کی آپ خدمت کرتی اور سہل کی بناتین فرزندون کے ساتہہ ملکر کام کرتی
اور اینٹ اوٹہاتی اور کبہی ایسے بہوکی ہوتے کہ بہوک سی پتہر اپنے پیٹ پر باندہ کر
اور ضیافت کرتے اور آپ ضیافت مین جاتی اور سینگہی لگاتی اور امت کو بہی
اسکے لگانی کی اجازت دیتی اور ثابت ہوا ہی کہ سینگہی سر مبارک مین لگائی
اور کبہی پشت پا پر اور کبہی اخدعین پر اور کبہی کاہل پر اور اخدعین وہ رگین ہین
دونون جانب گردن کی اور کاہل کہتی ہین اوپر کی طرف پیٹہہ کی دو شانون
کے بیچ اور دوا کرتے اور دوسرون کو ضرورت کی وقت داغ دیتی اور اپنے آپ کے
داغ نکرتے اور بیمارونکو جا کر دیکہتے لیکن اپنے لوگ نہین جیسے آج اور بیمارونکو
پرہیز کرنے کو فرماتے تو علاج کا حکم فرماتی لیکن مرکب دوائون کا استعمال جو قرابادین
مین لکہا ہے اور معجون اور مرکب اس قسم کی دوا عادت نہ تہی بلکہ دوا مفرد چیز کو
لیے کرتے اور کبہی کوئی چیز اسمین ملاتی کہ اس دوا کی صورت بدل جاوے یہہ کمال
حکمت و نہایت طبیبون کی شناخت ہی ابو خزامہ نے کہا یا رسول اللہ
أرأيت رقى نسترقيها ودواء نتداوى بها هل ترد من قدر الله
شيئا فقال هي من قدر الله اور ترمذی اور بہت کہانا منع فرمایا اور روایت ہے
ما ملأ آدمي وعاء شرا من بطنه بحسب ابن آدم لقيمات يقمن
صلبه فإن كان لا بد فاعلا فثلث لطعامه وثلث لشرابه وثلث
لنفسه فصل بیماریون کی دوا کی بیان مین بیماریون کی

دوا کا طور بھی کی تین طرح پر تھا ایک تو طبیعی دوا کرتی دوسری دوا الٰہی تیسری
مرکب ان دونو قسمو نکی دوا سے لیکن تپ کی دوا مین فرمایا الحمی من
فیح جهنم فابردوها بالماء اور دوسری حدیث مین آیا ہے اذا حم
احدکم فلیرش علیه الماء البارد ثلث لیال من السحر اور دوسری
جگہ آیا امام احمد کی سند مین کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا
حم دعا بقربة من ماء فافرغها علی راسه فاغتسل اور جامع ترمذی
مین ثابت ہے اذا اصاب احدکم الحمی فانما الحمی قطعة من النار فلیطفئها
بالماء البارد ولیستقبل نهرا جاریا فلیستقبل جریة الماء بعد الفجر
قبل طلوع الشمس ولیقل بسم الله اللهم اشف عبدک وصدق
رسولک وینغمس فیه ثلث غمسات ثلثة ایام فان برأ والا فخمس
فان لم یبرأ فی خمس فسبع فان لم یبرأ فی سبع فانها لا تکاد
تجاوز التسع باذن الله محدث متفق ہین اس بات پر کہ یہ حکم خاص حجاز
والون کی واسطے ہے جسطرح یہہ حکم حتی لا تستقبلوا القبلة ولا تستدبروها
ولکن شرقوا او غربوا اکثر جو انکو تپ حمی یومی کی قسم سے ہوتی تھی شدت حرارت
سے آفتاب کی علاج ٹھنڈا پانی پلانا اور نہلانا فرمایا **فصل علاج مین**
پیٹ چلنی کے پیٹ اگر کثرت مادہ کی سبب سے چلتا علاج تقویت
کرنے معدہ کے فرمائے صحیحین مین وارد ہے ان رجلا اتی النبی صلی الله
علیه وسلم فقال ان اخی یشتکی بطنه واستطلق بطنه فقال
اسقه عسلا فذهب ثم رجع فقال قد سقیته فلم یغن عنه شیئا
وفی لفظ فلم یزده الا استطلاقا مرتین او ثلثا کل ذلک یقول له
اسقه عسلا فقال له فی الثالثة او الرابعة صدق الله وکذب بطن

اَخِيْكَ وَفِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ اَنَّ اَخِيْ عَرِبَتْ بَطْنُهٗ اَيْ فَسَدَتْ هَضْمُهٗ وَلِعِلَّتِهٖ مَعِدَتُهٗ اور بار بار شہد پلایا نہیں ایک بار ہر یک نکتہ ہی اسواسطی چاہیے کہ اندازہ ہو مرض کے موافق اگر اوس سے کم دیجیے تو بالکل مرض زایل نہیں ہوتا اور اگر اوس سے زیادہ ہو تو قوت کو ساقط کری اور مرض کو بڑہا دی ہر بار مین اتنا دیا تہا کہ مرض کا مقابلہ کری اسواسطی ست زیادہ ہوتا اور حکم فرماتے کہ پہر شہد دو یہانتک کہ اپنی حد کو پہونچا اسواسطی فرمایا سچ فرمایا اللہ نے اور جہٹلایا پیٹ نے تیری بہائی کے مراد یہہ ہے کہ فاسد تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دوا کے ساتہہ طبیبون کی دوا کو کچہہ مناسبت نہین اسواسطی کہ نبی کی دوا مین تاثیر یقینی ہے اسواسطی کہ اللہ کے حکم سی نکلا اور نبی کے نور اور عقل کامل سے اور انکے سوا اور ونکا علاج اکثر پیدا ہوا ہی گمان اور تجربہ سی کہ مقام خطرہ کا ہی اور جو کوئی کہ نبی کی دوا سی فایدہ نہ اوٹہاوی یقین جاننا چاہیی کہ اوسکی پیاریکا نقصان ہے اور جو صدق دل سے قبول کریگا اور اعتقاد تمام سی اختیار کریگا البتہ اوستی فایدہ اوٹہاویگا جسطرح قرآن شریف کہ دلون کی مرضون کی شفا ہے جو اوسکو اخلاص کے ساتہہ نہ پڑہی گا اور دل سے قبول نکریگا مرض بڑہیگا اور اوسکی واسطی وبال ہوگا

فصل طاعون اور وبا کی دوا مین

آنحضرت فرماتی اَلطَّاعُوْنُ رِجْزٌ اُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَعَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ فِيْهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْهُ اور دوسری حدیث مین ثابت ہے اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِّكُلِّ مُسْلِمٍ اور دوسری حدیث مین آیا ہی اَلطَّاعُوْنُ وَخْزُ الْجِنِّ اور دوسری روایت مین اَلطَّاعُوْنُ دَعْوَةُ نَبِيٍّ اور اس حدیث مین منع جو فرمایا ہی کہ جس شہر مین وبا ہو نجاؤ اور اوس سے باہر نہ نکلو اس بات

مین اشارہ ہی کہ وباسی بہت پرہیز کرنا چاہیئی ہواسطی کہ جہان وباہی وہان دوڑنا بلاسی مقابلہ کرنا ہی اور اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالنا ہے یہہ عقل اور شریعت کے خلاف ہی اور دوسری حدیث مین آیا ہی اِنَّ مِنَ الْقَرَفِ التَّلَفُ اور قرف مرض اور وبا کی نزدیک جانیکا نام ہی سواس منع مین حکم ہے پرہیز کا اور جو اسباب تلف کا ہی اس سے تعرض نہ چاہیئی لیکن جہان وباہی وہان سے نکلنے کو جو منع فرمایا اسکے دو معنی لوگون نے بیان کئی ہین ایک تو یہہ کہ نفس کو توکل سے چھوڑنا اور اللہ پر پورا اعتماد اور قضا او ررضا پر صبر کرنا اور دوسرے معنے یہہ ہین کہ طبیب کہتی ہین جو وباسی احتراز چاہتا ہی اسپر واجب ہے کہ کھانا کم کھاوی اور رطوبت بدن سے نکالی لیکن بہت آسان تدبیر سہی اور محنت اور حمام کی غسل سے پرہیز کری کہ بخار ناقص جو بدن مین چھپا ہی جوش نکری اور واجب ہی کہ بیٹھا رہے اور آرام اور آسایش اختیار کری کہ سوا حرکت کرنے نپاوی اور ایک زمین سے دوسرے زمین مین بھاگ کر جانیمین بیشک سخت حرکت کرنی پڑیگی اور اسکا ضرر ظاہر ہے

فصل استسقا کی دوا مین

اسکی دوا اونٹ کے دودھ اور پیشاب سے کرتے ایک گروہ قبیلہ عکل اور عرینہ سی مدینہ مین آئی مدینہ کی ہوا انکو مخالف ہوئی انکو استسقا کا مرض ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور شکایت کی اور کہا اِنَّا اجْتَوَيْنَا الْمَدِينَةَ فَعَظُمَتْ بُطُونُنَا وَارْتَهَشَتْ اَعْضَاؤُنَا فرمایا لَوْ خَرَجْتُمْ اِلَى اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَلَمَّا صَحُّوا عَمَدُوا اِلَى الرُّعَاةِ وَقَتَلُوْهُمْ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُوْلَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقُطِعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَسُمِلَ اَعْيُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوْا اور طبیبون کے جو محقق ہین

وہ متفق ہین اس بات پر کہ دودہ لقاح اور پیشاب جمال کا معتبر دوا ہی سم خون کی
فصل زخم کی علاج مین چٹائی جلاکر حکم فرمایا اور احد کی
لڑائی کی دن رسول اللہ کا چہرہ مبارک زخمی ہوا فاطمہ رض خون کو دہوتی تہین
اور حضرت علی مرتضی رض پانی گراتی تہی اور خون بند نہین ہوتا تہا فاطمہ نے
ایک ٹکڑا چٹائی کا اوٹہا کر جلایا اسکی خاک زخم پر رکہی اسی وقت خون بند
ہوگیا اور وہ بردی کی چٹائی تہی اُن شہرونمین اکثر بردی کی چٹائی ہوتے
ہے خون بند ہونیکی واسطی بردہ بہت تاثیر رکہتا ہی **فصل شہد اور**
محجم اور داغ کرنے کی فایدہ مین آنحضرت فرماتی شفا تین چیز مین
ہے ایک شہد کا شربت اور محجم سے کاٹنی مین اور داغ کرنے مین لیکن مین اپنی
امت کو منع کرتا ہون آگ سی داغ کرنمین عالم لوگ کہتی ہین یہ حدیث
اشارہ ہی علاج کا سب مادہ کی مرضون کے واسطی اسواسطی کہ مادہ کا مرض یا دموی
ہی یا صفراوی یا بلغمی یا سوداوی تو اگر دموی ہی علاج اسکا خون نکالنی سے
ہے اور اگر اسکی سوا تین قسم سے ہے علاج اسکا دست سی ہے سو شہد سی اشارہ
کیا سہلاون کی طرف اور محجم سے اشارہ کیا فصد اور سینگہی کی طرف اور آگ
سے داغ مین خبردار کیا اس بات پر کہ طبیب جب دوا کرنی سے عاجز ہووے آخر
الدواء الکی تو آخر دوا داغ دینا ہی اور ابو طیبہ نے جب آپکو سینگہی لگائی
تو مزدوری اونکو دو صاع دینی کو فرمایا اور اسکی سرداروں سے فرمایا کہ خراج کم کردین
سو اسیطرح کیا اور فرمایا خیر ما تداویتم بہ الحجامة اور فرماتی معراج
کی راتکو کسی گروہ پر فرشتون کے مین نہین گذرتا تہا مگر کہتی تہی یا محمد
مُر امتک بالحجامة اور اسکا سبب یہ ہی کہ سینگی خون کو چمڑی کے گرد سے
نکالتی ہے اور سارے طبیب قائل ہین اس بات کی کہ گرم شہرونمین سینگہی

۱۸۱

کبھو انا افضل ہے فصد سی اسو اسطی کہ ان لوگون کا خون تپلا رہتا ہی اور
پختہ اور گوشت سی اوپر آتا ہی سینگھی لگانی سے ایسا نکل آتا ہی کہ فصد سے
نکلنا اور فصد اندر بدن کی واسطی نافع ہے اور صحیحین مین ہے کان رسول
اللہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یحتجم ثلٰثاً واحدۃً علی کاھلہٖ واثنتین
علی الاخدعین وفی الصحیح انہ احتجم وھو محرم فی راسہٖ لصداعٍ
کان بہٖ اور ابن ماجہ کی سنن مین ہے کہ جبرئیل آئے اور فرمایا سینگھی لگانا اوپر
گردن کی دونون رگون مین اور پیٹھہ مین سینے کی مقابل اور سنن ابی داؤد
مین ہے انہ احتجم فی ورکہٖ من وثیٍ کان بہٖ **فصل داغ کرنی**
کے بیان مین ہرچند آنحضرت کو داغ ناپسند تھا اور امت کو منع فرماتے
لیکن ضرورت کی وقت داغنی الحارث طبیب کو بھیجا کہ ابی بن کعب کی فصد لے
اور گل دے اور جب سعد بن معاذ زخمی ہوئے ہاتھہ کی درمیان مین داغ دیا
ورم ہوا پھر داغ دیا اور سعد بن زرار کو سرخی پیشانی پہ ہوئی تھی اسکے واسطے
داغ دیا اور جابر کو داغ دیا ہاتھہ کی درمیان یہہ حدیثین صحیح مین آئی ہین پہلی
بیان کیا کراہت کو منع فرمایا داغ کرنے سے اسکا جواب یہہ ہی کہ حدیثین داغ
کرنیکی چار قسم پر ہین بعضی دلالت کرتی ہین کرنے پر اور بعضی اسپہ دلالت کرتی ہین
کہ پسند نہ تھا اور بعضی دلالت کرتی ہین مدح اور تعریف پر اسکی چھوڑنی کی اور
بعضی مین منع ہے لیکن فعل دلالت کرتا ہے جایز ہونے پر اور پسند نہونا منع
پر نہین دلالت کرتا اور لیکن ثنا اور مدح کرنا ترک کا افضل اور اولی ہونے پر اسکے
ترک کی دلالت کرتا ہی اور لیکن منع اس بات سی ہے کہ کچھہ ضرورت بیماری کی
نہین ہے اور داغ کری یا یہہ کہ اسکی ایسی حاجت نہین لیکن اگر مرض کے پیدا ہونے
کا خوف ہو یا بیماری کے اچھا ہونے کی واسطی ہو تو مضایقہ نہین تو اب حدیثون

مین تمازمن ۞ فصل عرق النسا کے علاج مین انس
نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دَوَاءُ عِرْقِ النِّسَاءِ اَلْيَةُ شَاةٍ
اَعْرَابِيَّةٍ تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلٰثَةَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيْقِ فِيْ
كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ یہ مرض غلیظ مادے سے پیدا ہوتا ہی یا خشکی مزاج سی اور
نکالنے اور دست لانیکا محتاج ہے اور بکری کی دنبے مین یہ دونون خاصیتین موجود
ہین پکاتا ہی خوب ہی اور مواد کو بھی خوب نکالتا ہی اسواسطے اسکا علاج فرمایا
اور گانو ہی کی بکری جو فرمائی اسکی وجہ یہ ہے کہ چھوٹی اور بہتر ہے سیدہ ابن
بہتر گھاس ہین شیح اور قیصوم ان سب کی خاصیت اسمین موجود ہی ۞ فصل
علاج مین مزاج کی خشکی کے مزاج کی خشکی کا علاج تلیین سے کرتے
اور دست آنیکے واسطے سنا دیتے اسماء عمیس کی بیٹی سے پوچھا بِمَا كُنْتِ تَسْتَمْشِيْنَ
قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ حَارٌّ ثُمَّ قَالَتْ تَسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ
لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِيْ مِنَ الْمَوْتِ كَانَ السَّنَاءُ اور فرمایا عَلَيْكُمْ بِالسَّنَا
وَالسَّنُّوْتِ فَاِنَّ فِيْهِمَا شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ اور سنوت کے
معنی مین آٹھ قول ہین ایک تو یہ کہ شہد ہی اور دوسری رب اور وہ گھی کے
کپی کے پاس ہے جو گاد نکالتی ہین تیل ملا ہوا تیسری ایک دانہ ہی زیرہ کی طرح
لیکن وہ زیرہ نہین ہے چوتھی زیرہ کرمانی پانچوین رازیانج ہی چھٹی شبت ساتوین
خرما آٹھوین وہ شہد جو تیل کے باسنون مین ہے اور یہ قیاس صحیح قریب ہے اسواسطے
کہ سنا کوٹی ہوئی سنوت ملی ہوئی وہ کیا چیز ہے کہ شہد تیل سے ملا ہوا دستون مین جاری
کے واسطے بہت بہتر اور قوی ہے اور دوسری حدیث مین آیا ہی خیر ما تداویتم
بہ السعوط واللدود والحجامۃ والمشی سعوط ایک دوا ہی کہ اسکو ناک
کی راہ سی دماغ مین پہنچا دین اور لدود ایک دوا ہی کہ حلق کی راہ سی چلا دین

اور ریشمی دوا ہی مسہل کی **فصل خارش کی دوا مین** جو خارش کہ قمل کی غلبہ سے ہوتی ہے ابریشمی کرتا پہنانا ہے انس بن مالک نے کہا عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام رضا کو خارش ہوئی اور اس سے انکو تکلیف ہوئی اور انکو رخصت دی کرتا ابریشمی پہننی کی اور بعضی روایت مین صحیح مسلم کے آیا کہ انہون نے بعضے لڑائی مین شکایت کی آنحضرت سے قمل کی کثرت کی تو انکو رخصت دی ابریشمی کرتا پہننے کی اس حدیث مین دو باتین متعلق ہین ایک فقہ کی دوسرے طب کی حریر کا حرام ہونا تو مردونکو ثابت ہی مگر کسی حاجت یا مصلحت کو ترجیح ہو اور لیکن طبی بات یہہ ہی کہ ریشمی کپڑا پہننا مفید ہے اسکو جو مرض یابس سوداوی ہے اسواسطی کہ ریشمی دوای حیوانی ہے اور اسکا خاصہ دل کو قوت دماغ کو فرحت دیتا ہی اور دفعیہ کرنا غلبہ سوداکا اور ان امراض کا جو غلبہ سوداکی سبب سے پیدا ہوتے ہین اور وہ گرم تر ہے اور بعضی کہتی ہین وہ معتدل ہے اور اسمین کوئی خیر غشائ یابس نہین ہے سلئے وہ جرب کو ضرور نفع کریگا اور نرمی کی سبب قمل اسمین رہ نہین سکتا **فصل ذات الجنب کی دوا مین** قسط بحری کی استعمال کو فرماتی اور جامع ترمذی مین ہے زید بن ارقم سے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَدَاوَوْا مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ وَالزَّیْتِ وَفِی حَدِیْثٍ اِسْمُ الْقُسْطِ الْبَحْرِیِّ ھُوَ الْعُوْدُ الْھِنْدِیُّ سو ذات الجنب دو قسم ہے حقیقی اور غیر حقیقی حقیقی تو ایک ورم ہی کہ پردے زمین پسلیونکے درمیان سے پیدا ہوتا ہی اور غیر حقیقی ایک درد ہی کہ پہلو کی طرف پیدا ہوتا ہی اور یہہ دوا اس قسم کی واسطی ہے کیونکہ قسط ہندی کو جب اچھی طرح پیس مین اور تیل کے ساتھہ ملا دیت اور اسجگہ ملین یا تہوڑے دن اسی کہا دین اس مادہ کو تحلیل کرتا ہے اور باطن کے عضو کو قوت دیتا ہے اور سدون کو کہولتا ہی اور

حقیقی قسم جو ہی اگر اسکا مادہ بلغمی ہو تو بھی ان دونوں علاجوں سے فایدہ ہوتا ہے خصوصا صاحب صرع کا زور کم ہو اور جب پیغمبر خدا بیمار ہوئے گھر کی عورتیں اور خادم اور بیمار دار دوا پیج جاتا کہ آپکو ذات الجنب کی سبب خشکی ہے اور آپکو غش ہتا اور دوا انکے منہ مین دیا ہر چند اشارہ فرمایا کہ نہ دو لوگوں نے جانا کہ بیماروں کی عادت ہوتی ہے کہ دوا کو منع کرتے ہین اسی سبب سے منع فرمایا ہی جب افاقہ ہوا فرمایا ان سب کے حلق مین یہ سارے دوا پلا دین لوگون نے کہا کہ ہمنے معلوم کیا کہ آپ جو منع کرتے ہین اسواسطے ہے کہ دوا اچھی نہین معلوم ہوتی اور ہمکو خوف ذات الجنب کا ہوا فرمایا اللہ مجھکو اس بلا مین گرفتار نکریگا اور حدیث کی عبارت یون ہے انہ اشتد بہ مرضہ وکان عندہ نساؤہ والعباس وام الفضل بنت الحارث واسماء بنت عمیس فتشاوروا فی لدہ فلدوہ وھو مغمور فلما افاق قال من فعل بی ھذا من عمل نساء جئن من ھھنا واشار بیدہ الی ارض الحبشۃ یشیر بہ الی ام سلمۃ و اسماء قالوا یا رسول اللہ خشینا ان یکون بک ذات الجنب قال فبما لددتمونی قالوا بالعود الھندی وشیء من ورس وقطرات من زیت فقال ما کان اللہ لیقذفنی بذلک الداء ثم قال عزمت علیکم لا یبقی احد فی البیت الا لد الا عمی العباس فانہ لم یشھدکم

فصل سر کے درد کی علاج مین

آنحضرت کو درد سر جب ہوتا مہندی اپنے سر مبارک پر رکھتے اور فرماتے کہ صداع کو بہی فایدہ کرتی ہے فی سنن ابن ماجۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صدع غلف راسہ بالحناء ویقول انہ نافع باذن اللہ من الصداع اور یہ علاج اوس صداع کی واسطے نافع ہی جو بادی سے ہو

حرارت کی سبب پیدا ہوا سکی واسطی مہاری فایدہ کرتی ہے خصوصًا جب کو کہ
سر کی ساتھ ملاوین اور پیشانی مین لگاوین اور سنن ابی داود مین ہے ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شکی الیہ احد وجعًا فی راسہ الا
قال لہ احتجم ولا شکی احد وجعًا فی بطنہ الا قال لہ اختضب بالحناء
اور جامع ترمذی مین ہے عن ام رافع قالت کان لا یصیب النبی قرحۃ و
لا شوکۃ الا وضع علیہ الحناء **فصل کہانی اور پینے مین بیمار**
کے فرمائی کہ بیمار ونکو زبردستی نکرو کہانی اور پینی مین اسواسطی کہ خدای تعالی
انکو کہانا پانی دیتا ہی عن عقبۃ ابن عامر الجہنی رفعہ لا تکرہوا مرضاکم
علی الطعام والشراب فان اللہ یطعمہم ویسقیہم اور اس حدیث کی حکمت
ظاہر ہے اسواسطی کہ طبیعت بیمار کی مادہ کی پکانی اور نکالنی کی طرف مصروف ہی اور
جب زورسی کہانا کہلایا اور پانی پلایا تو طبیعت اپنی فعل سے باز رہی اور کہانی
پانی کے ہضم کی طرف مشغول ہوگی اور مادہ کچا رہیگا اور مرض زور پکڑیگا تو ایسی
کہانا نہ دینا چاہیی سوای لطیف چیزون کی جو شتاب ادر غذا کی قسم سی ہون اور جنسی
قوت حاصل ہو اور طبیعت اسکی طرف مشغول نہو جسطرح اچہا شربت دینا اور
شوربا مرغ کا اور قوت کو اوٹہانا ہی عنبر کی خوشبو سنگہانا اور خوشی کی خبر سنانا
فصل عذرہ کی علاج مین لڑکون کے حلق مین ایک زخم پیدا ہوتا
ہے جوش سے خون کے اسکو عذرہ کہتی ہین اسکا علاج عود ہندی سے فرمائی اور
بعضی وہ ہین جیسی لڑکی کے تالو کو انگوٹہی سے چیر کے خون نکالتی ہین اسکو منع
فرمایا خیر ما تداویتم بہ الحجامۃ والقسط البحری ولا تعذبوا صبیانکم
بالغمز فی العذرۃ اور مسند مین امام احمد کی ہے دخل رسول اللہ صلعم
علی عائشۃ وعندہا صبی یسیل منخراہ دمًا فقال ما ہذا فقالوا

هِنْدِيًّا تَحِلُّهُ بِمَاءٍ ثُمَّ تَسْتَعِطُهُ إِيَّاهُ فَأَمَرَتْ عَائِشَةُ رض فَصَنَعَ ذٰلِكَ بِالصَّبِيِّ فَبَرَأَ اور یہ اسکا قول ہے کہ اسپر بلغم غالب تھا علاج قسط مناسب تھا کیونکہ قسط مجفف اور مقوی دماغ ہے اور سعوط اوسی کہتی ہین کہ دوا کو پانی کے ساتھ ملا کر دماغ مین چڑہاوے اور سر اسکا بیچار ہے دیتی وقت اور جب دوا دماغ کو پہونچی گی بیمار یکو چھینک کے ساتھ نکالیگی اور پیغمبر خدا نے ناک مین پانی کے ساتھ دوا دینی کی تعریف کی ہے اور آپ ہی کیا ہے

فصل دل کے درد کی دوا مین جو دل کے درد کی شکایت کری اوسکو مفؤد کہتی ہین اسواسطی کہ اوسکی فواد مین درد پہونچا ہی مدینہ کے خرما سی اسکی دوا کری اور ابی داؤد مین ثابت ہی عَنْ سَعْدٍ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صلعم يَعُودُنِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا عَلٰى فُؤَادِي وَقَالَ إِنَّكَ رَجُلٌ مَفْؤُودٌ فَأْتِ حَارِثَ بْنَ كَلَدَةَ مِنْ ثَقِيفٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ يَتَطَبَّبُ فَلْيَأْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلْيَجَأْهُنَّ بِنَوَاهُنَّ ثُمَّ لِيَلُدَّكَ بِهِنَّ اور خرما مین عجیب خاصیت ہی اس مرض کے واسطے اور سات کی خاصیت مین بہت اسرار ہی کہ وحی سی معلوم ہوتا ہی اور فرمایا کہ جو صبح کو سات خرما عجوہ عالیہ کی قسم سی مدینہ کی کہاوی اسدن زہر اور سحر اسپر کام نہین کریگا اور فرمایا عجوہ عالیہ شفا ہی بیماریون کی اور صبح کی تریاق ہے اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ وَلَهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ اور دوا فایدہ جب کرتی ہی کہ اسکو اعتقاد سی کہاوی کہ طبیعت اسکو قبول کری اور مدد کری دفع کرنی پر مرض کے چنانچہ اکثر ہی بڑے لوگ ہر بیماری کی دوا کلام الٰہی سے کرتے ہین اور ہر مرض مین

شہد کی ساتھ دیتی اور برکت سے حسن اعتقاد کی وہ مرض دفع ہو جاتا

فصل بیماروں کی پرہیز میں

بیماروں کو پرہیز کی واسطے فرمائی اور مضر غذا کو منع فرمائی اور اصل پرہیز قرآن سے ثابت ہے وَاِنْ کُنْتُمْ مَرْضٰی اَوْ عَلٰی سَفَرٍ اَوْ جَاءَ اَحَدٌ مِنْکُمْ مِنَ الْغَائِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا مریض کو پانی کے استعمال سے پرہیز فرمایا اور ام المنذر نعمانیہ روایت کرتی ہے دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَعَلِیٌّ نَاقِہٌ مِنْ مَرَضٍ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَۃٌ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص یَاْکُلُ مِنْھَا وَقَامَ عَلِیٌّ یَاْکُلُ مِنْھَا فَطَفِقَ النَّبِیُّ ص یَقُوْلُ لِعَلِیٍّ اِنَّکَ نَاقِہٌ حَتّٰی کَفَّ قَالَتْ وَصَنَعْتُ شَعِیْرًا وَسِلْقًا فَجِئْتُ بِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص لِعَلِیٍّ مِنْ ھٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّہٗ اَنْفَعُ لَکَ وَیُرْوٰی مِنْ ھٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّہٗ اَوْفَقُ لَکَ وَعَنْ صُہَیْبٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ وَبَیْنَ یَدَیْہِ خُبْزٌ وَتَمْرٌ فَقَالَ اُدْنُ فَاَخَذْتُ تَمْرًا فَاَکَلْتُ فَقَالَ اَتَاْکُلُ تَمْرًا وَبِکَ رَمَدٌ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ص اَمْضَغُ مِنَ النَّاحِیَۃِ الْاُخْرٰی فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ص وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدَہٗ حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَحْمِیْ اَحَدُکُمْ مَرِیْضَہٗ عَنِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ اور لیکن حدیثیں مشہور جو عوام کی زبان پر جاری ہیں اور انمیں سے ایک یہ کہ اَلْحِمْیَۃُ رَاْسُ کُلِّ دَوَاءٍ وَالْمَعِدَۃُ بَیْتُ کُلِّ دَاءٍ وَعَوِّدُوْا کُلَّ جِسْمٍ مَا اعْتَادَ قریبا درموضوع ہی اور صحت کو یوں پہونچا ہے کہ کلام حارث بن کلدہ کا ہی اور دوسرے حدیث میں آیا ہی اِنَّ الْمَعِدَۃَ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَیْھَا وَارِدَۃٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَۃُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّۃِ وَاِذَا سَقِمَتِ الْمَعِدَۃُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ

فصل آنکھونکی درد کی دوا میں

آنحضرت اسکی دوا بتینا اور آرام اور سایہ

اور رخصت فرمائی اور امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے آنکھین دکھنی مین کھجور کے
سنع فرمائین اور جب کسی مومنون کی مانگی آنکھین دکھتی انسے نزدیکی کیے تب جاتا
شفا ہوئی **فصل علاج مین خدر کی** عذر مین کلی ٹھنڈی پانی سے
فرمائی ایک گروہ راہ سی ایک درخت کی پاس پہونچا اور نادانی سی اسمین سے کہا یا
اسی جگہ گرمی اور حبس حرکت سی معذور ہو گئی پیغمبر خدا نے فرمایا قرّسوا الماء
فی الشنان وصبوا علیہم فیما بین الاذانین یعنی سرد کرو پانی کو شنا مین
اور بہاؤ انپر دو اذان کے بیچ یعنی فجر کی اذان اور اقامت کی درمیان اور یہہ افضل
علاج ہے **فصل اسکی بیان مین** کہ اگر کہانی مین مکہی پڑجاوی تو اسکو کس طرح
دور کرے فرمائی مکہی کو اچھی طرح اس کہانی اور شربت مین غوطہ دی اسواسطی کہ ایک
پر مین اسکے زہر ہی اور دوسرے مین تریاق اور مکہی زہردار پر کو آگی رکہتی ہے ابو ہریرہ
روایت کرتے ہین اذا وقع الذباب فی اناء احدکم فامقلوہ فان فی احد
جناحیہ داء وفی الآخر شفاء اور روایت ہی ابی سعید خدری کی ہے
فامقلوہ فانہ یقدم السم ویؤخر الشفاء اور حدیث مین دو باتین ہین ایک
فقہ کی ایک طب کی فقہ کی جو ہی سوالات کرتی ہے اس بات پر کہ مکہی اگر پانی یا کسی
پتلی چیز مین پڑے اور مرجاوے تو اسکو نجس نکریگی اور یہہ قول سارے عالمونکا ہی اور
طبی یہہ ہے کہ چیز کی ضرر کا دفع کرنا اسکی ضد سی چاہیے اسواسطی کہ جب مکہی کہانے
پینی کی چیز مین گرے چاہیے کہ اسکی ضرر کو جو اسکے پر مین زہر ہے دفع کری اور
جو مادہ زہر کا ہی اسکو مادہ تریاق کے ساتہہ مقابل کری **فصل بثرات مین**
ذریرہ یعنی جڑ ایتہہ سی علاج کرے بثرہ عبارت ہے اس خراج سی کہ تیز
مادے سے جو ظاہر بدن پر نکلتا ہے اور ذریرہ ایک ہندی لکڑی ہی کہ قصب الذریرہ سے
نکلتی ہے عن بعض ازواج النبی صلعم قالت دخل علیّ النبی صلعم وقد خرج

فِيْ اَصْبَعِيْ بَثْرَةٌ فَقَالَ عِنْدَكِ ذَرِيْرَةٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ضَعِيْهَا وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ
مُصَغِّرَ الْكَبِيْرِ وَمُكَبِّرَ الصَّغِيْرِ صَغِّرْ مَا بِيْ اور اگر کسیکو ورم ہو تا حکم فرماتے
اسکی چیرنی کا عَنْ عَلِيٍّ رض قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم عَلٰى رَجُلٍ
يَعُوْدُهُ بِظَهْرِهِ وَرَمٌ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ مِدَّةٌ قَالَ بُطُّوْا
عَنْهُ قَالَ عَلِيٌّ فَمَا بَرِحْتُ عَنْهُ حَتّٰى بُطَّتْ وَالنَّبِيُّ صلعم شَاهِدٌ
اور ایکبار ایک شخص کے پیٹ پر ورم تھا طبیب کو فرمایا کہ اسکو چیری لوگوں نے کہا یا رسول
اللہ هَلْ يَنْفَعُ الطِّبُّ فرمایا اَلَّذِيْ اَنْزَلَ الدَّاءَ اَنْزَلَ الشِّفَاءَ **فصل بیمار**
کے خوش کرنے کی بیان میں فرماتے کہ بیمار کی سامنے ایسی بات کرو
جسمین خوش ہو اور غم اس سے دور ہو ابو سعید خدری نے روایت کی اِذَا دَخَلْتُمْ
عَلَى الْمَرِيْضِ فَنَفِّسُوْا فِي الْاَجَلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَهُوَ يُطَيِّبُ نَفْسَ
الْمَرِيْضِ اور غم اور رنج کا علاج تلبینہ سے فرماتی اور وہ پتلا پکتا ہی جَو کو کوٹ کر کے
بناتی ہین بشرطیکہ اچھی طرح کا پکا ہوا ہو وہ پتلا دودہ کا سا ہوتا ہی اسیواسطے اسکو
تلبینہ کہتی ہین اور اسکو حکما ماء الشعیر کاہی کہ عمدہ دوا ہی اکثر بیماریونکی عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا اِجْتَمَعَ لِذٰلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ
اِلٰى اَهْلِهِنَّ اَمَرَتْ بِبُرْمَةِ تَلْبِيْنَةٍ فَطُبِخَتْ وَصَنَعَتْ ثَرِيْدًا ثُمَّ
صُبَّتِ التَّلْبِيْنَةُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَتْ كُلُوْا مِنْهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صـ يَقُوْلُ التَّلْبِيْنَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ
الْحُزْنِ اور دوسری حدیث میں آیا ہی عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيْضِ النَّافِعِ التَّلْبِيْنِ
اور عائشہ کی حدیث میں بھی ثابت ہی کہ کہا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صـ اِذَا قِيْلَ
لَهٗ اِنَّ فُلَانًا وَجِعٌ لَا يَطْعَمُ الطَّعَامَ فَقَالَ عَلَيْكُمْ بِالتَّلْبِيْنَةِ فَحَسُّوْهُ
اِيَّاهَا وَكَانَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا تَغْسِلُ بَطْنَ اَحَدِكُمْ

دشمن اسواسطے فرمایا کہ طبیعت اسکا دوا کو مکروہ تصور کرتی ہے لیکن مرض کو دفع کرتی ہے ۱۲

کما تنسل الحیات ونحوها من الوسخ **فصل دوا مین زہر کی** خیبر

ایک عورت نے بکری کو بہونکر زہر ملاکر رسول خدا کی لیے لائی اور سی کہانے لگی بکری نے آواز دی کہ اس سے زیادہ مجہہ مین سے نہ کہاؤ کہ مجہہ مین زہر ملا ہی اس عورت کو بلایا فرمایا کسواسطی تو نے ایسی حرکت کی بولی اگر تو پیغمبر ہے تو تیرا کچہہ نقصان نہو گا اسکی بعد سینگہی لگائی دونوں مونڈہوں کے درمیان تین جگہ اور حکم فرمایا دوسرونکو کہ سینگہی لگاوین اسکی تین برس کے بعد آپنی وفات کی اور ہر سال فرماتی کہ ہمیشہ تکلیف اس کہانیکی جو خیبر مین پاتا ہون یہانتک کہ وفات کا سال پہونچا فرمایا ما زالت اجد من الاکلۃ التی اکلت من الشاۃ یوم خیبر حتی کان ہذا اوان انقطاع الابہر منی فتوفی رسول اللہ شہیدا اور زہر کی دوا دو طرح پر ہی ایک تو استفراغ دوسری وہ دوا جو زہر کو توڑتی ہے اور جو دوا نیاوی تو چاہیے کہ استفراغ مین جلدی کری اور بہتر استفراغ سینگہی ہے **فصل جادو کی علاج مین** جب یہود نے جادو کیا اور آنحضرت بیمار ہوئے فرمایا کہ ہماری سر پر سینگہی لگاؤ اور جو شخص کہ دین و ایمان نہین رکہتا ہی وہ اس علاج سی انکار کرتا ہی جالینوس اور ارسطاطالیس جو کافر تہی ایسا علاج اگر کرتے تو انکار نکرتے ماده سحر کا سر مبارک مین ایسا اثر کر گیا تہا کہ جو کام نہین کیا تہا معلوم ہوتا تہا کہ کیا ہی اور یہہ سحر کا تصرف تہی وجود مین اور سوی ماده مین یہانتک کہ ماده اندر سی طبع کی طرف غلبہ کیا اور مزاج اسکا اصلی طبیعت پہر اسواسطی کہ سحر جو ہے سو مرکب ہے روح خبیث کی تاثیر سی اور انفعال سے قوی طبیعیہ کے اور استعمال سینگہی کا اس محل مین کہ سحر کا ضرر پہونچا ہو نہایت حکمت و بہت مناسب علاج ہی اور بڑی فایدی کے علاجون مین سے سحر کی خدا کی دوا ہے آیتین و دعائین جو کہ سحر کو باطل کر دیتی ہین اور جتنی تاثیر قوی ہوگی سحر جلدی باطل ہوگا خصوصا جیسے وہ تین نازل ہوا سا سحر

ابتلی ہوگیا **فصل بدن کے علاج مین کبہی بنا علاج قی ہے** فرمائی عن معدان عن ابی الدرداء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاء فتوضأ فلقیت ثوبان فذکرت لہ فقال صدق انا صببت لہ وضوءہ کا اور پانچ استفراغ سی جو اصل قسم ہے استفراغ کی ایک قی ہے وہ پانچ کون کون ہین مسہل اور قی اور خون نکالنا اور بخار نکالنا اور عرق نکالنا اور سنت پانچون قسمین ہین **فصل اگر کوئی علاج کرتا** اور طب نجانتا اسکو ضامن فرمائی عن عمرو بن العاص یرفعہ من تطبب ولم یعلم منہ الطب قبل ذلک فھو ضامن اور عالمون کو اسمین اختلاف نہین کہ جو نادان علاج کرے اور بیمار ہلاک ہوجاوے اسپر ضمان دینا لازم ہوگا اور دو طبیب اگر ہوتے اشارہ فرمائی دوا کرنیکو اسکو جو زیادہ حاذق ہوتا امام مالک نے موطا مین روایت کیا زید بن اسلم سے ان رجلا فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جرح فاحتقن الدم وان الرجل دعا رجلین من بنی انمار فنظرا الیہ فزعم ان رسول اللہ قال لھما ایکما اطب فقالا او فی الطب خیر یا رسول اللہ فقال انزل الدواء الذی انزل الداء **فصل پرہیز مین اہل امراض متعدیہ سے** آنحضرت پرہیز فرمائی اون لوگون کے ساتھ بیٹہنے سے جنکو ایسی بیماری ہوتی جو دوسرے کو اثر کرتی ہے چنانچہ ابوہریرہ نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا فر من المجذوم کما تفر من الاسد اور جابر کی حدیث ہے انہ کان فی وفد ثقیف رجل مجذوم فقال لہ انا قد بایعناک فارجع اور حدیث مین ابن عباس کے ہے لا تدیموا النظر الی المجذومین اور دوسری حدیث مین آیا ہے المجذوم بینک و بینہ قید رمح او رمحین جذام ایک مرض خبیث ہے کہ سوداکے پہیلنے سے تمام بدن مین پیدا ہوتا ہے اور بدن کا مزاج تباہ ہوجاتا ہے اور بدن کی شکل اور

191

اسکی ہیبت متغیر ہوتی ہے اور دوسری حدیثوں میں آیا کہ مجذوم کے ساتھہ
کہانا کہایا اور اوسکے ہاتھہ کو پیالی میں اپنے رکہدیا اور فرمایا کُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَةً
بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلًا عَلَیْہِ اور دوسری حدیث میں آیا ہے لَا عَدْوٰی وَلَا طِیَرَةَ اسکا علما
لوگ جواب دیتے ہیں کہ احتراز کا حکم اسکے واسطے فرمایا کہ اگر کسیکو وہ مرض ہوجاوے تو
نہ جانے کہ عدوٰی حق ہے اور بعضی جواب دیتے ہیں کہ مجذوم سے پرہیز کا حکم بطریق استحباب
کے ہے اور واجب نہیں ہے اور مجذوم کے ساتھہ کہانا جو انکی بیان کی واسطے ہے اور ان
کے کہانے کے واسطے کہ حرام نہیں اور بعضی جواب دیتے ہیں کہ خطاب ہر ایک کے واسطے برابر
نہیں ہے بلکہ ہر قوم کی لائق اسکو خطاب کیا سو جسکو قوت ایمانی اور توکل زیادہ ہو
اسکو انکے ساتھہ ملنے اور بیٹھنے میں ضرر نہیں اسواسطے کہ قوت ایمانی عدوٰی کو دفع کرتی
ہے لیکن جو لوگ ضعیف الایمان ہیں انکو احتیاط فرمایا آپ بہی دونوں صورتوں پر عمل
فرمایا کہ اسکی اقتدا لوگ کریں قوی توکل کے طریقہ پر اور ضعیف پرہیز کی طریقہ
پر

فصل دوائیں حرام چیزسی

حرام چیز کو دوا میں استعمال کرنے سی منع
فرمائی ابو داؤد روایت کرتا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ
وَجَعَلَ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَا تَدَاوَوْا بِالْمُحَرَّمِ اور ابن مسعود روایت کرتے ہیں
اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَکُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ اور طارق جعفی نے سوال کیا
شراب کا اپسی حضرت نے منع فرمایا اسنی کہا کہ دوا کی واسطے میں بنایا چاہتا ہوں فرمایا
لَیْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّہُ دَاءٌ اور دوسرے ایک لفظ میں سنن ابی داؤد و ترمذی کے
ہے عَنْ طَارِقٍ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ بِاَرْضِنَا اَعْنَابًا نَعْتَصِرُہَا فَنَشْرَبُ
مِنْہَا قَالَ لَا فَرَاجَعْتُہُ قُلْتُ اِنَّا نَسْتَشْفِیْ لِلْمَرِیْضِ قَالَ اِنَّ ذٰلِکَ لَیْسَ بِشِفَاءٍ
وَلٰکِنَّہُ دَاءٌ اور سنن نسائی میں روایت ہی کہ ایک طبیب نے ذکر کیا کہ ہم دوا میں ضفدع
پڑتے ہے اسکو منع فرمایا کہ ضفدع کو مار کے نہ ڈالو اور دوسری حدیث میں ثابت ہوا ہے کہ

فصل قبل سے دوا لینے

میں تداوی بالحمۃ وغیرہ کا استشفاہ الله تعالیٰ

حجامت بنانے کو فرمایا کہ سارے بخار کا کہنا ہے اور ادویہ کو یا جو مادہ کہ جس سے مرض پیدا ہوتا ہی ضعیف ہو

فصل نظر میں

فرمایا ﷺ نے کہ العین حق دکو کہ کان شیء سابق القدر لسبقت العین اور اجازت دی کہ افسون کرو نظر سے اور بچہو سے اور نملہ سے مالک نے روایت کی کہ عامر بن ربیعہ نے سہل بن حنیف کو دیکہا کہ غسل کرتے ہیں اور حسن میں انکے بدن کے تامل کیا اور کہا واللہ کہ نہیں مرد دیکہا میں نے اسطرح کا جسم نہیں دیکہا اور نہ لڑکیوں میں سہل اسیوقت آخر ہوا پیغمبر خدا ﷺ کو خبر ہوئی عامر پر خفا ہوئے اور فرمایا علام یقتل احدکم اخاہ الا برکت اغتسل له فغسل عامر وجهه ویدیه ومرفقیه ورکبتیه واطراف رجلیه وداخلة ازاره فی قدح ثم صب علیه فراح مع الناس اور ایک روایت میں یوں ہے فراح سهل مع الناس لیس به باس اور دہونے کی وضع کو زہری نے بیان کیا ہے کہ جسکی نظر لگی اسکو کہیں کہ داہنے ہاتھ کو پانی کے پیالے میں ڈالے اور ایک چلو لیکر کلی کرے اور اسی پانی میں ڈالے اور ایک چلو اوٹہا دے اور سونہہ کو پیالے میں دہووے پہر بائیں ہاتھ کو پیالے میں ڈالے اور پانی اوٹہاکر بازو پر بہادے اور اس سے زانو کے اندر دہووے اور ازار کے اندر میں دو قول ہے ایک یہہ کہ مراد فرج ہی دوسرے یہہ کہ مراد ازار کا کنارہ ہے جو بدن میں اوسکے لپٹا ہے داہنی طرف سے اور پیالہ کو زمین پر نہ رکہے اور اس پانی کو پیچہے کی طرف سے سر کے جسکو نظر لگی ڈالے اور ام سلمہ کے گہر میں ایک لونڈی کو دیکہا کہ اسپر جن کی نظر کا اثر ہے فرمایا استرقوا لها فان بها النظرة اور سنن ابی داؤد میں ہے سہل بن حنیف سے کہ ایک پانی پر میں گزرا وہان گیا اور غسل کیا ہمکو تپ ہوئی رسول خدا کو خبر ہوئی فقال مروا ابا ثابت یتعوذ فقلت یا سیدی کیا رقی صالحة فقال لا رقیة الا فی نفس او حمة او لدغة

وَالنَّفْسِ اللَّعِينِ وَالْحُمَةِ كُلِّ ذِي حُمَةٍ اور پڑھا جاوے سورہ فاتحہ پڑھنا ہی ور معوذتین
پڑھنا اور آیۃ الکرسی اور یہی کی دعا میں کہ حدیث صحیح میں ثابت ہوا ہے یہ کہ
اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ
اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَأَ وَذَرَأَ
وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي
الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ
طَوَارِقِ اللَّيْلِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ **ترجمہ** پناہ مانگتا ہوں اسکے
باتوں کی جو پوری ہیں جس سے بڑھ نہیں سکتا کوئی نیک اور بد اور نام سے اسکے اچھے
جنکو میں جانتا ہوں اور جو نہیں جانتا بدی سے اس چیز کی جو بنایا اور بدی سے اس چیز
کی جو اترتی آسمان سے اور بدی سے اس چیز کی جو چڑھتی ہے آسمان اور بدی سے اس چیز
کی جو اندر زمین کے ہے اور بدی سے اس چیز کی جو نکلتی ہے اس سے اور بدی سے رات کی
فسادوں کی اور دن کی اور بدی سے اندھیری رات میں چلنے والی کی مگر وہ چلنے والا جو
چلتا ہی نیکی کو اے بڑی رحم والے اور اسمیں ہے یہ کہ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ اور
اسمیں ہے یہ بھی اَعُوذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِكَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ
آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَأْثَمَ وَالْمَغْرَمَ اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا يُهْزَمُ
جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اور اسمیں ہے یہ بھی اَعُوذُ
بِوَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ الَّذِي لَيْسَ شَيْءٌ أَعْظَمَ مِنْهُ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ
الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَبِأَسْمَاءِ اللّٰهِ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ
مَا لَمْ أَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ لَا أُطِيقُ
شَرَّهُ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ إِنَّ رَبِّي عَلٰى صِرَاطٍ

مُسْتَقِيْمٍ اسمین یہ ہے اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ
وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَاْ لَمْ يَكُنْ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ
اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا
اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ اور انمین یہ ہے تَحَصَّنْتُ بِالَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
اِلٰهِيْ وَاِلٰهُ كُلِّ شَيْءٍ وَاعْتَصَمْتُ بِرَبِّيْ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ
لَا يَمُوْتُ وَاسْتَدْفَعْتُ الشَّرَّ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ حَسْبِيَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِيَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِ حَسْبِيَ الرَّازِقُ
مِنَ الْمَرْزُوْقِ حَسْبِيَ الَّذِيْ هُوَ حَسْبِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ
يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ دَعَا لَيْسَ وَرَاءَ
اللّٰهِ مَرْمٰى حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِيْمِ جو شخص ان دعاؤں کو تجربہ کرے اوسکو عظمت اور قدرت اسکی معلوم ہوگی اور
انہین سے حضرت جبرائیل ع کا افسون ہے کہ پیغمبر خدا ص کو جہاڑا تہا اور صحیح مسلم مین
ثابت ہے بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ
حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ **ترجمہ** اللہ کے نام سے جہاڑتا ہون تجہکو
ہر ایک چیز سے جو ایذا دے تجہکو اور شر سے ہر ایک بد نظری کے اور نظر سے حاسد کی شفا دے
تجہکو اللہ اللہ کے نام سے جہاڑتا ہون تجہکو اور انمین سے اس جنس کی بہی عاہے کہ نظر بد
کو دور کرے یون کہے مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ جو چاہے اللہ ہوے نہیں
زور اور قوۃ مگر اللہ کے ساتھ اور جسکی نظر لگی ہے وہ کہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ تو وہ
دور ہوجاوے اور اگلے لوگوں مین ایک گروہ نے روا رکہا ہے کہ آیات کو قرآن کی لکہہ

۱۹۵

جسپر نظر لگی ہو اسکو پلادے مجاہد کہتا ہے کہ لا باس ان یکتب القرآن و یغسله
و یسقیه المریض آ اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک عورت جننے سے عاجز رہی تھی
اسکا آیہ یاد و آیہ کہ قرآن مین سے فرمایا لکھکر پلادین آ و نظر بد کی ایک جھاڑ یہہ ہے
کہ ابو عبد اللہ نباحی سے روایت ہے کہ کہا مین سفر مین تھا بہت بہتر اونٹ پر سوار تھا
اور ساتھہ کے لوگون مین ایک شخص تھا مشہور کہ اسکی نظر جلد لگ جاتی تھی جسکو کہتا
کہ یہہ چاہا ہی چیز ہلاک ہو جاتی کسی نے ابو عبد اللہ نباحی سے کہا کہ اپنے اونٹ کو
اسکے شر سے بچائیے ہو نباحی نے کہا اسکا زور میرے اونٹ پر نہین چل سکتا نظر والے کو
یہہ خبر پہونچی وہ وہین لگا ایک دن نباحی اپنے مقام سے کہین گیا اسکے مقام پر آیا
اور اسکی اونٹ کی طرف نگاہ کی اونٹ بیتاب ہو گیا اور گر پڑا جیسے درخت جڑ سے اکھڑ کر
گر پڑتا ہی یہہ خبر جب نباحی آیا تو اسکو لوگون نے پہونچائی کہ نظر لگانیوالے نے تیری
اونٹ پر نظر لگائی ہی کہا کہ ہمکو اسکے پاس لیجاؤ جب آیا نظر لگانیوالے کو دیکھ کر کہا
بسم الله حبس حابس و حجر یابس و شهاب قابس رددت عین
العائن علیه و علی احب الناس الیه فارجع البصر هل تری من فطور
ثم ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسئا و هو حسیر فخرجت
حدقة العائن و قامت الناقة لا باس بها

فصل ساری

بیماریون مین اور دردون مین ابن عباس علاج فرماتے اسکو ابو داؤد روایت
کرتا ہے سمعت رسول الله صلعم یقول من اشتکی منکم فلیقل ربنا الله الذی
فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی
السماء فاجعل رحمتک فی الارض واغفر لنا حوبنا انت رب
الطیبین انزل رحمة من رحمتک و شفاء من شفائک علی هذا
الوجع فیبرأ باذن الله آ صحیح مسلم مین ثابت ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آنحضرت بیمار تھے جبرئیل نے کہا بِسْمِ اللّٰهِ
أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنٍ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ وَ
اللّٰهُ يَشْفِيكَ اور وہ جو منع وارد ہوا ہے کہ لَا رُقْيَةَ إِلَّا فِي عَيْنٍ أَوْ حُمَةٍ مراد
یہ ہے کہ لَا رُقْيَةَ أَوْلَىٰ وَأَنْفَعُ مِنْهَا فِي ذٰلِكَ اور سب سے بڑا افسون سورہ فاتحہ
ہے پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا نِعْمَ الدَّوَاءُ الْقُرْآنُ اور سورہ فاتحہ بڑی سورہ میں
قرآن کی ہے اور ساری قرآن کی معنی اسمین ہین آ در ابی سعید خدری کی حدیث
صحیح مسلم مین آئی ہے کہ چند صحابی سفر مین گنوارون کی قوم مین جا کر اترے اونہون
نے اترنے نہ دیا اتفاقًا اونکے ایک سردار کو سانپ نے کاٹا تب وہ لوگ آئے انکی پاس
جہڑوانے کو انہون نے کہا کہ تمنے ہمکو اترنے نہ دیا ہم تمکو نہ جہاڑینگے جبتک تم ہمکو مزدوری دیگے
اچہی طرح تو دو تین بکری پر چکا ایک شخص انمین سے گیا اور سپر سورہ فاتحہ پڑہا
اسیوقت اچہا ہوا جب پیغمبر خدا کی پاس آئے آپ سے ذکر کیا فرمایا کہ تم کو کسنے خبر دی
کہ سورہ فاتحہ افسون ہے اچہا کیا بکریون کو بانٹو اور اسمین سے مجھکو بھی ایک حصہ
دو اور بچہو کے کاٹنی مین مسند مین ابی بکر ابی شیبہ کے بیٹی کی روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سے کہ پیغمبر خدا نماز پڑہتے تہے ایک بچہو نے حضرت کی انگلی مین کاٹ لیا
جب نماز سی فراغت کی فرمایا لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ نَبِيًّا وَلَا غَيْرَهُ
بعد اسکے پانی کے باسن کو اور نمک کو منگوایا اور اوس انگلی کو نمک کی پانی مین رکہا
اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اور معوذتین پڑہنا شروع کیا جبتک کہ درد جاتا رہا اور سنن ابی داؤد
مین شفا عبد اللہ کی بیٹی سے روایت ہی کہ کہا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا
عِنْدَ حَفْصَةَ فَقَالَ أَلَا تُعَلِّمِينَ هٰذِهِ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِهَا الْكِتَابَةَ
اور نملہ ریشہ ہی پہلو پر ظاہر ہوتا ہی اور نہایت بے درد ہوتا ہی اور مریض کو معلوم ہوتا
ہے کہ اسجگہ چیونٹی پہرتی ہین اور شفا عبد اللہ کی بیٹی ہمیشہ کہ مین اس بیماری کی جہاڑ

جہاڑتی تھی جب آنحضرت نے ہجرت کی سہل اسکی پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ میں جاہلیت میں نملہ کی جھاڑ جھاڑتی تھی میں چاہتی ہوں کہ آپکو سناؤں پھر بتایا اور کہا بِسْمِ اللّٰهِ ضَلَّتْ حَتّٰى تَعُوْدَ مِنْ اَفْوَاهِهَا وَلَا تَضُرُّ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ اكْشِفِ الْبَاْسَ رَبَّ النَّاسِ یہ دعا ایک لکڑی پر پڑہی اور اسکو پتھر پر رگڑ کر تیز سرکہ میں اور زخم پر لگا دی اور باقی ساری نملہ ختم ہو گئی کی واسطے عائشہ سے روایت کرتی ہیں كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلعم اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ اَوْ كَانَتْ بِهٖ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَبَّابَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا اور یہ علاج سہل آسان اور نافع ہی اور مرکب ہے طبیعی اور الٰہی سے اسواسطے کہ خاک سرد خشک ہے اور رطوبت کو جذب کرتی ہے گویا دوا در زخم کی خصوصًا مدینہ کی زمین اور ایک شخص آیا اور کہا یا رسول اللہ میری بدن میں بڑی درد ہی اور میں جب سے اسلام لایا ہوں تب سے اب تک باقی ہے فرمایا کہ ہاتھ رکھو جہاں درد ہے اور تین بار کہو بسم اللہ اور سات بار کہو اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَمَا اُحَاذِرُ اور مصیبتوں کے دور ہونے اور اسکے دفع ہونے کی واسطے فرمائی کہ جو کہے اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنے کی بعد اللہ اسکو اسکے بدلے اجر خیر عنایت فرمائیگا

فصل علاج میں غم وہم کی

فرمائی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ اور جامع ترمذی میں ہے جب کوئی سخت کام پیش آتا فرماتی يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اور دوسری حدیث میں ترمذی کی آیا ہے کہ جب کسی کام کے سبب سے فکر ہوتی تو آسمان کی

کی طرف نظر کرتے اور فرماتے سبحان اللہ العظیم اور جب دعا مین کوشش کرتے
فرماتے یا حی یا قیوم اور فرماتے غمگین کی یہہ دعا ہی اللھم رحمتک ارجو
فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت
اور اسماء عمیس سے بیٹی کو کہا کہ چند باتین بتا دون کہ اسکو غم کے وقت تو کہا کرے
کہا ہان فرمایا کہہ اللہ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئا سات بار اور فرمایا جس مخلوق
کو کچھہ غم یا مصیبت ہو اور یہہ کہے مقرر خلاص پاویگا اللھم انی عبدک و
ابن عبدک وابن امتک ناصیتی بیدک ماض فی حکمک عدل فی
قضاءک اسألک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی
کتابک او علمتہ احدا من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب
عندک ان تجعل القران العظیم ربیع قلبی ونور صدری وجلاء
حزنی وذھاب ھمی اور فرمایا حضرت یونس علیہ السلام کی دعا مچھلی کے پیٹ
مین یہہ تھی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین جو مسلمان
اسکو کہیگا اسکی دعا ضرور مستجاب ہوگی ایک انصار کا نام ابوامامہ تھا پیغمبر خدا نے
دیکھا اسکو غیر وقت نماز کی مسجد مین فرمایا کہ مسجد مین اسوقت تو کیا کرتا ہی بولا
کہ بہت فکر اور دین بسیار مجھکو اس جگہہ لایا فرمایا تجھکو چند باتین تبلاؤن کہ
جب انکو تو پڑھے تیرا غم جاتا رہے اور تیرا دین ادا ہو جاوے اسنے کہا کیون نہین
یا رسول اللہ فرمایا جب صبح شام ہو تو کہہ اللھم انی اعوذبک من الھم
والحزن واعوذبک من العجز والکسل واعوذبک من الجبن والبخل
واعوذبک من غلبۃ الدین وقھر الرجال اسنے کہا ایسا ہی مین کیا پھر تو
فکر جاتی رہی اور میرا دین ادا ہو گیا اور فرمایا من لزم الاستغفار جعل اللہ
لہ من کل ھم فرجا ومن کل ضیق مخرجا ورزقہ من حیث لا یحتسب

اور مسند میں امام احمد کی ہے کہ جب آنحضرت پر کوئی کام مشکل پڑتا تو نماز سی پناہ
پکڑتے اور فرمائی کہ جہاد میں سعی کرو کہ ایک دروازہ ہی جو دروازوں میں سے جنت کی
اور ساری غم کو دفع کرتا ہے اور کبھی فرمائی کہ جسے غم اور مشکل بہت پڑی تو چاہیے
کہ کہی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور یہ ایک گنج ہے بہشت کی گنجوں میں سے
اور صحیح ابن حبان میں ہے کہ کسی نے دعا کی اور دعا میں کہا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پیغمبر خدا نے فرمایا لَقَدْ دَعَا اللّٰہَ
بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی اور
ڈرنے اور بیخوابی کے علاج میں فرماتے کہو اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا
اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضَلَّتْ
کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ کُلِّھِمْ جَمِیْعًا اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ
اَوْ اَنْ یَّبْغِیَ عَزَّ جَارُکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ اور آگ لگنے کے
دعا میں فرماتے کہ تکبیر کہیں **فصل عادت میں نبی صلعم کی
کہانے اور پینے میں** فرماتے لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا اِنَّمَا اَجْلِسُ کَمَا یَجْلِسُ
الْعَبْدُ وَاٰکُلُ کَمَا یَاْکُلُ الْعَبْدُ اور منع فرمایا کہ کوئی اوندھا ہو کر کھانا کہاوے
اور کہانا تین انگلیوں سی کہاتے اور کبھی تنہا نہیں کہاتے اور کبھی مچھلی اور دودھ
ساتھ نہیں کہاتے اور نہ دودھ اور کہٹا اور نہ بہت گرم غذا اور نہ دو سرد غذا
اور نہ دو چیز لعاب دار اور نہ دو چیز قابض اور نہ دو مسہل اور نہ دو گاڑھی اور نہ دو رقیق
یعنی سست کر نیوال اور نہ دو مختلف اکٹھا کہاتے جیسی قابض ہے اور دست آور یا
ایک جلدی ہضم ہوتی ہے دوسری دیر کر اور نہ بہونا اور پکا اور نہ باسی اور تازہ اور نہ
دودھ اور بقیہ اور نہ گوشت اور دودھ کہانا شدت گرمی کے وقت نکہاتے جب تک سرد

ہوتا اور رات کا کھانا صبح کو کہاتی اور جو کھانا بدبو ہو گیا ہی اسکا کھانا ثابت نہیں
ہوا کہ کبھی کچہ تنا ول کیا ہوا اور ایک غذا اگر ضرر کرتی ہو تو دوسری غذا سے اسکو دفع کرتی
جسطرح کھجور کو روغن سے اور رطب کو ککڑی سے اور کھجور بھگو کر اسکا پانی کھانے کی ہضم
کے واسطے پیتے اور حکم فرماتے کہ رات کو کھانا کہایا کرو اگرچہ ایک مٹھی کھجور ہوا اور سونے
کو کہانے کی بعد منع فرماتی اور شہد کو پانی میں ملا کر پیتے اور شیر خرما میں فضل برتر ہے
سب اہل علم کے نزدیک باتفاق شہد ہے کہ قرآن میں بھی اسکی تعریف آئی ہے اسکو
سب شیرینیوں سے زیادہ چاہکر کھاتی اور باسی پانی چاہکر پیتے تازہ پانی کی نسبت سے
جب باغ میں ابن التیہان کی آتے اور فرماتی اِنْ کَانَ عِنْدَکَ مَاءٌ بَاتَ فِیْ شَنَّۃٍ
وَاِلَّا کَرَعْنَا اور لیکن کرع سے مراد چاہتے یا ہاتہ سے پینا جس حالت میں کہ معذور تہی
ضرورت باعث ہوتی ہاتہ سے پیتی کی اور بیٹھکر پانی پیتے اور منع کرتے کہ کوئی کھڑا ہو کے
پیے اور فرماتی کہ جو بھول جاوے اور کھڑا ہو کر پانی پیوے چاہیے کہ قے کرے لیکن حدیث
صحیح میں ثابت ہوا چنانچہ حج کی باب میں بیان کیا گیا کہ زمزم کا پانی کھڑے ہو کر
پیا بعضی کہتی ہیں کہ اسنی منع کو منسوخ کیا اور بعضی کہتی ہیں بیان ہے اس بات کا
کہ منع حرام کی واسطی نہیں ہے بلکہ استحباب کے واسطے ہے اور بعضی کہتی ہیں کہ تعارض
کچھ نہیں ہے اسواسطی کہ ضرورت کی لئی کھڑے ہو کر پیا اور باسن میں تین بار دم لیکر
پیتے اور فرماتی اِنَّہٗ اَرْوٰی وَاَمْرَءُ وَاَبْرَءُ اور فرماتی غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ
فَاِنَّ فِی السَّنَۃِ لَیْلَۃً یَنْزِلُ فِیْھَا وَبَاءٌ لَا تَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ غِطَاءٌ
وَسِقَاءٍ لَیْسَ عَلَیْہِ وِکَاءٌ اِلَّا وَقَعَ فِیْہِ مِنْ ذٰلِکَ الدَّاءِ اور منع فرماتے
کہ باسن میں جسجگہ سے ٹوٹا ہی اس جگہ سے اس باسن میں پانی پیتے کو اور نزدیک دودہ
پیتے اور کبھی پانی کے ساتہ ملا کر پیتے اور فرماتی کوئی چیز ایسی نہیں کہ کھانی
اور پینی دونوں کا کام اس سے نکلے دودہ کی سوا اور کھجور کو پانی میں ڈالتے ایک رات

۲۰۱

اور کبھی ایک رات اور کبھی تین رات اور کبھی زیادہ رکھتے اور جو تین رات دن حج ہو کر باقی ہوتا
غلام کر دیتے اور کبھی فرماتے تھے ہاں دین **فصل مکان اور رہنے کی جگہ کی طرف**
التفات نہ آنحضرت کو ہوتا نہ صحابہ کو ہوا اسلئے کہ انکو معلوم تھا کہ ہم لوگ سفر میں
ہیں اتنا مکان ہو تاکہ دہوپ اور شبنم سے بچیں اور جانور نہ آوین اور لوگوں کی آنکھ سے
پردہ ہو اور لیکن گل لوٹا اور بلند اور وسیع یہ سب کچھ نہ تھا **فصل سونے اور جاگنے**
کی تدبیر میں اور سونے اور جاگنے کی تدبیر اعتدال کے ساتھ تھی اول شب کو خواب
میں گذارتے اور تہائی رات کی جاگنے میں اور مسواک کرتے اور وضو کرتے اور تہجد جس طرح
کہ پہلے بیان کیا ادا کرتے بدن اور عضو کو مقرر سونے سے راحت اور ریاضت بھی حق سے
لذت دیتی بہت ثواب اور کمال عبادت کے ساتھ اور حاجت سے زیادہ نہ سوتے اور جتنی نفس
کو حاجت ہوتی اوسے روکتے نہیں اور جب سونیکا ارادہ کرتے تو داہنی پہلو پر سوتے
اور برابر ذکر میں مشغول رہتے یہاں تک کہ آنکھ لگ جاتی اور اونچی ترشک پر نہ سوتے
اور زمین پر سوتے اور کبھی سر تکیہ پر رکھتے اور کبھی کہنی پر **فصل حفظ صحت کے**
واسطے خوشبو لگانیکا حکم فرماتے اور آپ بھی اکثر استعمال کرتے اور ایک ڈبہ خاص
تھا خوشبو اور عطر کے واسطے اسمیں سے خوشبو لیکر لگایا کرتے اور خوشبو کوئی دیتا تو پھر نہ
رد کرتے اور فرماتے اگر کوئی خوشبو دے تو رد نہ کرو اسواسطے کہ خوشبو بھی خیر ہے اور
اسکو گران نہیں احسان کی جہت سے نہ بوجہ اوٹھانے کی جہت اور مسند میں بزاز کی
ثابت ہی کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ یُحِبُّ الطَّیِّبَ نَظِیفٌ یُحِبُّ النَّظَافَةَ کَرِیمٌ
یُحِبُّ الْکَرَمَ جَوَادٌ یُحِبُّ الْجُودَ فَنَظِّفُوا أَفْنَاءَکُمْ وَسَاحَاتِکُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا
بِالْیَهُودِ یَجْمَعُونَ الْأَکْبَاءَ فِی دُورِهِمْ اور ثابت ہوا کہ فرمایا اِنَّ لِلّٰہِ حَقًّا
عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ یَغْتَسِلَ فِی کُلِّ سَبْعَةِ أَیَّامٍ وَإِنْ کَانَ لَهُ طِیبٌ أَنْ
یَمَسَّ مِنْهُ **فصل حفاظت صحت کی واسطے آنکھ کی** دوائے

کہ ہمیشہ سرمہ لگایا کریں سوتے وقت اور فرمائی کہ خوشبودار سرمہ ہمیشہ رات کو آنکھ میں لگاوین

سنن ابی داؤد میں ثابت ہوا ہی کہ امر فرمایا رسول اللہ صلعم نے بالاثمد المروح عند النوم

وقال لیتقہ الصائم اور مروح وہ ہی کہ مشک سی خوشبو کریں اور سنن ابن ماجہ

میں وارد ہی کہ خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر اور دوسری

روایت میں آیا ہی علیک بالاثمد فانہ منبت للشعر مذہبۃ للقذی

مصفاۃ للبصر اور آنحضرت کی پاس ایک سرمہ دان تہا جب سرمہ لگاتی دہنی آنکھ

میں تین بار لگاتی اور بائیں میں دو بار اور شروع دہنی سی کرتی اور تمام بہی اسی طرف

کرتی اور دو بار دہنی آنکھ میں لگاتی پہر دو بار بائیں میں پہر ایکبار دہنی آنکھ میں اور

فرماتی من اکتحل فلیوتر اور طاق میں دو قول ہیں ایک یہہ کہ دونوں میں طاق ہو

دوسری یہہ کہ دہنی آنکھ میں تین بار اور بائیں میں دو بار اور شروع اور تمام دہنی سے

کہ دہنی کو تفضیل ہو **فصل قرض اداکرنے میں** نبی صلعم کی عادت یہہ تہی کہ

بہتر اور زیادہ اس سے جو دیا تہا ادا کرتے اور اسکو دعا کرتی اور فرماتی بارک اللہ فی اہلک

ومالک انما جزاء السلف الحمد والاداء ایکبار چالیس صاع کی اندازہ غلہ ایک

انصاری سی ادہار خریدا انصاری محتاج ہوا آیا اور اسنی مطالبہ کیا فرمایا کہ کچہہ حاضر نہیں ہے

انصاری نے چاہا کہ کچہہ بات کہی فرمایا کہ زبان کو سنبہالو اور خیر کی سوا کچہہ مت کہہ

کہ اور ہر لینی والو میں اچہا میں ہوں اسکو بعد چالیس صاع غلہ اسکو انعام کیا اور چالیس

صاع اسکا حق ادا کیا سب اسی صاع ہوا ایک دن ایک غریم آیا اور سخت تقاضا کیا عمر

بن الخطاب نے چاہا کہ اسکو ادب دیں فرمایا کہ مہ یا عمر کنت احوج الی ان تامر

بالوفاء وکان احوج الی ان تامرہ بالصبر ایک دن یہودی آیا اور دین کا تقاضا

کیا پیغمبر خدا نے فرمایا کہ ابہی تیری دین کا وعدہ نہیں پہونچا ابہی تقاضا کرنی لگا صبر کر

کہ وعدہ کا وقت پہونچی یہود نے کہا تم بنی عبد المطلب ہو جہوٹ کرینگا تہا اسکے

صحابہ کو نہایت جوش آیا چاہا کہ اسکو ہلاک کر ڈالیں پیغمبر خدا نے سب کو تسکین دی اور حلم کی ساتھ سمجھایا یہودی نے کہا سب علامتیں پیغمبری کی تم میں میں نے دیکھیں ایک یہ باقی تھی وہ یہہ ہے کہ جتنا نبی کے ساتھ جہالت اور بے ادبی زیادہ کریں اسکو حلم اور عفو زیادہ تر ہوجاوے یہی جاننا کہ اسکو بہی آزما دیکھا اب میں نے جانا کہ بیشک تم پیغمبر ہو اور اسیوقت مسلمان ہوا

فصل راہ چلنے میں نبی صلعم کی

جب راہ میں چلتے تو جلدی جلدی چلتے جیسے کوئی اونچی سے نیچی آتا ہے اور کبہی اسطرح چلتے کہ کوئی اپنی کو زمین سے اوٹہاتا ہے اور یہہ چال دلاوروں کی ہے اور زندہ دلونکی اور معتدل چال ہے اور سستی کی چلنی والی مردونکی چال چلنا بہی درست جیسی خشک لکڑی چلتی ہو یا طیش اور گبہراہٹ کی ساتھ یہہ دونو طور بدہیں یہہ دلیل ہے سبک ضعفی پر یا بیعقلی پر یا بیہوشی اور مردہ دلی پر یا آہستہ چلتے اچہی حرکت کی ساتھ اور تہوڑی جلدی کے ساتھہ اور اس قسم کو مشی ہون کہتے ہیں عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا اور مفسرون نے اسکی تفسیر کی ہے کہ مراد تسکین اور وقار کے ساتھ چلنا ہے جسمیں کبر اور غرور نہو آنحضرت کا چلنا اسی قسم کا تھا اور باوجود ایسی چال چلنے کے اور بہی کوئی پیچھے کو آتا ہی اور گویا زمین اسکی واسطی لپیٹی جاتی ہے اور چلنی کی دس قسمیں ہیں تین یہہ اور چوتہی سعی پانچویں رمل چہٹی نسلان کہ جلدی ہے ساتویں خوزی کہ نرم چال ہے آٹہویں قہقری پیچہی کیطرف چلنا نویں جمزی کودکی چلنا دسوین تبختر کہ شکبرون کی چال ہے ان سب میں بہتر اور افضل ہون ہے کہ پیغمبر خدا صلعم کی چال تہی آپ جب صحابہ کی ساتھہ ہوتے تو انکو آگی کرتے اور آپ انکی پیچہی چلتی اور فرماتی کہ پشت کو میری ملائکہ کی واسطی چہوڑ دو دعوا ظهري للملائكة اور کبہی جوتی پہنکے چلتے اور کبہی بے جوتی ننگی پاؤں چلتے ایک دفعہ جنگ احد میں اپکی انگلی کو پتہر کی چوٹ لگی اور خون جاری ہوا فرمایا هَلْ اَنْتِ اِلَّا

اِصْبَعٌ دَمِيْتِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا لَقِيْتِ اور سفر مین سب صحابہ کے چلنی اب
تھکی ہاتو انکو تقویت دیتی اور دعا کرتی آپ اور ماندی جو لوگ ہوتی انکو سوار کرتے اور کبھی
پیچھی ہوا لیتی فصل بات کرنی اور چپ رہنی اور ہنسنی اور رونے
کی بیان مین نبی صلعم کی آنحضرت بات تفصیل کے ساتھہ بیان کرتی اور صاف اگر
کوئی چاہتا کہ انکی بات گن لے تو گن سکتا اسطرح ملی ہوئی کہ کوئی گن نہ سکے اور ایسی
کر تو ٹر کر بات کرتے چنانچہ عایشہ رضی کہا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هٰذَا
وَلٰكِنْ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيِّنَهٗ فَصْلٌ يَحْفَظُهٗ مَنْ جَلَسَ اِلَيْهِ اور کبھی ایک بات کو
تین بار پھر پھر کر فرمائی کہ کسیکو بھول نہ ہووے اور اکثر اوقات چپ رہتی بات نکہتی مگر ضرورت
کے وقت اور بات بھر منہ اور کلمہ پر کہتی اور بہت غلیظ بات نہین کرتے اور نہ کھنکہنا تی اور
اکثر بات جامع بولتی اور لایعنی بات مین زبان نہ کھولتی اور جو بات مکروہ معلوم ہوتی تو
اثر اسکا آپکے چہرہ مبارک پر ظاہر ہوتا اور فحش بات ہرگز نفرماتی اور بہت نہ ہنستی
اور زیادہ ہنسنا انکا تبسم ہوتا اور بہت ہنستی تو چہہ دانت دکہائی دیتی اور جو ہنسی کا محل
ہوتا تو ہنستی اور رونا بھی ہنسی ہی کی مثال معتدل ہوتا آنسو جاری ہوتے اور سینہ مبارک
سے آواز بھی ہوتی اور کبھی میت کی واسطے روتی اور کبھی کسی پر شفقت کی راہ سے اور خدا کی خوف
سے اور کبھی قرآن سنتی سے اور رونا اشتیاق اور محبت واجلال کا ہی اور کبھی تہجد کی نماز
مین روتے اور کہتی رَبِّ اَلَمْ تَعِدْنِيْ اَنْ لَا تُعَذِّبَهُمْ وَاَنَا فِيْهِمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ
وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ اور علما کہتی ہین کہ رونا دس طرح کا ہوتا ہی خوشی کا رونا اور جزع
فزع کا رونا رحمت کا رونا رقت کی وقت خوف کا رونا دوستی اور محبت کا رونا غم
اور مصیبت کا رونا سستی اور ضعف ووحشت کا رونا نفاق کا رونا جھوٹا اور
مانگی کا رونا جیسے نوحہ کرنیوالونکا رونا ہی کہ مزدوری پر روتے پھرتے ہین اور ساتھہ کا
رونا جسطرح کہ لوگون کو روتے ہوئے دیکھا اور اسکا کچہہ سبب معلوم نہین آپ بھی رو دیے

فصل بیان میں حسن عادت و طریقہ نبی صلعم کی کہ تھی بیچ آنحضرت صلعم کی

کئی قول ہیں ایک یہ کہ ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے تھے وُلِدَ مختونا مسرورا دوسرے یہ کہ
فرشتوں نے جس دن حلیمہ کے گھر کے پیچھے سینہ کو آپکے چیر کے علم اور حکمت کو بھرا تھا اُسی دن
آپکا ختنہ بھی کیا تیسرے یہ کہ اونکے دادا عبد المطلب نے ساتویں دن ختنہ کیا اور نام رکھا
اور ضیافت کی اور آنحضرت داہنی طرف سے کام کرنا بہت دوست رکھتے تھے جوتا پہننے میں
اور دودھ وغیرہ پینے میں اور لینے اور دینے میں اور سر جھاڑنے اور داڑھی جھاڑنے میں اور کھانے
اور پینے میں اور وضو کرنے میں اور بائیں ہاتھ سے آبدست کرتے اور نجاست دھونے کی اسی
کے کام کرتے اور سر کے بال کو تمام منڈاتے اور تابعین میں ہے کہ سر کو حج اور عمرہ کی سوا منڈانا
ہو اور مسواک کو دوست رکھتے اور فضیلت میں اسکی چالیس حدیثیں اور میں یا نظار اور وضو
کے وقت مسواک کرتے اور سونے سے اوٹھکر اور وضو کی وقت اور نماز کی وقت اور گھر میں
آنیکی وقت اور مسواک آپکی اراک کی لکڑی کی تھی اور خوشبو اکثر استعمال رکھتے اور بعضی
روایت میں ہے کہ کبھی نورہ بھی لگاتے اور اول سارے بالونکو پیٹھ کی پیچھے چھوڑ دیتے
تھے اسکی بعد فرق کیا یعنی چیر کر دونوں جانب چھوڑ دیا اور حمام میں نہیں گئے اور بالوں
کو کبھی مہندی بھی نہیں دیا اور بالکو کبھی رنگا نہیں اور خوشبو جو بسبب انکی ہوتی تھی لوگوں
نے خضاب معلوم کیا اور تیل سر میں بہت دیتے اور محاسن پر ملتے اور سر کو کبھی کنگھی کرتے
اپنے ہاتھ سے اور کبھی عائشہ کو فرمایا اور سر کی بال کبھی مونڈھے تک ہوتے اور جب بڑھ
جاتے گیسو کرتے حتی قالت ام هانی قدم علينا رسول الله صلعم قدمة وله
اربع غدائر اور خوشبو ذکر تے اور عورتوں کو منع فرماتے أطيب الطيب المسك
اور شگوفہ کو مہندی کی دوست رکھتی اور اسکا خوشبو پاتے

فصل لب کی بال

قصر فرماتے اور فرماتے من لم يأخذ شاربه فليس منا اور فرمائے جزوا
الشوارب واعفوا اللحى خالفوا المجوس اور صحیحین میں ہے خالفوا المشركين

اَذْفِرُوا اللُّحٰی وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ اور صحیح مسلم میں ہے کہ انس نے کہا کہ پیغمبر خدا نے بال لبوں کے لینے اور ناخن تراشنے کی مدت مقرر فرمائی کہ چالیس دن سے نہ گزرے اور لب کے بال لینے میں عالموں کو اختلاف ہے امام مالک کہتے ہیں کہ تراشنا تراشی کر دونوں کناروں لب کے کہل جاویں اور اتنا کاٹے کہ سب جاتی رہیں یا دور حلق کرنا لب کے بالوں کا بدعت ہے اور جو ایسا کام کرتا اسکو تنبیہ کرتے ہیں طحاوی کہتا ہے اس بات میں شافعی سے ہمنے نہیں پایا لیکن انکے اصحابوں کو دیکھا یعنی مزنی اور ربیع کو کہ احفا کرتے اور یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ انسے اخذ کیا لیکن امام ابو حنیفہ اور زفر اور ابو یوسف اور محمد رح کا مذہب احفا ہے اور احفا سنت کو کہتے ہیں لیکن حدیث میں آیا ہے کہ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مِنْ شَارِبِہٖ عَلٰی سِوَاکٍ حدیث میں مغیرہ ابن شعبہ کی آیا وَکَانَ شَارِبُہٗ قَدْ وَفٰی فَقَالَ لَہٗ اَقُصُّہٗ عَلَی السِّوَاکِ اور اس صورت میں احفا نہیں ہوسکتا اور حدیث جو متفق علیہ ہے کہ عَشْرَۃٌ مِنَ الْفِطْرَۃِ قَصُّ الشَّارِبِ الخ صریح دال ہے تراشنے پر اور تراشنا سنت کے ساتھ ہو نہیں سکتا طحاوی کہتا ہے جب تراشنا مستحب ہے سب کے نزدیک حلق افضل ہے سر پر قیاس کرکے لیکن اس قیاس میں گفتگو ہے اسواسطے کہ حلق میں لب کے بالوں کی قباحت ظاہر ہے اور مثلہ کی قسم ہے **فصل جہاد اور اسکی آداب میں** جہاد ذروہ سنام ہے اسلام کا اور اسکی کرنیوالیکو دنیا اور آخرت میں بڑا مرتبہ ملتا ہے نبی ﷺ کو ضرور سب سے زیادہ نصیب ہوا اور عادت انکی راہ چلنے میں جہاد کی بہت ظاہر اور کامل تھی اور ساعت اور وقت انکا جہاد پر منحصر تھا زبان سے بھی اور دل سے بھی اور دعوات اور بیان سے اور نیزہ اور تیر سے بھی یَا اَیُّہَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنَافِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْہِمْ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَلَا تُطِعِ الْکَافِرِیْنَ وَجَاهِدْهُمْ بِہٖ جِهَادًا کَبِیْرًا اور عالموں نے کہا ہے جہاد کی چار مرتبے ہیں جہاد نفس اور جہاد شیطان اور جہاد کفار اور جہاد منافقین

لیکن جہاد نفس کے چار مرتبہ ہین ایک سختی اوٹھانا دین حق کی تعلیم پر دوسرے عمل کرنا اسکا علم پر تیسرے دعوت دین و تعلیم کی محنت دیکھنا چوتھی خلق کی ایذا کو اوٹھانا جو شخص کہ ان چار مرتبوں کو عمل مین لاوے اسکو عالم ملکوت این آسمان کے عظیم کہتی ہین اور لیکن شیطان سے جہاد کے مرتبے دو ہین ایک جہاد دفع کرنا شر کا جو ملین و اکنا ہی دوسرا جہاد دسکی دفع کرنی ہین جو دلمین ادمی کی در خواہشین نفسانی آوی اول کے دفع کا ہتہیار یقین اور دوسرے کی دفع کا ہتہیار صبر ہے اور کافرادر منافقون سے جہاد کی چار مرتبے ہین دل اور زبان اور مال اور جان سی اور جہاد ظلم کرنیوالون سے اور بدعت کرنی والون سے اور بدعملیون سی تین طریق پر ہی اول ہاتہ سی اور اگر یہہ نکرسکی تو زبان سے اور زبان سے بہی کرنسکی تو دل سے یہہ تیرہ مرتبے جہاد کی ہین جو ان سے بے نصیب ہوگا اسکی علامت نفاق کی ہوگی اور کامل بندی ان سب مرتبون مین پیغمبر خدا تھی اسواسطی کہ جبسے نبی ہوئے وفات تک ہمیشہ جہاد مین تھی اور جن اور آدمی اور عرب اور عجم اور چہوٹے اور بڑے اور آزاد اور غلام اور نر اور مادہ کو حق کی دعوت کرتے تھی اور راہ رہبت دکہاتی اور شرک اور کفر اور ضلالت کو منع کرتے اور جب زبان مبارک کو نصیحت مین بتون کی کہولا کفار قریش نے عداوت شروع کی جب عداوت اور مخالفت حد کو پہونچی حکم ہجرت کا ہوا ایک جماعت نے حبشہ کیطرف ہجرت کی عثمان بن عفان رقیہ رسول اللہ صلعم کی بیٹی کی ساتھہ دس آدمی کو لیکر گئی یہانتک کہ حمزہ مسلمان ہوئے اور اسلام ظاہر ہوا اور زیادتی پکڑی اور کفار مضطرب ہوئے اور آپسمین عہد کیا کہ بنی مطلب کے ساتھہ اور بنی عبد مناف کی ساتھہ خرید و فروخت اور نکاح کرنا اور کلام اپنی ساتھہ کرنی اور بیٹھنی سی منع کیا اور ایسی بات پر نامہ لکھا اور جب مین کعبہ کی لٹکایا لکھنی والی کا ہاتہہ رہ گیا اور اس نامہ کو کیڑے نے کہایا مگر جسجگہ

کہ نام خدا اور رسول خدا کا تہا اور بنو ہاشم اور مطلب کی جماعت گہیری رہی تین برس تک
اور ایکروایت مین دو برس تک تب جبرئیل علیہ السلام نے خبر کی کہ کاغذ کو کیڑی نے کہا
لیا پیغمبر خدا نے ابو طالب سے کہا اور اسنی کافرون سے کہا وہ اسطرح کہتا ہی دیکہو اگر جہوٹ
کہتا ہی تو ہمکو قایل کرو اور اگر سچ کہتا ہی تو تم اپنی راہ سی پہرو سب نے کہا کہ انصاف
کی بات تو نی کہی جب کاغذ دیکہا کہ ساری کاغذ کو کیڑے نی کہا یا ہی مگر جس جگہ کہ نام
خدا تہی برکت والیکا تہا اور رسول اللہ صلعم کا اسکو نہین کہایا جب ایسا دیکہا انکی کفر
زیادہ ہو گیا تہی چہ مہینی بعد ابو طالب گیا بعد تین روز یا پانچ روز کے خدیجہ نے بہی وفات پائے
اور آنحضرت صلعم اس سال کو عام الحزن فرماتی ہین بلا اور اذیت کفار کی تہی بہت مکہ سی طائف
کو گئی طایف والون سے موافقت بنائی طایف سے پہر آئی اور پہر وقت نخلہ مین پہونچی
وہان جن آئی اور اسلام عرض کیا جب مکہ مین آئے معراج کو گئی اور اس شب کو جو دیکہا
آنکہون سی جیسی بہشت کا دیکہنا اور نماز فرض ہونا بیان کیا یہہ جو سنا تو اور بہی جہتانی لگی
اور زیادہ ایذا دینی لگی اور ایکبار بدن کے ساتہہ معراج کو گئی جاگتی مین اور بعضی کہتی ہین
دوبار ایکبار روح اور ایکبار بعد اسکی اور بعضی کہتی ہین تین بار اور بعضی کہتی ہین چار
بار اور اسیطرح ایک برس دو مہینے بعد ہجرت کا حکم ہوا ابو بکر رضہ کو ساتہہ لیا الغرض حکم سی
جب مدینہ مین پہونچی انصار آپکی تشریف لانی سے خوش ہوئے اور آپکی محبت کو اپنی ماں باپ
بیٹون کی محبت پر مقدم رکہا تب عرب انکی عداوت پر کمر باندہی اور ہر طرف سی
پہر یورش کی تب آیہ قتال کی نازل ہوئی اور جہاد کا حکم حاصل ہوا احرام کے بعد
پہر جہاد فرض ہوا اور فضیلت مین جہاد کی حدیثین چار سوسی زیادہ ثابت ہوئی ہین
اور اصحاب سے بیعت لیتی تہی لڑائی مین کہ بہاگین نہین کبہی سبب لیتی مرنے پر اور
جہاد کی کام مین صحاب سے مشورہ لیتی ابو ہریرہ نے کہا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ مَشْوَرَةً
لِأَصْحَابِهٖ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ اور راہ مین سب لشکر کی

بجنگ کے بعد آپ چلتے اور بائدھنے کو سوار کر لیتے اور چلنے میں قوت تمام کرتے اور جاسوسونکو
دشمن کے لشکر کی طرف بھیجتے اور مقدمہ اور طلایع کو آگے کرتے اور میمنہ والونکو اور لشکر
کے مقرر کرتے اور جب دشمن کے مقابل ہوتے کھڑے ہوتے اور دعا کرتے اور حق تعالیٰ سے نصرت
مانگتے اور سب صحابہ کے ساتھ ذکر میں خدا کی مشغول ہوتے اور لشکر کو اپنی ترتیب دیتے اور
نشان والونکو مقرر کرتے اور انحضرت کے حضور میں آپکے حکم سے لڑتے اور ڈالتے تھے اسباب
جنگ کا پہنتے اور دو زرہ تلے اوپر پہنتے اور لشکر میں انکے پرچم اور نشان ہوتے جب کسی
قوم پر غالب ہوتے وہان تین دن مقام کرتے اسکے بعد پھر آتے اور جب کسی قوم
کو چاہتے کہ لوٹیں انتظار کرتے اگر انہیں سے آواز نماز کی اذان کی سنتے تو نہ لوٹتے اور
کبھی دشمن پر چھاپا مارتے اور کبھی انکو لوٹتے اور سفر میں جانا جمعرات کے روز دوست
رکھتے جب لشکر اترتا اسکو ایسا جمع کرتے اور ملا کر اتارتے کہ اگر ایک کپڑا ڈالتے سب کے
اوپر آ جاتا دیکھتے تو جب چلاتے اور صف کو درست کرتے اور لڑائی کے وقت شجاع لوگونکو
اقدام کی وسطی اپنی ہاتھ سے مقرر کرتے اور فرماتے فلانے تو آگے جا اور فلانے تو پیچھے
رہ اور کبھی دشمن کے مقابلہ کی وقت یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ
السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ
الدُّبُرَ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ أَدْهَىٰ وَأَمَرُّ اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْ نَصْرَكَ
اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَأَنْتَ نَصِيرِي وَبِكَ أُقَاتِلُ اور جب لڑائی سخت ہوتی
اور جنگ گرم ہوتی اور دشمن آپکا قصد کرتے تو آپ آواز بلند فرماتے أَنَا النَّبِيُّ لَا
كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ اور جب مشکل بہت پڑتی تو لوگ پناہ اونکی طرف
لاتے اور آپ سب سے زیادہ نزدیک ہوتے دشمن سے اور اصحاب کو اپنے جنگ میں ایک
شعار معین فرماتے تاکہ ایک دوسرے کو اس سے پہچانیں اور ایک شعار یعنی نشان امت تھا
اور کبھی شعار یا منصور امت امت ہوتا اور کبھی حٰم لا ینصرون ہوتا اور کبھی زرہ پہنتے اور خود

سرسیا پہ کسی در ربیبج تو ورقتی مین فوالتی نیزہ اوٹہاتی او کمان بازو مین
ڈالتی اور کبہی سپر اوٹہاتی اور اکڑ کر چلنا لڑائی کے وقت دوست رکہتی اور دشمن پر
دہلیا بیٹہتے چنانچہ غزوہ طائف مین کیا آپ منع فرماتی کہ لڑکون کو اور عورتون کو
قتل نکرو لشکر کے لوگون کو حکم فرماتی کہ دیکہو جسکی اچہی طرح ریخ بہی ہو اسکو قتل کرو
اور انہین تو قید کرتے اور جب کسی جماعت کو لڑائی پر بہیجتی تو انکو تقوی و پرہیزگاری
کی وصیت فرماتی اور فرماتی سِیرُوا بِسْمِ اللهِ وَفِی سَبِیْلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ کَفَرَ بِاللهِ
وَلَا تَمْثِلُوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا اور منع فرماتے کہ قرآن شریف کا دشمن
کے ملک مین مت لیجاؤ اور جب لشکر بہیجتی سردار کو انکی فرماتے کہ لڑائی سی پہلی دشمن کو
دعوت اسلام کی یا ہجرت کی کرنا یا صرف اسلام کی یا ہجرت کی اور انکا حکم جیسی اور
مسلمانون کا عرب کے تہا کہ انکو فی کے مال مین حصہ نہ ہوتا تہا اور اگر اسلام نہ لاوین
جزیہ دین اور اگر سب باتون سی کنارہ کرین تو اللہ سی مدد چاہو اور لڑو اور جب کسی
قوم پر فتح پاتی فرماتی کہ پکار دو کہ لوٹ کو جمع کرو آپ سب کو جمع کر کے تب جو حاضر ہوئے
تے انکا اسباب اتارنا شروع کرتے اور قاتل کو اسکے دیتی اور جو اس سے بچتا اسمین سے
پانچوان حصہ نکالتی اور اسلام کی مصلحت مین جو حق تعالی نے مقرر کر دیا ہے مقرر فرماتے
اور جو اس سے بچتا تو تہوڑا سا عورتونکو اور لڑکون کو اور غلامونکو دیتی اور جو خمس دیکر
بچتا لشکر مین تقسیم کر کے سوار کو تین حصہ پیادہ کو ایک حصہ آور صحیح یہی ہو اکہ دیا
دینا قاتل کو سلب غنیمت مین سے ہوتا جیسا مصلحت دیکہتی ویسے دیتے اور بعضی لڑائی
مین سلمہ بن الاکوع کو دو حصہ دیا اسواسطی کہ اسکو اس لڑائی مین اللہ نے بڑی
توفیق دی اور عجیب ہاتہ چلایا اور ضعیف اور قوی کو برابر کرتے تقسیم مین اور
جب دشمنون کی دبانے کا قصد کرتے کبہی سریہ کو آگی بہیجتے اگر انکو لوٹ ہاتہ لگتی
اسمین خمس نکالتی جو باقی رہتا ایک ربع جدا کرتی اور سریہ والون کو دیتی جو باقی

رہتا انکی اور تمام لشکر کے درمیان تقسیم کرتے اور یہہ حدیث نقل کی ابو داود نے اور جابرؓ سے
اور فرمائی کہ قوی لوگوں کو چاہیے کہ رد کریں ضعیفوں پر اور آپکا لوٹ مین خاص حصہ
تہا اسکو صفی کہتے ہین اگر چاہتے کوئی غلام یا کوئی لونڈی یا کوئی گھوڑا یا جو چیز
لینا آپ اسکو خمس سے پہلے اوٹھا لیتے اور صفیہ اور ذوالفقار اسی جنس سے تہی اور اگر کوئی
مسلمانوں کی مصلحت کیواسطے غایب ہوتا اسکو بہی حصہ دیتے چنانچہ عثمانؓ کو دیا
بیکہ روز اسواسطے کہ وہ بیمار داری مین پیغمبر خدا کی بیٹی رقیہ کی مشغول تھے فرمایا ان
عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِي حَاجَةِ اللّٰهِ وَحَاجَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ وَ کَ
اَخْرَجَهُ اور ذوی القربی کا حصہ بنی ہاشم اور بنی مطلب مین تقسیم کرتے اور نہ دیا کر
بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو نہ دیتے اور فرماتے بنو المطلب و بنو ہاشم ایک ہین اور جنگ
مین کہانا پاتے جیسا شہد اور انگور اور جو اسکے سوا خوب کہا لیتے اور اوٹھا کر
لے جاتے عبد اللہ بن مغفلؓ نے ایک جراب چربی کی پائی تہی اور کہا کہ مین یہ جراب
کسیکو نہ دونگا وہ اسی کو دی اور غلول اور خیانت مین لوٹ کی مال سے بہت نہایت
شدید منع فرماتے اور فرماتے هُوَ نَارٌ وَعَارٌ وَشَنَارٌ عَلٰى اَهْلِهِ اِلٰى يَوْمِ
الْقِيٰمَةِ اور ایک شخص نے خیانت کی تہی فرمایا کہ اسکی اسباب کو آگ مین جلا دو اور ابوبکرؓ
اور عمرؓ نے بہی اسیطرح کیا اور یہہ تعزیر مال کے باب سے ہے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

خاتمة الكتاب

اشارہ مین اون باتونکی
جنمین حدیثین روایت کی گئی ہین اور ان مین کوئی صحیح نہین ہوئی اور یہہ بات علماء
حدیث کی نزدیک ثابت نہین ہوئی اور ہر چند یہہ حرف بہت مختصر ہے لیکن اسمین
بہت علم ہین جان توفیق دے تجکو اللہ تعالی باب ایمان مین جو مشہور ہے کہ الایمان
قَوْلٌ وَعَمَلٌ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ وَالْاِيْمَانُ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ آنحضرت سے اس
باب مین کچہہ صحیح نہین ہوا اور قول صحابہ و تابعین کا بہی مرجیہ اور قدریہ اور جہمیہ

۲۱۳

اور اشعریہ کی باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور کلام قدیم غیر مخلوق کے باب
میں حدیثیں مختلف لفظوں سی وارد ہوئی ہیں لیکن آنحضرت سی کچھہ صحیح نہیں ہوا
اور جو ثابت ہوا وہ قول صحابہ اور تابعین کا ہے اور فرشتوں کی پیدایش کے باب میں
اور ابو ہریرہ کی حدیث جو روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا سی کہ فرمایا اَمَرَ اللّٰہ عزَّ
وجلّ جبرائیل کلّ غداۃ ان یدخل بحر النور فیغتمس فیہ انغماسۃ
ثمّ یخرج فینتفض انتفاضۃ یخرج منہ سبعون الف قطرۃ یخلق
اللّٰہ عزّ وجلّ من کلّ قطرۃ ملکًا اور اس حدیث کی طریقے بہت ہیں اور کوئی صحیح
نہیں ہوا اور اس معنی میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی اور فضیلت کی باب میں
تسمیۂ محمد اور احمد کی اور اوسکی منع کی کچھہ صحیح نہیں ہوا اور عقل کے باب میں اور اسکی
فضیلت میں کوئی حدیث بنی اصل کی صحیح نہیں ہوئی اور جو اس معنو میں ہے صحیح نہیں
ہوا اور علم کے باب میں طلب العلم فریضۃ اور جو اس معنون میں ہے صحیح نہیں
ہوا اور من سُئل من علم فکتمہ کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور باب میں قرآن
کی فضیلت کی کہ جسنی پڑہی فلانی سورہ ایسا ہوگا اول قرآن سی آخر سورہ تک سطر سطر
یہ کہ سورہ کو ذکر کرتے ہیں پہر فضیلت کو ہر سورہ کے پڑہنے کی ذکر کرتے ہیں اور اسنادو
ابی بن کعب کی بیان کرتے ہیں یہ سب حدیثیں افترا ہی اور موضوع ہیں سب
اہل حدیث کی نزدیک اور قرآن کی فضایل کے باب میں جو صحیح حدیث ہوئی
ابی کعب کی ہے کہ اسکو فرمایا الا اعلّمک سورۃ ہی سورۃ فی القرآن الحمد
للّٰہ ربّ العٰلمین اور جو حدیث میں ہے البقرۃ وآل عمران غمامتان اور
حدیث آیۃ الکرسی کی کہ ابی بن کعب کو فرمایا اتدری ای آیۃ فی کتاب اللّٰہ
معک اعظم اور حدیث یؤتی یوم القیمۃ بالقرآن واہلہ الذی کانوا
یعملون بہ فی الدنیا تقدمہم البقرۃ وآل عمران اور حدیث من قرء

ایتین ہین سورۃ البقرۃ فی لیلۃ کفتاہ اور حدیث لقد صدقت ذاتہ کذلک
فضیلت مین آیۃ الکرسی کی اور حدیث قل ہو اللہ احد تعدل ثلث القرآن اور
حدیث فضیلت معوذتین کی انزلت علی آیات لم یر مثلہن قط المعوذتین
اور حدیث الکہف من قرء منہا عشر آیات عصم من الدجال اور فضیلت کی
باب مین ابی بکر کی جو بہت مشہور ہین موضوع ہین حدیث ان اللہ یتجلی یوم القیامۃ
للناس عامۃ ولابی بکر خاصۃ اور حدیث ما صب اللہ فی صدری شیئا
الا وصببتہ فی صدر ابی بکر اور حدیث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اشتاق الی الجنۃ قبل شیبۃ ابی بکر اور حدیث انا وابو بکر کفرسی
رہان اور حدیث ان اللہ تعالی لما اختار الارواح اختار روح ابی بکر اور
مثل اسکی اور افترا ہین کہ انکا باطل ہونا صریح عقل سے معلوم ہوتا ہی اور
فضیلت کی باب مین علی بن ابی طالب کے حدیثین بہت وضع کی گئی ہین اور بہت قبیح
وہ حدیثین ہین کہ ایک کتاب مین جمع کیا ہی اور اسکو وصایا ہی نبوی کہتی ہین
اور ہر حدیث کی پہلے یا علی ہے انہین سی ایک حدیث ثابت ہی یا علی انت منی
بمنزلۃ ہارون من موسی اور فضائل کے باب مین معویہ کی حدیث صحیح نہین
ہوئی اور شافعی اور ابو حنیفہ رح کی فضائل کے باب مین اور مذمت مین انکی کوئی صحیح
نہین ہوا اور جو کچھ اس باب مین آیا ہی سب افترا اور موضوع ہی اور فضیلت کی
باب مین بیت المقدس اور بصرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق کے
کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی سوا حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد
اور حدیث سئل عن اول بیت وضع فی الارض فقال المسجد الحرام قیل
ثم ماذا قال المسجد الاقصی اور حدیث ان الصلوۃ فیہ تعدل بخمس
مائۃ صلوۃ اور اذا بلغ الماء قلتین لم یحمل خبثا ایک جماعت کہتی ہے

اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور کتنی کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے
اور بڑے محدثوں نے اپنی تصنیفوں میں اسکو مذکور کیا ہے اور مکروہ ہے نہیں پانی
کی جو دھوپ سے گرم ہو گیا ہو کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی وضو کا پانی پونچھنے میں
کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور خلال کرنے میں ڈاڑھی کے اور کان کی مسح میں اور
گردن کے کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور وضو کرنے میں خرما کی بھگئے پانی سے کوئی حدیث
صحیح نہیں ہوئی اور لمس النساء لا ینقض الوضوء کوئی حدیث اس باب میں صحیح
نہیں ہوئی اور حکم غسل کے باب میں میت کو نہلا کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی
اور بسم اللہ الرحمن الرحیم آیۃ من اول کل سورۃ اس باب میں کوئی حدیث
صحیح نہیں ہوئی اور بسم اللہ جہر سے کہنے میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور الامام
ضامن والمؤذن مؤتمن ہر چند کئی اسناد سے روایت ہے لیکن اس باب میں کچھ
ثابت نہیں ہوا اور لا صلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد اس باب میں کوئی
حدیث صحیح نہیں ہوئی اور صلوا خلف کل بر و فاجر اس باب میں کوئی حدیث
صحیح نہیں ہوئی اور اتمام الامام واتمام الصیام فی السفر حدیث کوئی صحیح نہیں
اور قنوت فجر اور قنوت وتر کی باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی بلکہ قنوت وتر
کا فعل بعضی صحابہ سے ثابت ہوا اور منع کی باب میں نماز جنازہ کی مسجد میں کوئی حدیث
صحیح نہیں ہوئی اور رفع یدین کے باب میں نماز جنازہ کی تکبیروں کی کچھ صحیح نہیں ہوا
اور جو کچھ کہ صحیح ہوتا ہے تو نماز جنازہ کی سوا میں تکبیر تحریمہ اور کبھی رکوع اور کبھی
اعتدال اور کبھی قیام میں پہلی تشہد سے اور اخبار اور آثار اس معنی میں قریب سے
حدیث سے زیادہ ہے اور الصلوۃ لا یقطعھا شیء اس باب میں کچھ ثابت نہیں
ہوا اور صلوۃ تسبیح کی باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اور باب میں صلوۃ
رغائب اور آدھی شعبان کے نماز اور آدھی حب اور صلوۃ ایمان اور نماز معراج کی

رات کی اور نماز شب قدر اور نماز مین ہر رات رجب اور شعبان اور رمضان کی ان کی فضیلت
مین کچھ ثابت نہین ہوا اور ذیقعدہ کی زکوٰة کی باب مین کچھ ثابت نہین ہوا اور شہد کی
زکوٰة کی باب مین باوجود کثرت روایتون کی کچھ ثابت نہین ہوا اور خضراوات کی
زکوٰة کی باب مین کچھ ثابت نہین اور سوال کے باب مین اُطلبوا من الرُّحماء وعند
حسانِ الوجوہ اور جتنی حدیثین کہ اس باب مین ہین سب باطل ہین اور فضیلت
مین معروف کے اور خوف زوال نعمت مین بند کرنے سے خلق کی حاجتون کے کچھ ثابت نہین ہوا
اور فضیلت کی باب مین عاشورا کی اور استحباب مین اس روز کے ہونے کی جو ثابت ہوا
ہے اور جو حدیثین کہ فضیلت مین اسکی اور فضیلت مین نماز اور خرچ کرنے اور تیل لگانے
اور سرمہ کرنے اور کھانا پکانے اور سوا اسکی بالکل موضوع اور افترا ہی قال ائمة
الحدیث الاکتحال فیه بدعة ابتدعها قتلة الحسین اور روزه رجب کی باب مین
اور اسکی فضیلت کی باب مین کچھ ثابت نہین ہوا بلکہ اسکی کراہت ثابت ہوئی ہے
اور الحجامة یفطر الصائم اس باب مین کچھ صحیح نہین ہوا اور اس طلب مین کہ
حجوا قبل ان لا تحجوا اور حدیث من امکنه الحج ولم یحج فلیمت ان شاء یهودیا
وان شاء نصرانیا کچھ ثابت نہین ہوا اور کل قرض جر منفعة فهو ربوا کچھ
نہین ثابت ہوا اور لا نکاح الا بولی وشاهدی عدل اس باب مین کچھ صحیح نہین
اور امر مین لونڈیون کی حرم کرنیکی کچھ ثابت نہین ہوا اور عزوبت کی مدح کی باب مین
کچھ ثابت نہین ہوا اور مدح مین خط کی اور رغبت دلانے مین اسکی سیکھنے کی کچھ ثابت نہین
ہوا اور باب مین منع کی بیر کو کاٹنے سے کچھ ثابت نہین ہوا اور فضیلت اور مذمت مین
سور کی کچھ ثابت نہین ہوا اور اسیطرح ساگ اور لوبیا اور پنیر اور جوز اور بیگن اور
انار اور منقی کی کہ مذکور ہین اس باب مین حدیثین وضع کرکے کتاب مین بعد قرن
کی داخل کیا ہی شیطان مین خراب کری اکا الله اور فضیلت کے باب مین گوشت کے

اور یہہ کہ افضل طعام الدنیا والآخرۃ اللحم کچہہ ثابت نہین ہوا اور منع کی باب مین گوشت
کو چہری سے کاٹکر کہانیکی ثابت نہین ہوا اور ہریسی کی فضیلت مین کچہہ ثابت نہین ہوا اور بیگن کی
حدیثین اسکی اقسام مین اور منع کی باب مین کہیر کی کہانی سے کچہہ ثابت نہین ہوا اور بازار مین کہانا
کے منع کی باب مین کچہہ ثابت نہین ہوا اور تربوز اور اسکی فضیلت کی باب مین کچہہ ثابت نہین
ہوا اور حدیثین کتاب بطیخ کی سب باطل اور موضوع ہین اور جو ثابت ہوئی اتنی ہی ہے
کان رسول اللہ صلعم یاکل البطیخ اور فضیلت کے باب مین نرگس اور گل مرزنگوش اور
بنفشہ اور اسکی درخت کی کچہہ ثابت نہین ہوا اور حدیث من شم الورد الاحمر ولم یصل علی فقد
جفانی اور حدیث خلق الورد من عرقی اور اسکی مثل سب باطل ہین اور فضیلت
کی باب مین سفید مرغ کی کچہہ ثابت نہین ہوا اور حدیث مشہور مسلسل کہ الدیک الابیض
صدیقی باطل اور موضوع ہی اور فضیلت کی باب مین مہندی کی کچہہ ثابت نہین ہوا اور
منع کی باب مین سفید بال چنی سی کچہہ ثابت نہین ہوا اور عقیق کے انگوٹھی کے پہننے کے باب مین اور
دہنی ہاتہہ کی پہنتی کے باب مین کچہہ ثابت نہین ہوا اور منع کرنی مین عورتون سی خواب کے کچہہ
ثابت نہین ہوا اور فارسی بولنے کی باب مین پیغمبر خدا کی جیسی کہ عنب کو دودا اور سلمان کو
شکنب درد کچہہ ثابت نہین ہوا اور صحیح نہین ہوا اور فارسی بولنی کی کراہت مین کچہہ ثابت
نہین ہوا اور حدیث کلمۃ فارسیۃ ممن یحسن العربیۃ لم یحسنہا خطیئۃ
اور ولد الزنا کی باب مین جو مشہور ہوا کہ ولد الزنا لا یدخل الجنۃ کوئی حدیث ثابت
نہین ہوئے اور باطل ہے یہہ قول اور لیس لفاسق غیبۃ اس باب مین کچہہ ثابت نہین ہوا
اور برغوث کو گالی دینے کی منع کی باب مین کچہہ ثابت نہین ہوا اور برائی کے باب مین گانی کی
کوئی حدیث وارد نہین ہوئی اور شطرنج کا کہیل حرام ہونے کی باب مین کوئی حدیث صحیح نہین
ہوئی تو سب کہیلو نہین درحل ہا تخصیص ثابت نہین ہوئی اور لا تقتل المرأۃ اذا ارتدت
کوئی حدیث نہین ہوئی بلکہ اوسکا خلاف صحیح ہوا من بدل دینہ فاقتلوہ اور

۲۱۸

اذا وجد القتيل بين القريتين ضمن اقربهما اس باب مین کچھ ثابت نہین ہوا اور
من اغيب له مدة وعندنا جماعة نهم شهد كا اس باب مین کچھ ثابت نہین ہوا
اور برائی مین کسب اور قتنہ مومنین اول کے کچھ ثابت نہین ہوا اور کھانا پینا سباح جو ضمیر
کچھ ثابت نہین ہوا اور تجارت کے باب مین اور بعضی ان کرنا اور بعضی ن کرنیکی باب مین
کچھ صحیح نہین ہوا اور جو کچھ ثابت ہوا ہی یہہ ہے کہ احتمك بالحجامة اور حدیث صحیحین
مین ہے کہ ان کان فی شیء شفاء ففی شرطة حجام او شربة عسل او لذعة
بنار اور قلعہ بند کرنیکی باب مین حدیثین بہت منقول ہین اور مسلم کی حدیث کی سوا کہ
احتکر فهو خاطئ کچھ صحیح نہین ہوا اور اسکو بعضی کہتے ہین منسوخ ہی اور قیاس کرتے
ہین کہ خطا ہے کہ اس مقام کی لوگون کے ساتھ نقصان کا روادار ہوا اور نہ کرنا تھوڑے سے
مسح کرنیکی باب مین بعد وضو کی کوئی حدیث صحیح نہین ہوئی اور نماز کھانی موت کی باب مین
کچھ صحیح نہین ہوا اور حدیث کہ فجاءة راحة للمؤمنين واخذة اسف للكافر ثابت نہین ہے
اور ملاحم اور فتن کے باب مین جو ذکر کرتے ہین کہ امیر المؤمنین علی رضی کو بیتر کہا جنگ جمل
کے دن کہ انشدك الله هل سمعت رسول الله صلعم في سقيفة بني فلان لتقاتلن
عليا وانت له ظالم ثابت نہین ہوا اور اہل حدیث نے اسکو صحیح نہین کیا اور آثار
کے ظاہر ہونیکی باب مین علی نہین اور جو یہہ روایت ہے کہ تکون فی رمضان هدة
وفي شوال همهمة الی غیر ذلک کچھ ثابت نہین ہوا اور سب باطل ہے اور برائی مین ...
کے بعد اولاد ہونے مین کچھ ثابت نہین ہوا اور باب مین تعریف اسکی جو ایک سو تیس برس
اور ایک سو ساٹھ اور دو سو ساٹھ اور تین سو بیس برس مین واقع ہوگا اور مذمت مین اس
قوم کی اور مدح مین مجردون اور تنہا رہنی کی اس وقت کے سب باطل ہے اور اقراهي اور العزباء
لمن له قرآن في جوف ظالم ومصحف في بيت لا يقرأ فيه ورجل صالح
بين قوم سوء یہہ حدیث باطل ہے اور ظاہر ہونے کی باب مین یہا ... بعد ...

ثابت نہیں ہوا اور آخری زمانہ کی اولاد کی مذمت میں کہ لان یربی احدکم جرو کلب
خیر له من ان یربی ولدا اور حدیث یکون المطر قیظا والولد غیظا یہ
حدیثیں ثابت نہیں ہوئیں اور حرام ہونے کی باب میں قرأت قرآن کے الحان اور غنا
سے کچھ ثابت نہیں ہوا بلکہ برخلاف اسکی حدیث میں وارد ہی وھو ان النبی صلعم
دخل مکة یوم الفتح وھو یقرء سورة الفتح ویرجع وقال الراوی الترجیع
ااا اور اس باب میں کہ اجماع حجت ہے کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں ہوئی اور القیاس
حجة اس باب میں کچھ ثابت نہیں ہوا اور اذا سمعتم عنی حدیثا فاعرضوہ علی
کتاب الله فان وافقه فاقبلوه والا فردوه اس باب میں کچھ ثابت نہیں ہوا
اور یہ حدیث بڑی بنائی ہوئی ہے بلکہ خلاف اسکا ثابت ہوا الا انی اوتیت القرآن
ومثله معه اور دوسری حدیث صحیح میں آیا ہی کہ تم میں سے کسیکو ایسا نہ چاہیے کہ اور
کسیکو تکیہ لگائے ہوئے اپنی تکیہ گاہ پر اور حدیث پہنچے اسکو میری وہ کہے کہ میں نے اس حکم کو
قرآن میں نہیں پایا سو اطلاع ہو کہ مجھکو قرآن دیا گیا ہی اور اسی کی برابر اور بھی دیا گیا ہی اور
حلال ہونے میں انگور کے عرق کی کوئی حدیث صحیح وارد نہیں ہوئی اور گم ہو جانے کی
میں اہل عراق سے علم اور نکلنے کی دن چلے ہیں علم کی طلب میں اور حدائق میں معلومات
کے جو جیسے کرتے ہیں اور مفلسی کی دعا میں معلومونکی حق میں کوئی صحیح نہیں ہے
اور جو لاہونکی تعریف اور مذمت کی باب میں کچھ ثابت نہیں ہوا اور شعر پڑھنے کے
باب میں بعد عشا کی اور نگاہ کرنی عزت کی شاعرونکو دیکھنی سے اور مذمت میں عبادت
بیٹھنے کی اور مذمت میں علما کی جو حاکمونکی پاس جاتی ہیں کچھ ثابت نہیں ہوا اور
مسامحت میں علما کی اور بیٹ پر میں فرشتونکی حالونکی قبرونکو کچھ ثابت نہیں ہوا
امت کی بہتر فرقہ ہونے میں کچھ ثابت نہیں ہوا اور الله خوب جانتا ہی کہ کیا صحیح ہے

تم الکتاب بعون الوھاب

فہرست

کتاب سفر السعادۃ اردو

صفحہ	مضمون کتاب
٣ و ٣	احوال مصنف رسالہ کتاب ہٰذا سی کا
	ف
٤	آنحضرت صلعم کا حال وحی اترنے سے پہلے اور دن رات کی عبادت کا بیان
	باب
٨	آنحضرت کی طہارت کا بیان
	فصل
١٠	مسح موزہ کی بیان میں
	فصل
١٠	تیمم کے بیان میں
	باب
١١	پیغمبر کی نماز کے بیان میں
	ف
١٣	سفر میں صبح کی نماز میں کبھی معوذتین پڑھتے
	ف
١٥	قیامت جمعہ کی دن ہوگی
	ف
"	بیان قراءت مسنونہ کا پانچوں وقت کی نماز میں
	ف
١٦	بیان ترتیب مسنونہ کا نماز جمعہ اور عیدین میں
	ف
"	نماز میں کوئی سورہ معین نہ کرنا چاہیے
	ف
١٧	نماز میں اول یا آخر سورہ کا پڑھنا مروی نہیں
	فصل
"	رکوع کی کیفیت میں
	ف
١٨	رفع الیدین کی باب میں چار سو حدیث صحیح وارد ہوئی ہے
	ف
"	قومہ اور جلسہ کرنا [illegible]
	فصل
٢٠	سجدہ کی کیفیت
	فصل
٢٢	[illegible] کی نماز [illegible] کی بیان میں
	ف
٢٢	قیام [illegible]

صفحہ	مضمون کتاب
	فصل
٢٤	اعتدال سجدہ و جلسہ استراحت
	ف
٢٥	انگلی سے اشارہ کرنا
	ف
"	تشہد میں تورک کرتے
	ف
	جب پہلی تشہد سے [illegible] بیٹھا کرتے
	ف
٢٧	بسم اللہ کبھی پکار کر پڑھی اور کبھی آہستہ
	فصل
٢٨	تشہد کی بعد السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہتے
	فصل
٢٩	ان دعاؤں کا بیان جو نماز میں پڑھتے
	ف
"	دعا میں [illegible]
	فصل
٣٠	پیغمبر کی خوشدلی نماز میں تھی
	ف
"	[illegible]
	ف
"	کبھی حالت نماز کی برابر خشوع [illegible]
	ف
"	ذوالیدین [illegible] نماز میں آیت سے الگ کر دیا
	ف
"	نماز میں سہو [illegible] کرتے
	ف
"	کبھی جوتی پہنے نماز پڑھتے (اس مسئلہ کا ثبوت [illegible] حنفی کے حاشیہ پر ہے)
	ف
٣١	نماز نفل اور صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے کا بیان
	فصل
"	نسیان کی بیان میں نماز کی اندر
	ف
٣٢	آنحضرت کو [illegible]

صفحہ	مضمون کتاب
	فصل
٣٣	نماز میں آنکھیں کھلی رکھتے
	ف
"	نماز میں ہاتھ سے سلام کا جواب دیتے
	فصل
"	نماز کی بعد تین بار استغفار کرتے
	فصل
٣٥	ہر ایک نماز کی بعد وظائف مسنونہ کی بیان میں
	ف
"	وظیفہ مسنونہ بعد نماز صبح
	ف
٣٨	[illegible] ہر ایک نماز کی بعد [illegible] جنت میں جائیگا
	فصل
٣٩	سنتیں جو بالتاخیر ادا کرتے
	ف
٤٠	[illegible] عصر کی بعد دو رکعت پڑھتے
	ف
"	زوال کے بعد رحمت کی دروازے کھل جاتے ہیں
	ف
"	چار رکعت ظہر کے پہلے [illegible]
	ف
٤١	مغرب کی سنتیں کبھی مسجد میں [illegible]
	ف
"	سب نفل اور سنتیں گھر میں پڑھتے
	ف
٤٢	سفر میں کبھی سنت راتبہ [illegible]
	فصل
٤٣	فجر کی سنتیں پڑھ کر آرام کرتے
	ف
	[illegible]
	فصل
٤٣	نماز تہجد آنحضرت پر فرض تھی یا سنت اور تہجد کی کیفیت

صفحہ	مضمون کتاب
۴۴	ف رات کو تیرہ رکعت سی زیادہ پڑہتی اور کبہی گیارہ پڑہتی اخیر کی پانچ رکعتین ایک سلام سے پڑہتی
۴۵	ف رات دن مین چالیس رکعتین پڑہتی
۴۶	ف تہجد کی نماز آٹہہ طرح پر ہے
〃	فصل جب آدہی رات گزر جاتی
۴۸	ف اکثر اور قوی حدیث سی ثابت ہولہے کہ وتر ایک رکعت ہے
۴۹	فصل دو رکعت کا بیان بعد وتر کے
	ف کبہی سجدہ بیٹہکر اور کبہی کہڑی ہوکر
۵۰	فصل ہرگز ثابت نہین کہ آنحضرت نی وتر مین قنوت پڑہی ہو البتہ صحابہ کی ایک جماعت پڑہا کرتی
۵۲	ف ہر ایک آیت کی اخیر مین وقف کرنا
	ف ترتیل کے ساتہہ تہوڑا پڑہنا بہتر ہے یا جلدی اور زیادہ پڑہنا
۵۳	فصل نماز ضحی مین اختلاف ہے
۵۹	ف نماز ضحی کی رکعتوں مین اختلاف ہے
〃	فصل نئی نعمت پائی تو سجدہ شکر کرے
۶۰	ف خوشخبری سن کر سجدہ کرنا
۶۰	ف امت کی لیے تین دفعہ سجدہ شفاعت کیا اور سب کو نجات دلائی
۶۰	فصل سجدہ قرآن کا ترک نکرے
۶۱	فصل روز جمعہ کی فضیلت
۶۲	ف اللہ نی نبیونکا جسم زمین پر حرام کر دیا ہے
۶۲	ف تعظیم روز جمعہ اہل اسلام کی فضیلت مین بسبب جمعہ اور عرفہ کے

صفحہ	مضمون کتاب
۶۷	ف جمعہ کی روز غسل واجب ہو سکی دلیل قوی ہے وجوب ترک کی دلیل
۶۸	ف استوا کی وقت جمعہ کے روز نماز نفل مکروہ نہین
۶۸	ف تہوڑا سا پڑہنا سورہ منافقین اور جمعہ سی خلاف سنت ہے
۶۹	ف جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ اسمین دعا قبول ہوتی ہے
〃	ف جمعہ کی نماز کی وقت سفر حرام ہے
۷۱	ف جمعہ کی دن عصر سی غروب آفتاب تک اجابت کا وقت ہے
۷۲	ف تمام مخلوق سوا آدمی کی جمعہ کے روز ڈرتی ہے
۷۴	ف زیارت کرنیوالو کو جمعہ کی روز معرفت زیادہ ہوتی ہے
۷۵	ف صرف جمعہ کی دن روزہ رکہنا مکروہ ہے
〃	فصل خطبہ جو جمعہ کی دن پڑہتی تہے
۷۶	ف منبر پر جاتی تو حاضرین کو سلام کرتے
〃	ف خطبہ کی وقت تلوار ہاتہہ مین نہ لیتی بلکہ کمان یا عصا رکہتی
۷۷	ف ثابت نہین کہ منبر بنتی کی بعد کمان یا عصا وغیرہ پر تکیہ لگایا ہو
۷۸	فصل نماز عید کے بیان مین
〃	ف نماز جمعہ کی بعد چار رکعت اپنی گہر مین پڑہتے اور دو مسجد مین
〃	ف قصہ منبر بنانیکا (حاشیہ پر)
〃	ف عید کی تکبیرین دوسری رکعت مین قرائت سے پہلے ہین
۸۰	فصل نماز استسقا کی بیان مین
۸۲	فصل سفر کی عبادتونکا بیان
〃	ف آنحضرت کی سفر چار قسم تہے
〃	ف پنجشنبہ کے سفر کو پسند کرتے

صفحہ	مضمون کتاب
۸۳	ف اکیلا سفر کرنیکو منع فرماتے
۸۴	ف سفر مین فجر کی سوا سنتین نہ پڑہتے
۸۵	ف سفر مین سنتونکو سواری پر ادا کرتے
〃	ف سفر مین نماز ظہر اور عصر کو یکجا پڑہتے
۸۶	فصل نبی کی قرائت قرآن کی بیان مین
〃	ف جو کوئی قرآن مین تغنی نکرے ہم مین سے نہین
〃	فصل بیمارون کی پرسش کے بیان مین
〃	ف بیمار پر منتر پڑہتے
۸۸	ف سوتی وقت سورتین پڑہتے
〃	فصل میت کی احوال اور اسکی حقوق
〃	ف کافر کی بہی عیادت کی ہے
۹۰	ف مسجد مین بہی نماز جنازہ درست ہے
〃	ف مدیون پر جنازہ کی نماز نہ پڑہتی
〃	ف نماز جنازہ مین فاتحہ پڑہتے
۹۱	ف جنازہ کی تکبیرین کبہی چار کبہی پانچ کبہی چہ کہتے
۹۱	ف نماز جنازہ مین ایک سلام دیتی اور ہر تکبیر مین ہاتہہ نہ اٹہاتے
۹۱	ف ایک مہینا بعد قبر پر جنازہ کی نماز پڑہی
۹۱	ف خودکشی کرنیوالی کا جنازہ نہ پڑہتے
۹۲	ف غایب پر بہی جنازہ کی نماز پڑہی
۹۲	ف سورج نکلتی اور ڈوبتی اور زوال کے وقت دفن نکرنا چاہیے
〃	ف قبر کو بلند نکرے
۹۳	فصل صلوٰۃ خوف کی بیان مین
۹۴	فصل زکوٰۃ و صدقات کی بیان مین

صفحہ	مضمون کتاب
	ف
۹۳	فرض کی نماز پانچ [illegible]
	فصل
۹۶	کراہۃ فطر کے بیان مین
	باب
۹۷	نبی صلعم کی روزہ رکھنے کے بیان مین
	ف
〃	رمضان مین زیادہ صدقہ دو
	ف
۹۸	روزہ رمضان کا بعد تحقیق ہلال کے رکھنا چاہیے
	ف
۹۹	مہینہ کی کمی سے [illegible]
	ف
۱۰۰	روزہ دار کو کیا کیا کرنا چاہیے
	فصل
〃	رمضان مین سفر کرتے تو کبھی افطار کرتے اور کبھی روزہ رکھتے
	ف
〃	بھول سے کچھ کھالی تو قضا نہیں
	ف
〃	روزہ مین مسواک اور سرمہ درست
	ف
۱۰۱	رجب کی روزہ رکھنے [illegible]
	فصل
〃	روزہ نافلہ کے بیان مین
	ف
〃	پنجشنبہ اور دوشنبہ کا روزہ سنت
	ف
〃	ہمیشہ روزہ رکھنے کو منع فرمایا
	ف
۱۰۲	کبھی کبھی نفل کا روزہ تمام کرتے اور افطار کر دیتے
	ف
〃	جمعہ کو روزہ کے لئے مخصوص کرنا مکروہ ہے
	فصل
〃	اعتکاف کی بیان مین
	ف
〃	اعتکاف بغیر روزہ کے
	ف
〃	شب قدر رمضان کی تیسرے عشرہ مین ہے
	باب
۱۰۳	نبی صلعم کی حج کے بیان مین
	فصل
۱۰۳	حج کے سیاق مین
	ف
۱۰۴	پنجشنبہ کا سفر پسند کرتے

صفحہ	مضمون کتاب
	فصل
۱۰۵	آنحضرت نے حج مین صحابہ کو [illegible] ہو سکے
	فصل
۱۲۰	خانہ کعبہ میں داخل ہوئی اور [illegible] مین تکبیر کہنے کی بیان مین
	فصل
۱۲۱	قربانی تین طرح کی ہے
	فصل
۱۲۲	پیغمبر صلعم کی قربانی کے بیان مین
	ف
〃	کبھی قربانی ترک کرتے
	ف
۱۲۳	اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے
	فصل
〃	عقیقہ کی سنتیں
	ف
۱۲۴	عقیقہ کا لفظ مکروہ سمجھتے
	ف
〃	عقیقہ دو بکریوں کی بجائے ایک بھی روا ہے
	ف
〃	آنحضرت کی اچھی بات پر عمل کرنا اور بری فال پر عمل کرنے سے ڈرتے
	ف
۱۲۵	بچہ کا نام رکھنے کی سنت
	ف
〃	ختنہ کا بیان
	ف
〃	بچہ کا نام اچھا رکھنا چاہیے
	ف
۱۲۶	نام کی تاثیر مسمی مین [illegible] نام مین ہے
	ف
〃	جس جگہ کا نام برا ہو وہاں قیام نہ کرتے
	ف
〃	نبیوں کی نام پر نام رکھو
	ف
۱۲۷	میری نام پر نام رکھو میری کنیت پر کنیت نہ رکھو
	ف
〃	[illegible] کنیت پر کنیت کرنا [illegible]
	باب
۱۲۹	بیان مین اذکار نبی صلعم کے
	ف
۱۳۰	زبانی اذکار [illegible]
	ف
۱۳۱	وتر کے بعد تین مرتبہ سبحان الملک القدوس کہتے

صفحہ	مضمون کتاب
	ف
۱۳۱	گھر سے باہر نکلتی تو یہ دعا پڑھتی
	ف
۱۳۳	جو کوئی صبح اور شام کو یہ [illegible]
	ف
۱۳۴	جو کوئی یہ دعا پڑھے [illegible] تمام [illegible] سے محفوظ رہتا ہے
	ف
۱۳۵	سید الاستغفار [illegible]
	ف
〃	سب سے اچھی دعا [illegible] خواب مین
	ف
۱۳۶	[illegible] آنحضرت سے اور [illegible] صحابہ سے مروی ہین
	ف
〃	سب سے بہتر درود
	باب
۱۳۷	کپڑا پہننے کی دعائیں
	فصل
〃	نبی صلعم کی گھر مین آنے کی کیفیت
	ف
۱۳۸	گھر مین آتے تو اول گھر والوں پر سلام کہتے
	ف
〃	تین آدمی خدا کی ضمانت مین ہین اور بہشت مین جائیں گے
	فصل
۱۳۸	پاخانہ مین جانے کی کیفیت
	ف
۱۳۹	بول کرتے [illegible] سلام نہ لیتے
	ف
〃	پیشاب اور پاخانہ کی وقت قبلہ کی طرف منہ اور پیٹھ نہ کرتے
	فصل
〃	اذان کہنے کا ذکر
	ف
〃	اذان کے بعد یہ دعا پڑھے اللہم رب ہذہ الدعوۃ الخ
	فصل
۱۴۰	[illegible]
	فصل
۱۴۱	نیا چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھتے
	فصل
〃	کھانا کھانے کی [illegible] بسم اللہ کہتے
	ف
۱۴۲	جو کوئی کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے [illegible] گناہ بخشے جائیں
	فصل
〃	کھانے کے [illegible] نبی صلعم کے
	ف
۱۴۳	کسی کھانے کو عیب نہ کرتے [illegible]

مضمون کتاب	صفحہ
ف بیزبان کی حق مین دعا کرتے	۱۴۸
ف کہانیکی بعد سونیکو منع فرماتے	ایضاً
ف بائین ہاتھہ سی کہانا نا روا نہین	ایضاً
ف جماعت مین کہانی کا فایدہ	
فصل سلام اور آداب بیج کی بیان مین	۱۴۹
ف لڑکون اور بوڑہون کو سلام کرتے	؍؍
ف بڑہی کو پہلی سلام کرنا چاہیئے	۱۵۰
ف جو کوئی سلام نکرتا اوسکو مجلس مین نہ آنے دیتے	؍؍
ف جب کسی کے دروازہ پر جاتے سیدہے نجاتی بلکہ دائین یا بائین سے جاتے	سطر ۱۵
ف سلام سطرح کرتے کہ جاگتی ہی سنتی	۱۵۱ سطر ۱۰
ف اہل کتاب کو پہلی سلام کہنا منع ہے	۱۵۲
ف یہود اور نصاری اور اہل بدعت کو سلام کا جواب دینا جایز نہین	؍؍
ف سلام لانیوالی اور سلام بہیجنی دونون کو سلام کرتے	؍؍
ف سلام جو شرعی نشانی اسلام کی ہے مفقود ہوگئی ہے اور جہکنا اور ماتھی پر ہاتھہ رکہنا اوسکی جگہ مروج ہوگیا ہے	؍؍
فصل کسیکے مکانمین اذن لیکر جانا چاہئے	۱۵۲
ف اذن لینی سے پہلی سلام کہی	۱۵۳
ف اگر کسیکی گہر مین بغیر اذن کی نگاہ کرے تو حلال ہے کہ صاحب خانہ اوسکی آنکہین نکال ڈالے	۱۵۳
ف خلوت کی لئی کسیکو دربان مقرر کرنا جایز ہے	؍؍
فصل چہینکنی کی کیفیت مین	۱۵۳
ف چہینک مین آواز بلند کرنا جماعت ہے اور جمہائی شیطان سے ہے	؍؍
ف مسلمان کی مسلمان پر چہہ حق ہین	۱۵۴
ف چہینکنے والی کا حمد سنکر یرحمک اللہ کہنا فرض ہے	؍؍
ف اس ملک مین تشمیت جو فرض ہے مفقود ہے	؍؍
ف تین چہینکو تک جواب دینا چاہیئے زیادہ ہون تو زکام ہے	۱۵۵
فصل سفر کے اذکار اور استخارہ مسنونہ	
ف عام استخارہ	۱۵۵
فصل جب سوار ہوتی فرماتے	۱۵۶
ف جب کسیکو وداع کرتے فرماتے	۱۵۸
ف تنہا سفر کرنیکو منع فرماتے	۱۵۸
ف دشمن کی ملک مین قرآن لیجانے سے منع فرماتے	؍؍
فصل سب حاجتون کی واسطے خطبہ	۱۶۰
ف کوئی عورت یا خادم یا جار پایہ خریدے تو اوسکی پیشانی کی بال پکڑتے اور یہ دعا پڑہتے	۱۶۱ سطر ۶
ف عورت سی جماع کرتی تو کہتی	۱۶۱
ف کسی کو مبتلا دیکہی کہے	
ف برا خواب دیکہی تو بائین طرف تہوکے	
ف مرغ بولے تو کہے اور گدہا بولے	۱۶۲
ف جہان آگ لگی تکبیر کہے	
ف نیند آوے تو کہے	۱۶۲
ف ماشاء اللہ وشاء فلان کہنی سے منع فرمایا	۱۶۳ سطر ۵
ف مرغ اور ہوا کو گالی مت دو	۱۶۳
ف سوائی خدا کی کسی کی قسم نکہاؤ اور اسکی واسطی مت اوٹہو انگور کو شراب نکہو قوس قزح مت کہو	سطر ۱۱
ف کسکیفیت پوچہو کہ عورت کو کیون مارا	؍؍
فصل الفاظ مروجہ جنکی کراہت مین اختلاف ہے	
ف مسایل اجتہادیہ مین نکہی کہ یہہ حکم خدا اور رسول کا ہے	سطر ۱۹
فصل آنحضرت صلعم کی سینہ کی کشادگی کے بیان مین	۱۶۳
ف اجتہادیات مین نکہی کہ یہہ حلال ہے یا حرام	۱۶۳ سطر ۲
ف پیغمبرون کی میراث علم حدیث ہی ہے	۱۶۵ سطر ۲
ف نبی صلعم کی زندگی کے عام حالات	۱۶۵
فصل حضرت کی کہانیکا حال	۱۶۶
ف خرگوش کا گوشت کہایا ہے	؍؍
ف سونیکی برتن سی بہی ہسانون ہے	۱۶۷
فصل نبی صلعم کی پوشش کے بیان مین	؍؍
ف عمامہ کا شملہ چہوڑتے	سطر ۱۲
ف شاندار کپڑا پہننا	؍؍
ف جو کوئی تکبر کے واسطی کپڑا پہنیگا بہشت مین نہ جائیگا	؍؍
فصل پیغمبر صلعم نی پاجامہ پہنا ہے	۱۶۹
ف شملہ دو شانونکی بیچ مین چہوڑتے	؍؍
ف پیراہن کو پسند کرتے حلہ سرخ بہی پہنا	؍؍
ف تمام سرخی سے منع فرمایا ہے	؍؍
ف لباس سرخ کا فرق کیا ہے	؍؍
ف انگوٹہی پہنتے تے	۱۷۰

صفحہ	مضمون کتاب
۱۷۰	ف — آنحضرت کی انگشتری کی مہر محمد رسول اللہ تہی
״	ف — زرہ اور خود اور جوشن پہنے
״	ف — سونے اور دو سونے اور تار کو لپیٹنا
״	ف — حضرت سلیمان میں بیس مرد کی خواتون کی قوت رکہتے تہے
۱۷۱	ف — صبح میں اور دعوات میں ... کی رعایت کرتے
״	ف — انصار کی لڑکیون کو عائشہ کے ساتہ کہیلنے کو بلاتے
״	ف — روزہ دار میں بوسہ لیتی
״	ف — حضرت عائشہ کی ساتہ دو بار دوڑے
۱۷۲	ف — جب سفر کو جاتے قرعہ ڈالتے
״	ف — اپنی باری کی آٹہہ عورتون پر تقسیم کرتے
۱۷۳	فصل — سونے اور جاگنے میں
״	فصل — سوا ایمن آنحضرت کی
״	فصل — آنحضرت کی پاس ایک لکڑی کا تہا
״	ف — سوا عائشہ کی اور کسی کی لحاف میں وحی نہ آئی
۱۷۴	فصل — خرید و فروخت میں بہی ...
״	ف — حضرت کی اپنے کو اجارہ دیا
״	ف — خود ضامن بہی ہوتے
۱۷۵	ف — جہوٹی مدح کرنیوالون کی منہ میں خاک ڈالو
۱۷۶	فصل — بیاہ میں احوال نبی صلعم کے
״	ف — کشتی کی نبی صلعم نے لوگون سے
״	ف — مسجد کے بنانے میں مزدورون کے ساتہ ملکر کام کرتے

صفحہ	مضمون کتاب
۱۷۶	ف — سینگی لگانے اور مزدور کو بہی حکم دیتے
۱۷۷	فصل — بیٹہ جلنے کے علاج میں
۱۷۸	ف — نبی صلعم کی دوا کو طبیبون کی ساتہ کچہہ مناسبت نہین
״	فصل — طاعون اور وبا کی دوا میں
״	ف — طاعون کی موت شہادت ہی
۱۷۸	ف — طاعون چبہنا ہی شیطان کی
۱۷۹	ف — جہان طاعون ہو وہان جانے سے منع فرمایا
״	فصل — استسقا کی علاج میں
״	ف — علاج استسقا کا اونٹ کی دودہ اور پیشاب سے
۱۸۰	فصل — زخم کے علاج میں
״	ف — زخم کا خون بند کرنیکے لئی چٹائی کی راکہ
״	فصل — شہد اور پچہنے اور داغ کرنیکا فائدہ
۱۸۱	ف — احرام کی حالت میں سینگی لگائی
״	فصل — داغ کرنیکے بیان میں
״	ف — ضرورت کی وقت داغ دینا جایز ہی
۱۸۲	فصل — عرق النسا کی علاج میں
״	فصل — خشکی مزاج کی علاج میں
״	ف — موت کی دوا ہوتی تو سنا ہوتی
۱۸۳	فصل — خارش کی دوا
״	ف — ضرورت کی وقت حریر پہننا
״	ف — جو اصل حریر سے
״	فصل — علاج ذات الجنب
۱۸۴	فصل — علاج درد سر

صفحہ	مضمون کتاب
۱۸۴	ف — درد سر میں پانو کو حنا لگاتے
۱۸۵	ف — پہوڑا پہنسی ہوتی تو مہندی لگاتے
״	فصل — کہانے اور پینے میں بیمار کی
״	فصل — عذرہ کا علاج
۱۸۶	ف — ناک میں پانی کے ساتہ دوا دینی کی حضرت نی بہت تعریف کی
״	ف — عجوہ عالیہ شفا ہے
۱۸۷	فصل — بیمار کی پرہیز میں
״	ف — پرہیز کرنا قرآن سی ثابت ہی
״	فصل — آنکہون کے علاج میں
۱۸۸	ف — آنکہ دکہنی کی حالت میں کسی ام المومنین سے نزدیکی نکرتے
״	فصل — علاج قدر میں
״	فصل — اگر مکہی کہانے میں گرے
״	فصل — بثرات میں علاج ذریرہ سے
۱۸۹	ف — ورم میں حکم چیرنے کا دیتے
״	فصل — بیمار کی خوش کرنیکی بیان میں
״	ف — غم و رنج کا علاج تلبینہ سے
۱۹۰	فصل — زہر کی دوا
״	ف — اوس زہر آلود لقمہ سے جو خیبر میں کہایا تہا شہید ہوئے
״	فصل — جادو کی علاج میں
״	ف — یہودی نی جادو کیا
״	ف — جادو کا علاج سینگی سے فرمایا
۱۹۱	فصل — بدن کی علاج میں

۲۲۳

صفحہ	مضمون کتاب
	فصل
۱۹۱	اگر کوئی علاج کرتا اور طبیب نہ تہا
״	اوسکو ضامن فرماتے
	فصل
״	پرہیز مین اہل امراض متعدیہ
	ف
״	مجذوم سے بہاگو جیسا شیر سے
	ف
۱۹۲	جذامی کے ساتہہ بہی کہانا کہایا
	فصل
״	حرام چیز کو دوا مین منع فرمایا
	ف
״	شراب کو کہا دوا نہین بلکہ بیماری ہے
	فصل
۱۹۳	حمل یعنی جون دفع کرنے کی دوا مین
	فصل
״	نظر بد کے بیان مین
	ف
״	جسکو نظر لگی ہو اوسکا علاج
	ف
״	جہاڑنا نہین مگر نظر مین اور نیش یا نہین زہردار کے
	ف
۱۹۴	بڑی جہاڑ سورہ فاتحہ اور معوذتین ہے
	ف
״	جہاڑ کی دعائین
	ف
۱۹۵	جو شخص ان دعاونکو تجربہ کرے اوسکو عظمت انکی معلوم ہوگی
	ف
״	آیات قرآن کی لکہکر پلانا نظر بد کی لئے سود مند تر ہے
	فصل
۱۹۶	ساری بیماریون کی دعا
	ف
۱۹۷	سورہ فاتحہ مین افسون ہے ہر بیماری کے لئے
	ف
״	نملہ کا علاج

صفحہ	مضمون کتاب
	ف
۱۹۹	زخم کی دعا
	فصل
״	علاج مین غم وہم کے
	ف
۲۰۰	جسپر سبب غم ہو یہہ دعا پڑہے
	ف
״	بدخوابی کا علاج
	فصل
״	عادت مین نبی کی کہانے پینے مین
	ف
״	اوندہا ہوکر اور تکیہ لگاکر کہانا منع
	ف
۲۰۱	خالی پیٹ سونا اور کہاتے ہی سونا منع فرمایا
	ف
״	باسی پانیکو بہت پسند فرماتے
	ف
״	پانی کی برتن کو ڈہانکنی کی تاکید کرتے
	ف
״	دودہ غذا بہی ہے اور پانی بہی
	فصل
۲۰۲	مکان اور رہنی کی جگہ
	فصل
״	خواب اور بیداری مین
	فصل
״	حفظ صحت مین
	ف
״	کوئی خوشبو دیتا رد نکرتے
	ف
״	ہفتہ مین ایکبار غسل کرنیکی تاکید فرماتے
	فصل
״	حفظ صحت چشم کے بیان مین
	ف
۲۰۳	سرمہ لگانے کی فواید
	ف
״	سرمہ طاق لگاتے
	فصل
״	قرض اور ادہار کے بیان مین
	ف
۲۰۴	علامت نبوت
	فصل
״	راہ چلنی کے بیان مین
	ف
״	صحابہ کی ساتہہ چلتی تو آگے نکرتے
	فصل
۲۰۵	بات کرنے اور چپ رہنی اور ہنسی اور رونے کی بیان مین
״	رونا دس طرح کا ہے

صفحہ	مضمون کتاب
	فصل
۲۰۶	بیان مین حسن عادت نبی کی
	فصل
״	آپ کبہی قصر فرماتے
	فصل
۲۰۷	جہاد اور اوسکی آداب
	ف
۲۰۸	آنحضرت کی تمام عمر جہاد مین گزری
	ف
״	ذکر ہجرت صحابہ
	ف
۲۰۹	مدینہ کی ساتہہ جاتے ہین انکی معراج ہوا اور خواب مین اور روح سے نہ تہی
	ف
״	جہاد کی کام مین سب صحابہ سے مشورہ کرتے
	ف
۲۱۰	جاسوس مقرر کرتے
	ف
״	اسباب جنگ پہنتے
	ف
״	کبہی چہاپا مارتے
	ف
״	خود دشمن سے نزدیک ہوتے
	ف
״	صحابہ کی واسطی شعار مقرر کرتے
	ف
۲۱۱	لڑائی مین اکڑکر چلنا پسند کرتے
	ف
״	لڑائی سے پہلی دعوت اسلام کی کرتی
	ف
״	مقتولونکا اسباب قاتلون کو دیتی
	ف
	ضعیف درتوی کو برابر تقسیم کرتے
	خاتمۃ الکتاب
۲۱۲	اون احادیث کی بیان مین جو صحت کو نہین پہونچین
	ف
״	زیادتی و نقصان ایمانکا بیان
	ف
۲۱۳	موضوعات فضایل ابی بکر رض
	ف
״	موضوعات فضایل علی رض
	ف
״	موضوعات فضایل ابو حنیفہ و شافعی
	ف
۲۱۶	موضوعات فضایل عاشورا
	ف
۲۱۷	موضوعات فضایل نرگس و گل
	ف
״	الاجماع حجۃ صحیح نہین
	ف
״	امت کا تہتر فرقہ ہونا ثابت نہین ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ الذین حفظوا عہدہ

جاننا چاہیے کہ علم حدیث اشرف العلوم ہے اور سب علوم دینی اسی کے محتاج ہیں علم تفسیر بھی بدون اسکے معتبر نہیں ہو اب بفضل الٰہی ہندوستان میں دن بدن اس علم شریف کا چرچا ہوا ہے اور علماء ربانی جنکی شان میں انما اہل الحدیث اہل رسول اللہ آیا ہے عمدہ عمدہ کتابوں کا ترجمہ کرکے اسکو آسان کر دیا ہے تاکہ عامہ خلایق سعادت ابدی سے مشرف ہوں لیکن کوئی رسالہ علاحدہ فن اصطلاح حدیث کا اردو زبان میں نظر سے نہیں گزرا اسواسطے بندہ ناچیز خیرخواہ خلق اللہ **فقیر اللہ** عفا اللہ عنہ وعن والدیہ واستاذیہ نے چند کتب معتبرہ سے نقل کرکے یہ مختصر رسالہ جو چند اصطلاحات حدیثیہ پر مشتمل ہے تالیف کیا حق تعالیٰ اپنے کرم سے اسکو قبول فرماوے اور اہل اسلام کو اس سے فایدہ تام پہونچاوے اور بہول چوک کو معاف فرماوے آمین یا رب العالمین

علم حدیث کی تعریف [illegible]

[illegible] اسکی قول وفعل اور حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور غایت اسکی فایز ہونا سعادت دارین کو ہے

فصل اصطلاحات حدیث میں **حدیث** اسکو کہتے ہیں جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبان مبارک سے فرمایا یا خود کیا یا حضرت کے سامنے ہوا اور حضرت نے درست رکھا سو جو زبان مبارک سے فرمایا اسکو **حدیث قولی** کہتے ہیں اور جو کیا اسکو **حدیث فعلی** کہتے ہیں اور جو حضرت کے سامنے ہوا اسکو **حدیث تقریری** کہتے ہیں پس جو حدیث حضرت تک منتہی ہو اسکو **مرفوع** کہتے ہیں اور جو صحابہ تک ہو اسکو **موقوف** کہتے ہیں اور جو تابعین تک منتہی ہو اسکو **مقطوع** کہتے ہیں مشہور یہ ہے کہ موقوف اور مقطوع کو **اثر** اور مرفوع کو **متصل** بھی کہتے ہیں اور حدیث دو قسم ہے **متواتر اور احاد**

متواتر وہ ہے جسکو ہر زمانے میں اس کثرت سے لوگوں نے روایت کیا ہو کہ عقل انکے جھوٹ بولنے کو محال جانے اور اسکا خواص وعوام کو یقین کامل ہوتا ہے

احاد وہ ہے جسکی روایتیں یہ کثرت نہو سو احاد میں بعضی روایت تو مقبول ہے اور اسپر عمل واجب ہے اگر راوی کی دیانت و راستی معلوم ہو نہیں تو مردود ہے اور اسکو ضعیف بھی کہتے ہیں اور احاد کی تین قسمیں ہیں مشہور عزیز غریب

مشہور وہ ہے جسکو ہر زمانے میں تین یا زیادہ راویوں نے روایت کیا ہو

عزیز وہ ہے جسکو ہر زمانہ میں دو راویوں سے کم نے روایت نہ کیا ہو

غریب وہ ہے جسکی روایت کسی زمانہ میں ایک ہی آدمی سے ہو **فایدہ** سو مقبول احاد کی دو قسمیں ہیں صحیح اور حسن

صحیح وہ ہے جسکو دیندار پرہیزگار خوب یاد رکھنے والے لوگوں نے ہر زمانہ میں برابر روایت کیا ہو اور سند راوی لیکر آنحضرت تک متصل ہو نہ اسمیں کوئی عیب چھپا ہو اور نہ معتبر لوگوں کے مخالف ہو سو صحیح حدیث کی سات قسمیں ہیں **اول** عمدہ قسم متفق علیہ جو صحیحین میں ہے **دوم** جو صرف بخاری میں ہو **سوم** جو صرف صحیح مسلم میں ہو **چہارم** جو بخاری اور مسلم کی شرط اور انکے طور پر ہو **پنجم** وہ جو صرف بخاری کے طور پر ہو **ششم** وہ جو فقط مسلم کے طور پر ہو **ہفتم** وہ جو بخاری اور مسلم کے سوا اور اہل حدیث نے اسکو صحیح جانا ہو شرط بخاری و مسلم سے یہ مراد ہے کہ یہ دونوں شخص حدیث کو روایت کرتے تھے جبتک استاد کی مصاحبت نکرتے اور ثقہ ہونا استاد کا مصاحبت سے حاصل کرتے برخلاف اوروں کے کہ سماع سے ثقہ ہونا راوی کا جانتے ہیں شرط کی دوسری قسم یہ ہے کہ بخاری روایت نہیں کرتا جبتک راوی کا ملنا مروی عنہ سے ثابت نہو اگرچہ ہر ایک آپسمیں ہمعصر ہوں اور مسلم کو فقط ہمعصر ہونا کافی ہے

حسن اوس حدیث کو کہتے ہین جو صحیح حدیث کی طرح ہو لیکن اوسکے راویونکا حفظ اور یاد صحیح راویون کے برابر نہین ہرچند مقبول اور واجب العمل دونون ہین لیکن صحیح حسن سے نہایت مقدم اور افضل ہے

فایدہ مردود قسم احادیث کی جو لایق حجت کے نہین سو ضعیف ہے

ضعیف وہ حدیث ہے جو صحیح اور حسن کے مخالف ہو خواہ اوسکا کوئی راوی درمیان سے ساقط ہو یا مطعون ہو سو اگر ابتدای سند سے راوی ساقط ہو اوسکو **معلق** کہتے ہین اگر انتہا سے ساقط ہو یعنی صحابی مذکور نہ ہو تو اوسکو **مرسل** کہتے ہین اور اگر دو راوی برابر ساقط ہو گئے ہون اوسکو **معضل** کہتے ہین نہین تو منقطع

منقطع وہ ہے کہ تبع تابعی صحابی سے روایت کرے اور تابعی کو چھوڑ دے

اور طعنہ راوی کا یہ ہے کہ وہ جھوٹا ہو تو اوسکی حدیث کو **موضوع** کہتے ہین یا اوسپر جھوٹ کی تہمت لگی ہو تو اوسکو **متروک** کہتے ہین اور اگر راوی غلطی بہت کرتا ہو یا غافل ہو یا کثیر الوہم ہو اور روایت کرے مخالف اوس شخص کے جسکا ضعف کمتر ہو تو اوسکی حدیث کو **منکر** کہتے ہین اور اسکے مقابل **معروف** ہے اور دونون کے راوی ضعیف ہین

مضطرب وہ ہے جسمین راویون نے کچھ اختلاف کیا ہو سند مین یا متن مین

معلل وہ ہے جو ظاہر مین تو عیوب سے پاک معلوم ہو لیکن باطن مین سبب طعن پائے جاتے ہون

مدرج وہ حدیث ہے جسمین راویون نے کچھ اپنا کلام بھی شامل کر دیا ہو

۲۲۷ **مسند** وہ حدیث ہے جسکے راویونکا نام مذکور رہو

معنعن وہ حدیث ہی جسکی روایت عن کے لفظ سے ہو جیسا عن فلان عن فلان

شاذ وہ ہے کہ راوی ایک شخص ثقہ مخالف بہت سے ثقہون کے بیان کرے اسمین راجح کو **محفوظ** کہتے ہین اور مرجوح کو شاذ لیکن راوی دونون کے قوی ہوتے ہین

علاوہ اسکے اصطلاحات حدیث اور بھی بہت ہین مگر اس مختصر مین گنجایش نہین شایقین وطالبین فن کے لئے بالفعل اسیقدر کافی ہے

یہہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمنے تو اقسام حدیث کی بیان کر دئے اور صحیح اور حسن اور ضعیف بھی بیان کر دیا مگر انکا پہچاننا محدثین پر موقوف ہے ہر ایک کا کام نہین بدون اونکے تبلائے ہر شخص نہین جان سکتا وہ اس فن شریف کے صراف ہین کھرے اور کھوٹے کو خوب پہچانتے ہین - اللہ تعالی ہم ناچیزون کو اونہین کے زمرہ مین اوٹھائے تو اوسکی رحمت سے بعید نہین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

تاریخ طبع کتاب ہذا از خیر خواہ خلق اللہ فقیر اللہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولاستاذہ ولمنہم لما بدا

بفضل اللہ چھپی اردو مین یہہ سفر السعادہ ہے — عمل اسپر گنہگاران امت کی شفاعت ہے
ہنوز کیونکر یہہ مطبوع خلایق کیونکہ درج اسمین — فقط ذکر حدیث حضرت ختم الرسالت ہے
ہدایت کی لئے صل علے ہے خوب یہہ نسخہ — نمانے اسکو جو وہ شیخ نجدی پر ضلالت ہے
وہی راہ خدا پر دیکھنے سے اسکے آتا ہے — بفضل ایزدی جو رہرو راہ ہدایت ہے
فقیر اللہ سے ! تف سر اڈر اکر شیخ نجدی کا — بکا باید ہاتا چھپی کیا خوب یہہ سفر السعادہ ہے

سنہ ہجری ۱۲ ۱۴

اطلاع

اس نسخہ میں اور نسخہ ہای مطبوعہ کی نسبت کئی باتیں زیادہ ہیں

اول ابواب فصول و فواید کی ایسی فہرست آخر مین لگائی گئی ہے کہ اوس سے کل کتاب کا مطلب آئینہ کی طرح روشن ہو جاتا ہے گویا کوزہ مین دریا ہے

دوم جو عبارت عربی کی متن مین ہے اوسکا ترجمہ اوسی صفحہ کی حاشیہ پر مرقوم ہے اور جس مقام پر مترجم مدظلہ اور شارح عبد الحق دہلوی نے ترجمہ چھوڑ دیا تھا اوسکا ترجمہ لکھا گیا

سوم مترجم عم فیضہ نے اپنے ملک کی زبان مین (شاید وہ مدراسی ہونگے) اصل کتاب کا ترجمہ کیا وہ ایسا بے لطف بیمزہ تھا کہ اہل مذاق کی طبیعت کو ناگوار تھا اب ٹھیٹ اردو اور روزمرہ کے موافق کر دیا گیا ہے تاکہ اہل زبان بہی مستفید ہون

چہارم علاوہ ترجمہ کے ایسے عمدہ حاشیہ بہی چڑہائے گئے کہ اونسے اصل کتاب کے سب دقایق حل ہو گئی مزید بران یہہ کہ مصنف رح کی تائید بہی مد نظر رہی

پنجم خلاصہ ہر ایک مسئلہ کا جابجا حاشیہ پر اس نہج سے لکہا گیا ہی کہ پڑہنے والا فوراً حقیقت مسئلہ کی معلوم کر جائے

ششم سفر السعادہ مطبوعہ کلکتہ و بمبئی مین غلطیان بہت تہین معلوم ہوتا ہی کہ مترجم کو کوئی صحیح نسخہ اصل کا بہم نہین پہونچا بڑی تلاش و محنت سے یہہ نسخہ صحیح کیا گیا

ہفتم مختصر رسالہ علم اصول حدیث کا اسکے ساتھ چہاپا گیا سفر السعادہ کے پڑہنے والونکو اس سے مدد ملیگی

ہشتم نسخہ مطبوعہ سابقہ باوجود نقصونکی ع۳ کو بکتا تہا اور یہہ باوجود اسقدر فواید کی بہت ارزان کر دیا ❊ صاحب نظران از سر انصاف بنبید ارزان قیمت کردام این جنس گرانرا

اشتہار عام